تنقید قاموس المشاہیر

مولانا نظام الدین حسین صاحب نظامی بدایونی کی مشہور تالیف
قاموس المشاہیر پر تنقیدی تبصرہ اور اس کے
اہم غلطیوں کی تصحیح

(نوشتہ)

سید احمد اللہ قادری
اڈیٹر "تاریخ"

(جو)

رسائل عالمگیر لاہور (بابتہ سنہ ۱۹۳۰ء و سنہ ۱۹۳۱ء) و زمانہ کانپور
بابتہ سنہ ۱۹۳۲ء و سنہ ۱۹۳۴ء میں بالاقساط طبع ہوئی
اور اب بصورت کتاب شائع کیجاتی ہے

مطبوعہ شمس الاسلام پریس حیدرآباد دکن
سنہ ۱۹۳۴ء

تنقیدِ قاموس المشاہیر

مولانا نظام الدین حسین صاحب نظامی بدایونی کی
مشہور تالیف قاموس المشاہیر پر تنقیدی تبصرہ
اور اس کے اہم غلطیوں کی تصحیح

(نوشتۂ)

سید احمد اللہ قادری
ایڈیٹر "تاریخ"

(جو)

رسائل عالمگیر لاہور (بابتہ سنہ ۱۹۳۰ء و سنہ ۱۹۳۱ء) و زمانہ کانپور
(بابتہ سنہ ۱۹۳۲ء و سنہ ۱۹۳۴ء) میں بالاقساط طبع ہوئی تھی
اور اب بصورت کتاب شایع کی جاتی ہے

مطبوعہ شمس الاسلام پریس حیدرآباد دکن
سنہ ۱۹۳۴ء

اِس ناچیز تالیف کو

جناب مستطاب فضیلت مآب

نواب ذوالقدر جنگ بہادر بالقابہ

ایم۔ اے (دارالعلوم کیمبرج) بیرسٹر ایٹ لا (میڈل ٹمپل)

معتمد عدالت کوتوالی، یونیورسٹی، تعلیمات

و امور عامہ ممالک محروسہ سرکار عالی

کے نام نامی و اسم گرامی سے

ان کے اعلیٰ مذاق علمی و جوہر شناسی کے مدنظر

اور

الطاف کریمانہ کے اظہار تشکر میں

منسوب و معنون کرنے کی عزت حاصل کیجاتی ہے

خاکسار

سید احمد اللہ قادری

آغاز

قاموس المشاہیر (جلد اول) مؤلفہ مولانا نظام الدین حسین نظامی بدایونی پر میرا تبصرہ رسالہ عالمگیر لاہور بابتہ ماہ جون ۱۹۳۰ء میں شایع ہوا۔ اس کے بعد اسی کا بقیہ اور ضمیمہ عالمگیر بابتہ ماہ اگست ۱۹۳۱ء اور زمانہ کانپور ماہ اپریل ۱۹۳۲ء میں طبع ہوا۔ اور اس کی دوسری جلد کا مکمل تبصرہ زمانہ ماہ فبروری و مارچ ۱۹۳۴ء کے دو پرچوں میں چھپا۔ میرا یہ مضمون نہ صرف ہندوستان بلکہ یورپ میں بھی بڑی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا گیا اور اکثر مشاہیر ملک اور مستشرقین مغرب نے اس کی نسبت حوصلہ افزا رائیں دیں اور مشورہ دیا کہ اس کو بصورت کتاب چھپوا دیا جائے۔ اس بنا پر میں اپنے سابقہ مضمون کو کسی قدر اضافہ و ترمیم کے ساتھ شایع کر رہا ہوں اور توقع ہے کہ جب قاموس المشاہیر کے دوسرے ایڈیشن کی نوبت آئے گی تو اُس میں اس سے بڑی مدد ملے گی۔

موجودہ تصحیح میں کتاب کے تمام اغلاط کا ازالہ نہیں ہے۔ میری محدود معلومات نے جہاں تک رہبری کی ہے، میں نے حتی الوسع اصلاح کر دی ہے، اگر زیادہ کوشش کی جاتی تو اُمید تھی کہ ان کے علاوہ اور بہت سے اغلاط برآمد ہوتے۔ لیکن دیگر مصروفیات کے باعث اِس ارادے کو ترک کرنا پڑا۔ باوجود اِسکے بھی اِس مختصر مضمون نے ایک مستقل کتاب کی صورت اختیار کر لی ہے۔

اِس موقع پر اس امر واقعہ کا اظہار ضروری ہے کہ میرا موجودہ علمی شغف ایک جلیل القدر، باعظمت، ذی حشم اور صاحب ثروت ہستی کا رہین منت ہے، یعنے

جناب مستطاب معلیٰ القاب نواب لطف الدولہ بہادر مدظلہ العالی

امیر پائیگاہ؛ جنھوں نے میرے خاندان کو اور خود مجھے عہد طفولیت سے ابتک اپنے سایۂ عاطفت میں پرورش فرمایا ہے۔ اگر میں اور میرا خاندان جناب ممدوح کے فیضان کرم سے بہرہ ور نہ ہوتے اور فکر معاش کی کشمکش دامنگیر رہتی تو علم وفن کی تحصیل کا ایسا موقعہ نہ ملتا اور نہ باطمینان خاطر موجودہ علمی شغف اور تحقیق و تجسس کا مشغلہ جاری رہ سکتا۔

سیّد احمد اللہ قادری

ایڈیٹر "تاریخ"

۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۳ھ

عثمان شاہی حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولوی نظام الدین حسین صاحب نظامی بدایونی نے قاموس المشاہیر کے نام سے مشاہیر مشرق کی ایک بیاگرافیکل ڈکشنری دو جلدوں میں مرتب فرمائی ہے۔ جمیں اُدبا۔ علما۔ شعرا۔ صوفیہ مصنفین۔ مہندسین اور ملوک وامراء کے سوانحات زندگی قابل یادگار نامے اور تصنیفات وتالیفات وغیرہ کے تذکرے حروف تہجی کے لحاظ سے قلمبند کئے ہیں۔ پہلی جلد" الف" سے " سین" تک ۳۳۲ صفحات پر مشتمل ہے، دوسری جلد" شین" سے " ی" تک ۲۹۶ صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ کتاب میں کم وبیش چھ ہزار مشاہیر رجال کے تذکرے ہیں۔

قاموس المشاہیر کے وجود میں آنے سے قبل اُردو زبان میں اس نوعیت کی دو تین کتابیں شائع ہوچکی تھیں[1] مگر اُن کی حیثیت کوئی مستقل کتاب کی نہیں تھی اس سے ظاہر ہے کہ اُردو زبان میں اِس قسم کی لغت کے تیار کرنے کا خیال ایک مدت سے پرورش پارہا تھا۔ جسے مولوی نظام الدین حسین صاحب نے انجام دے کر اُردو کی بڑی خدمت کی اور اِس اعتبار سے اُنکی یہ تصنیف ادب اُردو میں اپنے موضوع کی پہلی کتاب ہے۔

قاموس المشاہیر کا اسلوب یوروپین مورخین سے ملتا جلتا، اور کتاب کی ساخت بالکل" تھامس ولیم" کی اورینٹل بیاگرفیکل ڈکشنری کے انداز پر ہے۔

---

[1] مشاہیر رجال کے ایسے تذکرے جو حروف تہجی پر مرتب ہوئے ہیں اُردو زبان میں تقریباً نوّے سال سے شائع ہو رہے ہیں ان میں سے شعرا کے تذکروں کو چھوڑ کر چند خاص خاص تذکروں کے نام یہ ہیں۔

دیباچہ میں مولف نے کتاب کے ماخذات کی ایک طول وطویل فہرست درج کی ہے جسمیں اکثر وبیشتر عربی وفارسی کی معتبر و مستند کتابیں ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ باوجود اس قدر ماخذ ومصادر کا سرمایہ موجود ہونے کے بھی کتاب میں اعلام وسنین کی کثیر اغلاط رہگئی ہیں اور یہ اس قابل نہیں ہیں کہ درگزر کی جائیں۔

اس کتاب میں سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ اکثر تذکرے نہایت تشنہ اور نامکمل ہیں جس کے لئے بطور مثال حسب ذیل اسمار دیکھے جائیں۔

ابن خلکان۔ ابن عربی۔ ابن سبکی۔ ابن جوزی۔ ابوبکر شبلی۔ جنید بغدادی زکریا رازی۔ تقی اوحدی۔ زلالی شیرازی۔ شاہ طاہر۔ عبدالباقی نہاوندی عبدالرحمن سہیلی۔ (خواجہ) عبداللہ انصاری۔ عبداللہ بن زبیر۔ علی بن حسین واعظ کاشفی فیرخی۔ قدوری محمد عوفی۔ محمد علاء الدین وغیرہ وغیرہ

بعض مصنفین کی مشہور تصانیف اس میں بالکل نظر انداز کردی گئی ہیں۔ ابن تیمیہ کی تقریبا ۶۰ سے زائد کتابیں چھپ چکی ہیں لیکن اس کی صرف دو کتابوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ علامہ ابن جوزی کی صرف ایک کتاب

---

(۱) ابن خلکان کی وفیات الاعیان کا ترجمہ۔ (۲) ابو المنصور ثعلبی کی تیمۃ الدھر کا ترجمہ۔ (۳) جلال الدین سیوطی کی طبقات الفقہا کا ترجمہ (۴) مولوی محمد الدین لاہوری کی روضۃ الادبا۔ (۵) مولوی سدید الدین قریشی کی تذکرۃ المشاہیر۔

ایسی اور بہت سی کتابیں ہیں جن کے نام بخوف طوالت نظر انداز کئے جاتے ہیں پہلی تین کتابیں دہلی و بنگال سوسائٹی نے ڈاکٹر اسپرنگر کی نگرانی میں شائع کی ہیں روضۃ الادبا لاہور میں اور تذکرۃ المشاہیر اجمیر میں چھپی ہے۔

تلبیس ابلیس کا ذکر کیا ہے حالانکہ ابن جوزی کی ۱۵ کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور ان کی تصنیفات میں المنتظم اور المدہش سب سے زیادہ مشہور رہیں۔ تقی اوحدی کے مشہور تذکرہ عرفات العارفین و عرصات العاشقین کو چھوڑ دیا ہے۔ زلالی کی مشہور مثنویات جو سبع سیارہ کہلاتی ہیں نظر انداز کر دی گئی ہیں۔ شاہ طاہر متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ جن میں تفسیر بیضاوی، اشارات مجسطی و شفا و مطول وغیرہ کے شروح و حواشی مشہور رہیں۔ مگر ان کی کسی تصنیف کا ذکر نہیں کیا ہے۔ مقریزی اور یحییٰ بن اکثم کی بھی کسی تصنیف کا ذکر نہیں کیا گیا۔ حالانکہ مقریزی کی دس سے زیادہ کتابیں چھپ چکی ہیں۔ ان میں الخطط و الآثار دنیا کی شہرہ آفاق کتاب ہے۔ یحییٰ کی تصنیفات میں التنبیہ بہت مشہور ہے۔



تمام کتب استناد میں یہ طریقہ رائج و متداول ہے کہ جو شخص جس نام سے زیادہ مشہور ہوتا ہے، عام سہولت کے مد نظر اس کا نام یا تخلص اسی ردیف میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اگر اس کے کسی اور نام کے بتانے کی ضرورت ہوتی ہے تو ایسی صورت میں دوسری ردیف کی نشاندہی کی جاتی ہے تاکہ نشاندادہ ردیف کے تحت مطلوبہ نام تلاش کر لیا جا سکے۔

اِس کتاب میں جو نام اِس طرح کے آ گئے ہیں، اس میں اکثر اسماء ایسے بھی ہیں جن کو باوجود تلاش کرنے کے اِن کا دوسری ردیفوں میں پتہ نہیں چلتا ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تذکرے کتاب میں شریک ہونے سے رہ گئے۔ اِس قسم کی چند مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

ابن خردادبہ کے بیان (ج ۱ ص ۲۳) میں لکھا ہے کہ دیکھو خردابہ مگر ردیف "خ" میں اِس کا تذکرہ نہیں ہے۔ یہی حالت مندرجہ ذیل

اسمار کی بھی ہے۔ ابوالفضل (ج ۱ ص ۳۵) خواجہ محمد باقی (ج ۱ ص ۲۲۸) روحی (ج ۱ ص ۲۶۸) جامہ باف (ج ۱ ص ۱۶۵) واقدی (ج ۲ ص ۸۵) وغیرہ۔

کتاب میں بعض مقامات ایسے بھی ہیں کہ جس میں ایک ہی شخص کا تذکرہ دو، دو تین تین مرتبہ علیحدہ علیحدہ اشخاص کی حیثیت سے آگیا ہے۔ حالانکہ وہ ایک ہی شخص کے نام ہیں لیکن مصنف نے لاعلمی سے مختلف اشخاص کے نام تصور کئے ہیں۔

۱۔ حمداللہ مستوفی ج ۱ ص ۶۴ مکرر ج ۱ ص ۲۱۲ سہ کرر ج ۱ ص ۲۱۳۔
۲۔ حکیم ابوالفتح گیلانی ج ۱ ص ۳۲ مکرر ج ۱ ص ۳۲۔
۳۔ اسمعیل بن حسن۔ ج ۱ ص ۹ ، مکرر ج ۱ ص ۷۹۔
۴۔ محمد معصوم بھکری ج ۲ ص ۲۱۰ مکرر ج ۲ ص ۲۴۷۔
۵۔ شافعی امام ج ۲ ص ۲ مکرر ج ۲ ص ۱۸۵۔
۶۔ حضرت سید محمد گیسو دراز ج ۲ ص ۲ مکرر جلد ۲ ص ۲۰۰۔
۷۔ محمد عوفی ج ۲ ص ۳۷ مکرر جلد ۲ ص ۱۹۷ سہ کرر جلد ۲ ص ۲۶۹۔
۸۔ ضیاء الدین نخشبی ج ۲ ص ۴۳ مکرر جلد ۲ ص ۲۶۶۔
۹۔ عبداللطیف قزوینی ج ۲ ص ۸۶ مکرر جلد ۲ ص ۲۹۰۔
۱۰۔ علی ابراہیم خاں ج ۲ ص ۹۱ مکرر جلد ۲ ص ۹۱۔
۱۱۔ مسعودی جلد ۲ ص ۹۴ مکرر جلد ۲ ص ۲۰۴۔
۱۲۔ علی قوشجی جلد ۲ ص ۹۵ مکرر ج ۲ ص ۲۱۴۔
۱۳۔ پچھمی نارین جلد ۲ ص ۱۶۷ مکرر جلد ص ۱۶۷
۱۴۔ محمد صالح کنبوہ جلد ۲ ص ۱۹۶ مکرر جلد ۲ ص ۱۹۶۔

۱۵. مسعود سعد سلمان جلد ۲ ص ۲۱۴ مکرر جلد ۲ ص ۲۱۴

ہمنام اشخاص کے تذکرے تحریر کرنے میں مولف سے سخت لغزش واقع ہوئی ہے چنانچہ مولف نے اکثر جگہ مختلف اشخاص کے سالات کو متحد الاسم ہونے کی وجہ سے مخلوط کر دیا ہے۔ اس قسم کی چند مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۱. حکیم ارزقی مولف الفیہ وشلفیہ (ج ۱ ص ۷۶) اور مورخ ارزقی "صاحب اخبار مکہ" کے حالات باہم مخلوط کر دیئے گئے ہیں۔ اخبار مکہ کو مولف نے حکیم ارزقی مولف الفیہ وشلفیہ کی تصنیفات میں شامل کر دیا ہے۔

۲. عبد القاہر ابو نجیب (ج ۲ ص ۲۷) کے تذکرے میں مولف نے شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد سہروردی اور شیخ شہاب الدین مقتول یعنے دو متحد الاسم اشخاص کے حالات اکٹھا کر دیئے ہیں۔ شہاب الدین ابو حفص کی مشہور تصنیف عوارف المعارف اور شہاب الدین مقتول کی کتاب حکمت الاشراق کو عبد القاہر ابو نجیب سے منسوب کر دیا ہے۔ عبد القاہر ابو نجیب کے حالات میں شیخ شہاب الدین ابو حفص کے سنین نقل کئے گئے ہیں۔

۳. غیاث الدین خوندمیر (خلاصۃ الاخبار) ابن خاوندشاہ بلخی (مصنف روضۃ الصفا) اور غیاث الدین خوندمیر (مصنف حبیب السیر) ابن ہمام الدین نبیرہ خاوندشاہ بلخی دونوں کو مولف نے ایک ہی شخص متصور کیا ہے۔ حالانکہ یہ دو علیحدہ علیحدہ مصنف ہیں۔

اکثر علماء اور بالخصوص خلفاء کے نام "الف۔ لام" کی زیادتی کے ساتھ لکھکر ان کو ردیف "الف" میں شامل کر لیا گیا ہے۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ مثلاً۔ المقدسی۔ المتوکل۔ المامون۔ المستعصم (وغیرہ) حالانکہ ان ناموں کو حرف "میم" کے تحت میں درج ہونا چاہیئے تھا۔

بعض اسماء نہایت مجہول طریقے پر لکھے گئے ہیں، جنکا کتاب میں تلاش کرنا مشکل ہے۔

امام ابوحنیفہ کا تذکرہ حنیفہ (ردیف ح) کے تحت کیا گیا ہے۔ لیکن اس کو اصولاً ابوحنیفہ کے تحت ردیف "الف" میں بیان کرنا چاہیئے تھا۔

دوسری مثال عمر بن راشد (ج ۲ ص ۱۰۴) اور ابن قائماز ذہبی (ج ۱ ص ۲۶) کی ہے عمر بن راشد کا تذکرہ حرف "میم" میں معمری کے تحت اور ابن قائماز کا تذکرہ حرف "ذ" میں ذہبی کے تحت ہونا چاہیئے تھا۔

املا وغیرہ کی معمولی اغلاط قصداً ترک کردی گئی ہیں اس قسم کی چند مثالیں درج ذیل کیجاتی ہیں

۱۔ ج ۱ ص ۱۹ کالم ۲ سطر ۲۴۔	موسل	غلط	موصل صحیح
۲۔ ج ۱ ص ۲۳ کالم ۱ سطر ۸	طونس	"	تونس "
۳۔ ج ۱ ص ۲۳ کالم ۱ سطر ۱۸	اربلہ	"	اربل "
۴۔ ج ۲ ص ۳۲ کالم ۱ سطر ۶	لودی	"	لودھی "
۵۔ ج ۲ ص ۷۶ کالم ۱ سطر ۴	فیض	"	فاس "
۶۔ ج ۲ ص ۴۷ کالم ۱ سطر ۲۸	نطوری	"	نسطوری "

اس کتاب کے اکثر بیانات غلط ہیں اگر ان تمام کو تفصیل سے لکھا جائے تو تصحیح اغلاط کی اسی قدر ضخیم کتاب مرتب ہوسکتی ہے جسقدر کہ اصل کتاب ہے۔ لیکن ہم نے بڑی بڑی اور اہم غلطیوں کو لیا ہے۔ اور صفحہ و کالم کی صراحت کے ساتھ قابل اعتراض عبارتیں بالاختصار نقل کی ہیں۔ پھر اس کے مقابل معتبر و مستند کتابوں سے ان اغلاط کی تصحیح کو بیان کیا ہے اور ہر ایک تصحیح کی نسبت کتابوں کے حوالے صفحات کی صراحت کے ساتھ لکھے ہیں تاکہ رفع اشتباہ کے مواقع پر مصادر اصلی کی طرف رجوع کرنے میں وقت و دشواری نہ ہو۔

تنقید قاموس المشاہیر

جلد اوّل

نوشتۂ

سیّد احمد اللہ قادری

ایڈیٹر "تاریخ"

۱۔ صفحہ ۲ کالم ۲۔

آذری رازی۔

آذری رازی غلط غضائری رازی صحیح۔ اس کا پورا نام ابوزید محمد بن علی الغضائری رازی۔ عوفی جلد ا صفحہ ۵۹۔

۲۔ صفحہ ۳ کالم ۱۔

آذری شیخ (اسفرایانی) ...... سلطان احمد شاہ ولی بہمنی کے وقت ایک دفعہ ۸۳۶ھ/۱۴۳۲ء میں دکن آئے اور مختصر قیام کے بعد اپنے وطن کو واپس گئے۔ بہت سی تصنیفات چھوڑیں جنہیں طغرلئے ہمایون ثمرات مشہور ہیں .... ۔ ان کا مقبرہ اسفرایان میں موجود ہے۔

اسفرایانی غلط اسفرائنی صحیح۔ شیخ آذری احمد شاہ بہمنی (۸۲۵ھ–۸۳۸ھ) کے ابتدائی عہد میں گلبرگہ تشریف لائے۔ آپ کا ۸۳۶ھ/۱۴۳۲ء میں دکن آنا اس لئے صحیح نہیں ہے کہ ۸۳۲ھ میں احمد شاہ اور سلطان ہوشنگ والی مالوہ کے مابین جنگ ہوئی تھی اس میں آپ شریک تھے۔ چنانچہ طبقات اکبری کے مصنف نے احمد شاہ کے حالات میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے "شیخ آذری در آن یورش ہمراہ بود" اس سے ظاہر ہے کہ شیخ ۸۳۳ھ سے قبل ہی دکن آ چکے تھے۔ اس لحاظ سے ۸۳۶ھ غلط ہے شیخ کی تصنیفات میں ثمرات کوئی کتاب

نہیں ہے۔ البتہ آپ کی ایک تصنیف مرآۃ ہے۔ جس کا تذکرہ غلام علی آزاد بلگرامی نے خزانہ عامرہ میں کیا ہے۔ طبقات اکبری صفحہ ۴۱۶ خزانہ عامرہ صفحہ ۲۴ تاریخ مالوہ مصنفہ امیر احمد صفحہ ۴۱۔

۳۔ صفحہ ۴ کالم ۲۔

آصف جاہ اول۔ خواجہ عابد نام تھا۔ سمرقند سے شاہ جہان بادشاہ کے زمانہ میں ہندوستان آئے۔ اورنگ زیب کے زمانے میں جب مکے سے واپس آئے محکمہ صدارت کے صدر نشین ہوئے اور قلیج خان کے خطاب اور منصب پنج ہزاری سے سرفراز کئے گئے جب تاناشاہ اور عالمگیر میں لڑائی ہوئی اس وقت اُن کے زخم کاری لگا۔ فرخ سیر کے عہد میں مالوہ اور مرادآباد کے ناظم رہے۔ سید عبداللہ اور سید حسین علی خاں بادشاہ گران کے دشمن ہوگئے تھے۔ اِس وجہ سے انہوں نے دکن کا رُخ کیا۔ ..... ۱۱۶۱ھ میں انتقال کیا۔ برہانپور میں دفن ہوئے۔

آصف جاہ اول کا نام خواجہ عابد نہیں تھا۔ خواجہ عابد نواب آصف جاہ کے دادا کا نام تھا۔ آصف جاہ کا نام نواب قمرالدین خاں تھا۔ عالمگیر کی تاناشاہ سے جو جنگ ہوئی اس میں خواجہ عابد شریک تھے۔ آپکا مزار قلعہ گولکنڈہ کے جنوب میں تقریباً تین میل کے فاصلہ پر حمایت ساگر کے دامن میں موجود ہے۔ آصف جاہ کا مزار برہانپور میں نہیں بلکہ دولت آباد میں ہے۔ مصنف نے عدم واقفیت کے باعث خواجہ عابد کے حالات آصف جاہ کے تحت بیان کئے ہیں۔ اِس کا آخری حصہ آصف جاہ سے متعلق ہے لیکن وہ بھی غیر معتبر ہے۔

۴۔ صفحہ ۵ کالم ۲۔

آصفجاہ ثانی ...... ۷ برس ۶ ماہ ۱۷ یوم کی عمر میں ۱۷ ربیع الثانی ۱۲۱۷ھ کو دنیا سے رحلت کی

نواب آصف جاہ ثانی نے ۱۲۱۸ھ میں انتقال فرمایا۔ گلزار آصفیہ صفحہ ۷۲ تا ۹۴۔

۵۔ صفحہ ۵ کالم ۲۔

آصف جاہ ثالث ..... ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۱۸ھ کو تخت نشین ہوئے ..... نہایت وجیہہ اور خوش بیان تھے مولوی عبدالکریم کے عہد میں مہدویوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

آصف جاہ ثالث کا سنہ تخت نشینی ۱۲۱۸ھ ہے۔ اس کے بعد کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مولوی عبدالکریم کے عہد میں مہدویوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ لیکن اس بیان کو اس طرح ہونا چاہیئے۔ آپ کے عہد میں مولوی عبدالکریم کو مہدویوں نے شہید کر دیا۔ تاریخ گلزار آصفیہ صفحہ ۹۵۔

۶۔ صفحہ ۱۳ کالم ۲۔

ابراہیم۔ الاشتر (کے بیان میں) خلیفہ عبدالملک اور معصب ابن زبیر کے درمیان جو لڑائی ہوئی تھی۔

معصب غلط مصعب صحیح۔

۷۔ صفحہ ۱۴ کالم ۱۔

ابراہیم بن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بی بی مریم قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔

بی بی مریم غلط ماریہ قبطیہ صحیح۔

۸۔ صفحہ ۱۴ کالم ۱۔

ابراہیم بن عیسیٰ (کے بیان میں) احمد بن تولون

احمد بن تولون غلط احمد بن طولون صحیح۔

۹۔ صفحہ ۱۴ کالم ۲۔

ابراہیم بن ولید ثانی۔ (کو) ..... معاویہ ثانی نے معزول کر کے قتل کر دیا۔

ابراہیم کو معاویہ ثانی نے نہیں بلکہ مروان بن محمد ابن مروان نے معزول کر کے تخت پر قبضہ کر لیا۔ زرکلی صفحہ ۲۶۔

۱۰۔ صفحہ ۱۶ کالم ۲۔

ابراہیم عادل شاہ ثانی۔ کمال خاں دکنی اور چاند بی بی اس کے ولی اور سرپرست رہے۔

کمال خاں دکنی غلط کامل خاں دکنی صحیح۔

۱۱۔ صفحہ ۱۷ کالم ۱۔

ابراہیم قطب شاہ۔ سلطان قلی قطب شاہ بادشاہ گولکنڈہ کا چھٹا بیٹا تھا۔ ۹۲۳ھ میں پیدا ہوا۔۔۔۔ سلطان قلی کے مرنے پر اسکا بھائی جمشید علی تخت پر بیٹھا۔۔۔۔۔ ۹۲۱ھ ربیع الثانی ۹۸۹ھ میں (۵۱) سال کی عمر میں فوت ہوا۔ اس کا بھائی محمد قطب الدین شاہ بادشاہ ہوا۔

اس بادشاہ کا سنہ ولادت ۹۳۷ھ نہیں بلکہ ۹۳۶ھ ہے۔ سلطان قلی کی وفات کے بعد اس کا بھائی جمشید علی نہیں بلکہ اسکا بیٹا جمشید قلی تخت نشین ہوا۔ ابراہیم قلی قطب شاہ کا سنہ وفات ۹۸۹ھ نہیں بلکہ ۹۸۰ھ ہے۔ اس کے بیٹے کا نام محمد قلی قطب شاہ تھا محمد قطب الدین شاہ غلط ہے۔

۱۲۔ صفحہ ۱۷ کالم ۲۔

ابن ابوعسیبا موفق الدین ابوالعباس احمد۔

صحیح ابن ابی اصیبعہ۔ عیون الانبا فی طبقات الاطباء اس کی تصنیف ہے۔

۱۳۔ صفحہ ۱۸ کالم ۱۔

ابن ابی طے۔ کتاب الروضتین کا مصنف۔

مصنف اور کتاب دونوں کا نام غلط ہے۔ مصنف کا نام عبدالرحمن بن اسماعیل بن ابراہیم ہے۔ ابی شامہ کے لقب سے مشہور ہے۔ کتاب کا نام الروضتین فی اخبار الدولتین (النوریہ وصلاحیہ) ہے۔ فہرست دارالکتب مصریہ جز خامس صفحہ ۲۰۸ بغیتہ الوعاۃ

صفحہ ۲۹۷۔ فوات الوفیات جلد ۱ صفحہ ۲۵۲۔

۱۴۔ صفحہ ۱۸۔ کالم ۲۔

ابن الصالح۔ فتاوائے ابن الصالح اس کی تصنیف ہے۔ ۶۴۳ھ میں انتقال کیا۔

صحیح ابن الصلاح۔ اِس کی کتاب کا نام "فتاویٰ ابن الصلاح" ہے۔ یہ ۶۴۳ھ میں مرا۔
کشف الظنون [illegible]

۱۵۔ صفحہ ۱۹۔ کالم ۱۔

ابن اثیر...... اِن کی دوسری کتاب اسد الغابہ ہے جس میں صحابہ کرام کی سوانح عمری لکھی گئی ہے۔ اِس مضمون پر پانچ جلدوں میں ایک دوسری تصنیف چھوڑی ہے۔ ۶۰۳ھ میں بمقام موسل انتقال کیا۔

ابن اثیر نے اسد الغابہ کے علاوہ اس مضمون پر کوئی دوسری کتاب تصنیف نہیں کی۔ ابن اثیر نے ۶۰۳ھ میں نہیں بلکہ ۶۳۰ھ میں انتقال کیا۔ موسل غلط موصل صحیح۔
وفیات الاعیان طبع مصر جلد ۱ صفحہ ۳۴۸۔
حبیب السیر جلد دوم صفحہ ۷۷، مفتاح السعادۃ جلد ۱ صفحہ ۲۰۶۔

۱۶۔ صفحہ ۱۹ کالم ۱۔

ابن النجار...... (اس کی) تصنیفات میں کنز الامام فی معرفت السن الاحکام

ابن النجار کی تصنیف کا صحیح نام کنز الامام فی معرفت السیر والاحکام ہے۔

۱۷۔ صفحہ ۱۹۔ کالم ۱۔

ابن الہشم

صحیح ابن الہیثم

۱۸۔ صفحہ ۱۹۔ کالم ۲۔

ابن الوردا۔ عربی زبان میں مختصر جامع التواریخ کا مصنف ہے۔ جس میں سنہ ۱۰۹۷ء سے سنہ ۱۵۴۳ء

ابن الوردا غلط ابن الوردی صحیح۔ جامع التواریخ کے نام سے اُس نے کوئی کتاب نہیں لکھی

تک کے جامع حالات لکھے گئے ہیں۔	البتہ اس نے المختصر فی اخبار البشر کے نام سے تاریخ ابوالفدا کا اختصار کیا۔ جس میں ۱۳۴۸ھ تک واقعات ہیں۔ معجم المطبوعات صفحہ ۴۲۸۳ و ۸۴۔
۱۹۔ صفحہ ۲۱ کالم ۲۔ ابن تیہ۔ تقی الدین بن عبدالحلیم حرانی نام تھا	ابن تیمیہ غلط ابن تیمیہ صحیح۔ نام کے بیان کرنے میں بھی غلطی ہوئی ہے۔ نام احمد بن عبدالحلیم حرائی اور لقب تقی الدین ہے۔ حرانی منسوب ہے حران کیطرف۔ حرانی غلط ہے۔ معجم المطبوعات صفحہ ۵۵۔ فوات الوفیات جلد ۱ صفحہ ۳۵۔
۲۰۔ صفحہ ۲۱ کالم ۲۔ ابن جرار۔ چوتھی صدی ہجری کے اوائل کے مشہور طبیبوں میں ہے۔ ۔ ۔ ۔ اس کی بکثرت تالیفات ہیں۔ کتاب فی الادویۃ المفردۃ کتاب فی الادویۃ المرکبہ۔ وغیرہ۔	ابن جرار غلط ابن جزّار صحیح اسکی کتابوں کے صحیح نام یہ ہیں۔ (۱) الاعتماد فی الادویۃ المفردۃ (۲) البغیۃ فی الادویۃ المرکبہ۔ کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۱۲۰، ۲۰۱۔
۲۱۔ صفحہ ۲۲ کالم ۱۔ ابن جہان غلط۔	ابن حبان صحیح۔
۲۲۔ صفحہ ۲۲۔ کالم ۲۔ ابن حجر ہیسمی۔ صواعق محرقہ وغیرہ۔ اس کی تصنیف ہے۔ ۹۷۴ھ میں وفات پائی۔	ہیسمی غلط ہیثمی صحیح۔ ۹۷۴ھ میں نہیں بلکہ بقول صاحب کشف الظنون ۹۷۳ھ میں مرا۔ کشف الظنون جلد دوم صفحہ ۱۸۔

۲۳۔ صفحہ ۲۳ کالم ۲۔

ابن درید۔ غریب القرآن اس کی بیش بہا تصنیف ہے۔ جو ایک قسم کا لغت ہے۔

ابن درید کا نام محمد بن الحسن۔ اسکی مشہور لغت" الجمہرہ" ہے۔ کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۴۰۴۔

۲۴۔ صفحہ ۲۳ کالم ۲۔

ابن رشید غلط۔

ابن رُشد صحیح۔

۲۵۔ صفحہ ۲۴ کالم ۲۔

ابن ذکر رازی ۔ ۔ ۔ ۔ اِس کا رسوخ شاہان اسلام کے یہاں بڑھ گیا تھا۔ یہاں تک سلطان السلاطین منصور بن اسمٰعیل سامانی نے اپنے واسطے ایک کتاب المنصوری تصنیف کرائی۔

ابن زکریا نے المنصوری منصور بن اسمٰعیل سامانی کے واسطے نہیں لکھی بلکہ منصور بن اسحٰق بن احمد بن اسد کے نام پر تصنیف کی ہے۔ اِس میں جس منصور بن اسمٰعیل کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ اس زکریا کی وفات (۳۱۱ھ یا ۳۲۰ھ) کے بہت بعد ۳۵۰ھ تا ۳۶۶ھ میں تخت نشین ہوا ہے۔ ابن زکریا نے المنصوری جس کے لئے تصنیف کی تھی وہ منصور سامانیوں کے دوسرے بادشاہ احمد بن اسمٰعیل بن احمد بن اسد کا چچا زاد بھائی تھا۔ احمد بن اسمٰعیل نے اسکو ۲۹۰ھ میں خراسان کا حاکم مقرر کیا اور " رے " اس کا مستقر حکومت تھا۔ ۲۹۶ھ تک یہ اس خدمت پر فائز رہا۔ اِس کے بعد ۳۰۲ھ میں اُس نے نصر بن احمد

	بن اسمٰعیل پر خروج کیا۔
۳۶۔ صفحہ ۲۵ کالم ۱۔	
ابن صباغ الشافعی۔ ابو نصر عبد السعید بن محمد نام ہے۔	ابو نصر عبد السعید غلط ابو نصر عبد السید صحیح۔ کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۔
۳۷۔ صفحہ ۲۵ کالم ۲۔	
ابن عربی ... ان میں خصوص الحکم مشہور ہے۔	ابن عربی کی کتاب کا نام فصوص الحکم ہے۔
۳۸۔ صفحہ ۲۶ کالم ۱۔	
ابن فورق۔	صحیح ابن فورک۔
۳۹۔ صفحہ ۲۶ کالم ۱۔	
ابن قائماز ذھبی ... تاریخ النبلا .... اختصار التذھیب۔ (وغیرہ)	"ابن قائماز" کا تذکرہ ذھبی کے تحت ہونا چاہیئے۔ اسکی کتاب کا نام تاریخ النبلا نہیں بلکہ سیر النبلاء ہے۔ اختصار التذہیب کا صحیح نام تذہیب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال ہے۔ شذرات الذہب جلد ۳ صفحہ ۳۹۵۔ المنہل صافی صفحہ ۱۰۷۔
۴۰۔ صفحہ ۲۶ کالم ۱۔	
ابن قتیبہ۔ عیوان الاخبار کا مصنف ۲۶۷ھ میں انتقال کیا۔	عیوان الاخبار غلط عیون الاخبار صحیح۔ ان کا انتقال ۲۶۷ھ میں نہیں بلکہ ۲۷۶ھ میں ہوا۔ زرکلی صفحہ ۵۸۶۔
۴۱۔ صفحہ ۲۷ کالم ۱۔	
ابن ہوکل۔	صحیح ابن حوقل۔ (مصنف المسالک و الممالک)

۳۳۔ صفحہ ۲۸ کالم ۱۔

ابوالبرکات عبداللہ بن احمد۔ دیکھو نصفی۔

نصفی غلط۔ نسفی صحیح۔

۳۴۔ صفحہ ۲۹ کالم ۱۔

ابوالحسن عبداللہ بن مقنع۔

مقنع غلط مقفع صحیح۔

۳۴۔ صفحہ ۲۹ کالم ۱۔

ابوالحسن رضین بن معاویہ العبدری۔ آپ کی تصنیف سے جامع بین الصحیحین ہے۔ یہ کتاب مجموعہ احادیث ہے، اس میں بخاری مسلم موطی (وغیرہ) کی احادیث شامل ہیں۔ وفات ۵۲۰ھ۔

رضیئن بن معاویہ غلط رزین بن معاویہ بن عمار العبدری صحیح کتاب کا نام جامع الصحیحین نہیں بلکہ "تجرید الصحاح الستہ" ہے۔ سنہ وفات بھی غلط ہے۔ انہوں نے ۵۳۵ھ میں وفات پائی۔ زرکلی صفحہ ۳۲۰۔ کشف الظنون جلد ا صفحہ ۳۴۹۔

۴۵۔ صفحہ ۲۹۔ کالم ۱۔

ابوالحسن شاہ۔ احمد نگر کا بادشاہ شاہ طاہر کا فرزند تھا۔ اور علی عادل شاہ اول کا ۹۸۰ھ میں وزیر تھا۔

اس نام کا احمد نگر میں کوئی بادشاہ نہیں ہوا۔ مرتضیٰ نظام شاہ اول کے زمانہ میں ایک شخص شاہ طاہر نامی احمد نگر آیا۔ اسکا ادعا تھا کہ وہ شہزادہ خدا بندہ بن برہان نظام شاہ اول کا بیٹا ہے مگر بعد میں تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ اس کا بیان غلط ہے۔ اسپر صلابت خان وزیر اعظم احمد نگر نے اس کو قید کر دیا۔ اور یہ یہیں مر گیا۔ اس کا بیٹا احمد تھا امرانے اسے غلطی سے ۱۰۰۳ھ میں احمد نگر کے تخت پر بٹھادیا

مگر چاند بی بی کی کوشش سے یہ معزول کر دیا گیا۔ لیکن اُسکو تخت سے اُتارنے کے بعد ملک میں ایک شورش ہوگئی۔ اسپر ابراہیم عادل شاہ نے اسکو ایک جاگیر عطا کرکے بیجاپور طلب کرلیا یہ واقعہ سنہ ۱۰۰۱ھ کا ہے۔ سوانح چاند بی بی صفحہ ۳۹

۳۶۔ صفحہ ۳۰ کالم ۱۔

ابو الحسین زرین۔ (دیکھو ابو حسین زرین)

زرین غلط۔ رزین صحیح تفصیل کیلئے دیکھو تصحیح نمبر ۲۱

۳۷۔ صفحہ ۳۰ کالم ۱۔

ابو الحسین احمد بن علی النجشی۔

النجشی غلط۔ النجاشی صحیح۔

۳۸۔ صفحہ ۳۰ کالم ۱۔

ابو الحسین ابو العلی۔

ابو العلی غلط۔ ابو یعلی صحیح۔

۳۹۔ صفحہ ۳۱ کالم ۲۔

ابو العینا۔ ایک فقیہ گزرے ہیں۔

ابو العینا فقیہ نہیں بلکہ شاعر و ادیب تھا اسکی بدیہہ گوئی اور ظرافت کے قصے ابن خلکان نے وضاحت سے لکھے ہیں۔ زرکلی صفحہ ۹۶۵۔

۴۰۔ صفحہ ۳۲ کالم ۱۔

ابو الفتح لبطی۔

ابو الفتح بستی۔ عربی زبان کا مشہور شاعر بست کا رہنے والا تھا۔ اسی نسبت سے بستی مشہور ہے روضتہ الادبا صفحہ ۱۱۶۔

۴۱۔ صفحہ ۳۴ کالم ۲۔

ابو الفرج اصفہانی . . . . . ان کی متعدد

کتاب العلمان المغنین غلط کتاب الغلمان صحیح

تصنیفات ہیں..... کتاب العلمان المغنین — کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۲۹۲۔

۴۲۔ صفحہ ۳۴ کالم ۴۔

ابوالفرج سجزی۔ ایک ایرانی شاعر تھا اس نے چنگیز خان کا زمانہ پایا تھا۔

ابوالفرج سجزی چنگیز خان کے خروج سے دوسو سال قبل گزرا ہے۔ یہ مشہور شاعر عنصری کا اُستاد اور آل سبجور کا معاصر تھا، سلطان امیر بوعلی کے مدح میں اُس نے کئی قصائد کہے ہیں۔ سنہ ۴۱۰ھ میں اس کا انتقال ہوا۔ مجمع الفصحا جلد ۱ صفحہ ۷۰۔

۴۳۔ صفحہ ۳۶ کالم ۱۔

ابوالقاسم الصحراوی

الصحراوی غلط الزہراوی صحیح۔

۴۴۔ صفحہ ۳۶ کالم ۱۔

ابوالفیض محمد بن احمد..... سلطان رکن الدولہ بویوی کا وزیر تھا۔

بویوی غلط بویہ صحیح

۴۵۔ صفحہ ۳۶ کالم ۱۔

ابوالقاسم بن عباد..... فخر الدولہ بویدی کا وزیر تھا۔

اِس کا تذکرہ ابن عباد کے تحت صفحہ ۲۵ پر آچکا ہے۔

۴۶۔ صفحہ ۳۶ کالم ۲

ابوالقاسم عبیداللہ بن عبداللہ بن خوردابہ۔

خوردابہ نادرست خردادبہ صحیح۔

۴۷۔ صفحہ ۳۷ کالم ۱ و ۲۔

ابوالمحاسن۔ منحل صافی کا مصنف ہے مزید حالات معلوم نہ ہوسکے۔

منحل صافی غلط نہل الصافی صحیح۔ مصنف کا لقب و نام حسب ذیل ہے، الامیر کبیر جمال الدین

ابوالمحاسن یوسف بن تغری بردی یہ بہت مشہور و معروف مصنف ہے۔ اس نے متعدد کتب تصنیف کئے۔ ۸۱۳ھ میں پیدا ہوا ۸۷۴ھ میں مرا۔ مزید حالات کے لئے دیکھو شذرات الذہب جلد ۳ صفحہ ۳۴۹ تاریخ مصر ابن الیاس جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۷۵۵ زرکلی صفحہ ۱۱۷۸۔

۴۸۔ صفحہ ۳۹ کالم ۱۔

ابوبکر بن مسعود کاشانی۔ مصنف بدایع و صنائع جو فقہ کا ایک رسالہ ہے۔

بدایع و صنائع فقہ کا رسالہ نہیں ہے بلکہ فقہ احناف کی مشہور و ضخیم کتاب ہے جو سات جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔ کتاب کا پورا نام بدائع و الصنائع فی ترتیب الشرائع ہے۔ مفتاح السعادۃ جلد ۲ صفحہ ۱۷۶ اعلام النبلا جلد ۴ صفحہ ۳۰۵۔

۴۹۔ صفحہ ۳۹ کالم ۴۔

ابوبکر شبلی۔ بمقام بغداد ۲۶۷ھ میں پیدا ہوئے ..... ۹۴۶ھ میں وصال ہوا۔

ان کی ولادت ۲۶۷ھ میں نہیں بلکہ ۲۴۷ھ میں بمقام سامرہ ہوئی۔ اور انتقال ۳۳۴ھ / ۹۴۵ء میں بغداد میں ہوا۔ ابوبکر شبلی مولفہ شرر صفحہ ۱۱ نفحات الانس صفحہ ۱۷۴ ابن خلکان جلد ۱ صفحہ ۲۲

۵۰۔ صفحہ ۴۰ کالم ۲۔

ابو تمام حبیب ابن اوس الطائی ..... مختلف تصانیف کیں۔ مجموعہ کلام شعرا مسمی خمسہ

ابو تمام کے مجموعہ انتخابات کا نام خمسہ نہیں بلکہ حماسہ ہے۔ اسکا سنہ ولادت و وفات دونوں

اس کے مطالعہ کا خاص نتیجہ تھا ۔ ۔ ۔ ۔ بسنہ ۱۸۸ھ میں پیدا ہوا، اور سنہ ۲۳۱ھ میں فوت ہوا۔	غیر معتبر ہیں۔ یہ سنہ ۱۹۰ھ میں پیدا ہوا اور سنہ ۲۲۸ھ میں مرا۔ آغانی جلد ۱۵ صفحہ ۹۶۔ الفہرست صفحہ ۱۶۵، الانباری صفحہ ۲۱۳۔ ابن خلکان جلد ۱ صفحہ ۱۵۰ ا خزانۃ الادب جلد ۶ صفحہ ۱۷۲۔
۵۱۔ صفحہ ۴۱ و ۴۲ کالم ۲۔	
ابوجعفر محمد بن حسن ۔ ۔ ۔ ۔ نحایہ اور محیط آپ کی تصنیف ہیں۔	نحایہ غلط۔ نہایہ صحیح۔
۵۲۔ صفحہ ۴۲ کالم ۱۔	
ابوجہل۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا۔	ابوجہل کا اصلی نام عمرو بن ہشام ہے یہ قبیلہ بنی مخزوم سے تھا۔ پہلے اسکی کنیت ابوالحکم تھی، اسلام میں ابوجہل ہوگئی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا نہیں تھا۔ زرکلی صفحہ ۴
۵۳۔ صفحہ ۴۳ کالم ۱۔	
ابوحاتم سجستانی ۔ ۔ ۔ ۔ حدیث ابوعبیدہ بصری سے پڑھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ابوالعباس برد نحوی وغیرہ علماء اس کے شاگرد ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ کتاب بالمحن بہ العابہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ المقصور ولمد ور وغیرہ	ابوحاتم نے ابوعبیدہ سے حدیث نہیں بلکہ لغت پڑھی۔ ابوالعباس برد غلط ابوالعباس مبرد صحیح۔ کتابوں کے صحیح نام یہ ہیں۔ ماتلحن فیہ العامۃ کتاب المقصور والممدود وغیرہ۔ زرکلی صفحہ ۳۹
۵۴۔ صفحہ ۴۳ کالم ۲۔	
ابوحفص عمر بن احمد ۔ ۔ ۔ ۔ سند بھی اس کی تصانیف سے ہے۔	سند غلط مسند صحیح۔
۵۵۔ صفحہ ۴۳ کالم ۲۔	

ابو حمزہ بن نصر الانصاری ۔عرف عوس بن مالک آپ علم حدیث کے چھ مسلم الثبوت مصنفین سے مانے جاتے ہیں ۹۱ھ میں ایک سو تیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابو ثمامہ۔ انس بن مالک بن نصر بن ضمضم النجاری الانصاری، آپ کسی کتاب کے مصنف نہیں تھے بلکہ راوی حدیث تھے مسلم و بخاری کی ۲۲۸۶ احادیث آپ سے مروی ہیں، ہجرت سے دس سال قبل آپ پیدا ہوئے۔ اور ۹۳ھ میں بمقام بصرہ انتقال فرمایا۔ اس اعتبار سے تقریباً ایک سو تین سال کی عمر پائی تھی مشہور صحابی رسول اللہ علیہ وسلم تھے۔ مولف نے نام، حالات، غرضکہ پورا بیان غلط لکھا ہے۔ زرکلی صفحہ ۱۳۲۔

۵۶۔ صفحہ ۵۴ کالم ۴۔

ابو ذرعقاری

صحیح ابو ذرغفاری

۵۷۔ صفحہ ۶۴ کالم ۱۔

ابو ریحان محمد بن احمد البیرونی ...... اسکے سوا آثار ماضیہ و قانون مسعودی جیسی معرکۃ الآرا کتابیں تصنیف کیں ہیں۔ آثار ماضیہ میں مختلف اقوام کی تقاویم و تاریخی حالات درج ہیں۔

آثار ماضیہ غلط، ابو ریحان البیرونی کی تصنیف کا نام آثار الباقیہ عن قرون الخالیہ ہے یہ ۱۸۷۸ء میں بمقام یورپ طبع ہوئی ہے۔ مولوی حکیم سید شمس اللہ قادری کی آثار الکرام صفحہ ۶۱

۵۸۔ صفحہ ۷۴ کالم ۱۔

ابو سعید بیضاوی۔ ابو سعید عبداللہ بیضاوی مصنف نظام التواریخ اس میں حضرت آدم

ابو سعید بیضاوی کے حالات مصنف نے ردیف "الف" و ردیف "ب" میں دو الگ الگ

سے لیکر تاتاریوں کے زمانہ تک جبکہ ہلاکو خان نے ۱۲۵۸ء میں بغداد پر حملہ کیا۔ یہ کتاب ۱۲۷۵ء میں تصنیف کی گئی۔

مصنف خیال کر کے علیحدہ علیحدہ تحریر کئے ہیں لیکن یہ دونو ایک ہی مصنف ہیں ان ہی صاحب نے تفسیر بھی لکھی ہے اور نظام التواریخ بھی۔ اخیر تذکرے میں مرتب نے نظام التواریخ کو نظامت التواریخ سہواً لکھا ہے۔ نظام التواریخ کو زمانہ حال کے مشہور محقق میرے والد مولانا حکیم سید شمس اللہ قادری نے ایک مقدمہ کے ساتھ چھپوادیا ہے۔

۵۹۔ صفحہ ۴۸۔ کالم ۱۔

بیضاوی قاضی . . . . بعض لوگ کہتے ہیں کہ نظامت التواریخ کے بھی یہی مصنف ہیں لیکن بعض ابوسعید بیضاوی کو اسکا مصنف بتاتے ہیں۔

۶۰۔ صفحہ ۴۸ کالم ۱۔

ابوسلیمان داؤد۔ ابو الفضل بن محمد فخر بناکتی، تاریخ بناکتی کا مصنف تھا۔

مصنف کا صحیح نام فخر الدین بناکتی ہے۔ یہ بناکت کا باشندہ تھا۔ اسلئے بناکتی کی نسبت سے معروف ہے۔ اسی وجہ سے اس کی تصنیف "تاریخ بناکتی" کہلاتی ہے۔ لیکن اسکا نام روضۃ اولی الالباب فی تاریخ الاکابر والانساب ہے دولت شاہ طبع لاہور صفحہ ۴۹۔

۶۱۔ صفحہ ۴۹ کالم ۲۔

ابوطالب کلیم ہمدانی . . . . بمقام لاہور انتقال کیا

کلیم کا انتقال لاہور میں نہیں بلکہ کشمیر میں ہوا۔ ان کی قبر محمد قلی سلیم کی قبر کے متصل واقع ہے غنی کشمیری نے کیا خوب تاریخ وفات کہی ہے

گفت تاریخ وفات اُو غنی
طور معنی بود روشن از کلیم
۱۰۰۱

سروِ آزاد صفحہ ۰۸۔ نتائج الافکار۔ صفحہ ۳۱۵۔

۶۲۔ صفحہ ۵۰ کالم ۱۔

ابوالعباس دیکھو صفاح۔ | صفاح غلط سفاح صحیح۔

۶۳۔ صفحہ ۵۰ کالم ۱۔

ابوعبداللہ محمد بن ادریس ملاحظہ ہو شافی امام۔ | شافی امام غلط شافعی امام صحیح۔

۶۴۔ صفحہ ۵۰ کالم ۱۔

ابوعبداللہ۔ معروف بہ ابن مالک مصنف صحیح بخاری۔ | آپ کا صحیح نام محمد بن عبداللہ ہے۔ آپ ابن مالک نحوی کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کی کتاب "الفیہ فی النحو" ہے۔ کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۱۳۹۔

۶۵۔ صفحہ ۵۱ کالم ۱۔

ابوعبداللہ محمد بن حسین الشیبانی۔ | صحیح نام محمد بن حسن الشیبانی۔

۶۶۔ صفحہ ۵۱ کالم ۱۔

ابوعبدالرحمٰن احمد نسائی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۰۳ھ میں بمقام نسا جو خراسان کا ایک شہر ہے پیدا ہوئے | ۳۰۳ھ میں آپ پیدا نہیں ہوئے بلکہ انتقال فرمایا۔ معجم المطبوعات صفحہ ۱۸۵۱۔

۶۷۔ صفحہ ۵۱ کالم ۱۔

ابوعبداللہ محمد بن عمر الواحدی۔ | صحیح نام ابوعبداللہ محمد بن عمر الواقدی۔ عمر بن الواحدی غلط۔

۶۸۔ صفحہ ۵۲ کالم ۲۔

ابوعبیدہ لغوی ۔ ۔ ۔ ۔ عمر بن شیبہ۔ ابو عمر صالح بن اسحاق۔ اصمعی آپ کے شاگرد تھے | عمر بن شیبہ غلط عمر بن شبّہ صحیح۔ اصمعی اُن کے شاگرد نہیں تھے بلکہ معاصر تھے۔

۶۹۔ صفحہ ۵۵ کالم ۲۔

ابو محمد حشام بن الحکیم القند۔

حشام بن الحکیم القندی غلط آپ کا صحیح نام ہشام بن الحکم الکندی ہے۔

۷۰۔ صفحہ ۵۵ کالم ۲۔

ابو مختف

ابو مختف غلط۔ ابو مخنف صحیح۔

۷۱۔ صفحہ ۵۶ کالم ۱۔

ابو سعود ۔ ۔ ۔ ۔ ۹۲۲ھ میں وفات پائی۔

ابو سعود غلط۔ السّعود صحیح۔ بقول مصنف کشف الظنون۔ انہوں نے ۹۸۲ھ میں انتقال کیا۔ کشف الظنون جلد ا صفحہ ۸۴۔

۷۲۔ صفحہ ۵۷ کالم ا و ۲۔

ابو منصور جوالیقی ۔ ۔ ۔ ۔ شرح ادب الکاتب اور کتاب المغرب آپکی تصانیف سے ہیں۔

ابو منصور کی تصنیف کا نام کتاب المغرب نہیں بلکہ المعَرّب ہے۔

۷۳۔ صفحہ ۵۷ کالم ۲۔

ابو موسی العشری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

العشری غلط۔ اشعری صحیح۔ نام عبد اللہ بن قیس خاندان اشعر کی نسبت سے مشہور تھے

۷۴۔ صفحہ ۵۸ کالم ۲۔

ابو الفرا۔ اسمعیل بن حماد الجوہری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صحیح اللغات تصنیف کی۔

ابو الفرا غلط۔ ابو نصر صحیح اسمعیل بن حماد الجوہری آپ کا نام ہے۔ کتاب کا نام بھی غلط بتایا گیا ہے اس کا صحیح نام "صحاح فی اللغۃ" ہے کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۴۷۔

۷۵۔ صفحہ ۵۸ کالم ۲۔

ابو نعیم بن عبداللہ...... علیاء کا مصنف ہے ۴۰۳ھ میں وفات پائی۔

حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ کی کتاب کا نام علیا نہیں بلکہ حلیۃ الاولیاء ہے آپ نے بقول مصنف کشف الظنون ۴۳۰ھ میں انتقال فرمایا۔ ۴۰۳ھ غلط ہے۔ کشف الظنون جلد ا صفحہ ۴۵۲۔

۷۸۔ صفحہ ۵۸ کالم ۲۔

ابو نواس الحسن بن جانی۔ ایک مشہور عربی شاعر تھا

ابو نواس الحسن بن ہانی الشعر والشعراء۔ صفحہ ۵۰۱ عقد الفرید جلد ۳ صفحہ ۳۳۷۔

۷۹۔ صفحہ ۵۹ کالم ۲۔

ابو یوسف امام بن حبیب الکوفی .... آپکی تصنیفات میں آداب القاضی مشہور کتاب ہے۔

آپ کا صحیح نام یعقوب بن ابراہیم ہے۔ کتاب کا نام آداب القاضی نہیں بلکہ ادب القاضی ہے زرکلی صفحہ ۱۶۶۔

۸۰۔ صفحہ ۶۳ کالم ۲۔

احمد المکری . . . .

احمد المکری غلط۔ المقری صحیح۔ اندلس کا مشہور مورخ، نفح الطب کا مصنف۔

۸۱۔ صفحہ ۶۳ کالم ۲۔

ایلقانی

صحیح ایلخانی

۸۲۔ صفحہ ۶۴ کالم ۱۔

احمد بن ابو بکر بن ناصر مصطفٰے الکزونی حمید اللہ ستوفی دیکھو۔

صحیح نام حمد اللہ بن ابوبکر بن نصر المستوفی القزوینی ہے۔ قزوینی کو الکزونی لکھا ہے جو قابل اصلاح ہے حمید اللہ ستوفی کی بجائے حمد اللہ ستوفی ہونا چاہیے

۸۳۔ صفحہ ۴۶ کالم ۱۔

احمد بن علی رازی۔ المعروف بہ حباس۔

المعروف بہ حباس غلط المعروف بہ الجصاص صحیح۔ زرکلی صفحہ ۱۵۱۔

۸۴۔ صفحہ ۶۵ کالم ۲۔

احمد بن یحییٰ بن جابر البلادی۔

البلادی غلط البلاذری صحیح۔

۸۵۔ صفحہ ۷۹ کالم ۱۔

اسمعیل بن حسن۔ مصنف ذخیرۃ خوارزم شاہ، علاء الدین تاکش کے عہد میں ہوا ہے۔ ۵۹۶ھ میں فوت ہوا۔

یہ دو علیحدہ علیحدہ مصنف نہیں ہیں بلکہ ایک ہی شخص ہے۔ اس کا صحیح نام زین الدین اسمعیل بن حسین الجرجانی ہے۔ ۵۳۰ھ میں اس نے وفات پائی۔ یہ سلطان (ابو المظفر تکش کا معاصر نہیں تھا۔ تکش نے اسکی وفات کے ۵۹ سال بعد ۵۸۹ھ سے ۵۹۵ھ تک حکومت کی۔ ذخیرۃ خوارزم شاہی قطب الدین محمد بن انوشتگین خوارزم شاہ (۴۹۰ھ سے ۵۲۱ھ) کے نام پر لکھی گئی ہے اغراض الطب کا صحیح نام اغراض الطبیہ والمباحث العلائیہ ہے یہ کتاب اور خف علائی دونوں علاء الدین ایل ارسلان ابن ابو المظفر اتسز خوارزم شاہ کے نام پر بزمانہ ولی عہدی (اتسز خوارزم شاہ ۵۲۱ھ سے ۵۵۱ھ کے عہد میں) تصنیف ہوئی ہیں۔

۸۶۔ صفحہ ۷۹ کالم ۲۔

اسمعیل سید بن حسین جرجانی فارسی زبان میں طب کی دو کتابوں اغراض الطب و خف علائی کا مصنف تھا۔ جو الپ ارسلان سلطان خوارزم کے نام سے معنون کیں۔

۸۷۔ صفحہ ۸۱ کالم ۲۔

اسمعیل عادل . . . . یوسف عادل شاہ کا جانشین سنہ ۹۱۵ھ میں ہوا . . . . اور مقام کوگی میں اپنے باپ کی قبر کے پاس دفن ہوا۔

یوسف عادل شاہ کا سنہ ۹۱۶ھ میں انتقال ہوا۔ اس لحاظ سے اسمعیل عادل شاہ سنہ ۹۱۶ھ میں تخت نشین ہوا۔ کوگی کوئی مقام نہیں البتہ گوگی ہے جو حیدرآباد کے صوبہ گلبرگہ کا ایک تعلقہ ہے۔

۸۸۔ صفحہ ۲۸ کالم ۱۔

اسمعیل نظام شاہ بن برہان نظام شاہ ثانی احمد نگر کا بادشاہ حسین نظام شاہ کے بعد تخت پر بیٹھا۔ برہان نظام شاہ کی تخت نشینی پر قلعہ لاھ گڑھ میں قید ہوگیا۔

حسین نظام شاہ کے بعد مرتضیٰ نظام شاہ تخت نشین ہوا۔ مرتضیٰ کا جانشین اُس کا بیٹا میراں حسین نظام شاہ ہوا۔ میران حسین کے قتل کے بعد اسمعیل نظام شاہ کی باری آئی۔ لاھ گڈھ دکن میں کوئی قلعہ نہیں ہے۔ بقول فرشتہ یہ قلعہ لہاکر میں قید کیا گیا تھا۔

۸۹۔ صفحہ ۳۸ کالم ۲۔

اصمعہ نجاشی . . . . . حبش کا فرمانروا۔

اصمعہ غلط۔ اصحمہ صحیح۔ عہد سعادت میں حبش کا فرمانروا تھا۔ سیرۃ النبی از شبلی صفحہ ۲۱۷۔

۹۰۔ صفحہ ۷۸ کالم ۱۔

افسوس۔ میر علی نام مظفر علی خاں کے پسر تھے . . . . سنہ ۱۸۰۶ء میں انتقال کیا۔

میر علی غلط۔ شیر علی صحیح۔ سنہ وفات بھی غلط لکھا ہے۔ بقول گارسان ڈی تاسی انکا سنہ ۱۸۰۹ء میں انتقال ہوا۔ ہسٹری آف اردو لٹریچر حصہ نثر صفحہ ۸۔

۹۱۔ صفحہ ۸۹ کالم ۱۔

اکبر اعظم ..... یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ہمایوں سے شیر شاہ شکست کھا کر رانا پرشاد کے یہاں پناہ لی تھی۔

رانا پرشاد غلط۔ رانا پرتاب صحیح۔

۹۲ - صفحہ ۱۹۱ کالم ۱۔

اکرام علی۔ اردو میں خوان الصفا ان کی تصنیف ہے جس کو اس نے ۱۲۲۵ھ میں فارسی سے ترجمہ کیا۔

خوان الصفا غلط۔ اخوان الصفا صحیح فارسی سے نہیں بلکہ اس کا عربی سے ترجمہ کیا گیا۔ کشف الظنون جلد ا صفحہ ۶۸۔

۹۳ - صفحہ ۱۹۱ کالم ۱ و ۲۔

الپتگین امرائے بخارا میں سے تھا ..... اس نے غزنین پہنچ کر ایک علیحدہ سلطنت قائم کی۔ غزنین کو جو ایک چھوٹا سا مقام تھا دار السلطنت بنایا۔ ۳۲۲ھ میں مر گیا اسکا بیٹا ابو اسحق جانشین ہوا۔ لیکن وہ نہایت کمزور طبیعت اور مسرف تھا تھوڑے ہی دنوں بعد تمام اراکین سلطنت اس سے ناراض ہو گئے۔ اور انھوں نے ۳۶۷ھ میں سبکتگین کو جو الپتگین کا ایک سردار تھا تخت پر بٹھایا۔

الپتگین ۳۲۲ھ میں نہیں بلکہ ۳۵۲ھ میں مرا اس کا جانشین ابو اسحق غلط بلکہ اسحاق ہوا جس نے تقریباً چار سال تک فرمانروائی کی۔ اسحق کے بعد سبکتگین تخت نشین نہیں ہوا، اسحاق کا قائم مقام ۳۵۵ھ میں امیر سبکتگین قرار پایا۔ آٹھ برس سلطنت کرنے کے بعد جب اوس نے وفات پائی تو غزنین کا تخت امیر پیری کو ملا۔ ۳۶۲ھ میں چند بدعنوانیوں سے امرا نے تنگ آکر اسکو معزول کر دیا۔ اور سبکتگین کو اپنا بادشاہ بنالیا۔ اِس واقعہ کا سنہ جیسا کہ مورخ فرشتہ نے ۳۶۷ھ تحریر کیا ہے عام طور پر صحیح تسلیم کیا جاتا ہے لیکن طبقات ناصری میں سبکتگین کی تاریخ تخت نشینی ۲۷ شعبان ۳۶۶ھ مذکور ہے۔ الپتگین کی

	وفات اور اس کے جانشینوں کی سرگذشت و تصریح، مجمل فصیحی و طبقات ناصری اور اکثر قدیم تاریخوں سے بھی ہوتی ہے۔ طبقات ناصری طبع کلکتہ صفحہ ۷۔ ریورٹی صفحہ ۲۷، و ۳۷۔
۹۴۔ صفحہ ۹۹ کالم ۲۔	
المکری۔	المکری غلط۔ المقری صحیح۔
۹۵۔ صفحہ ۱۰۱ کالم ۲۔	
امام ہروی . . . ۶۵۸ھ میں فوت ہوئے۔	امام ہروی غلط۔ امامی ہروی صحیح۔ اُنہوں نے ۶۷۴ھ میں انتقال کیا۔ دولت شاہ طبع لاہور صفحہ ۱۰۶۔
۹۶۔ صفحہ ۱۰۳ کالم ۱۔	
ام جمیل ہرب کی بیٹی تھی۔	ام جمیل حرب کی بیٹی تھی۔ حرب کا املا غلط ہے
۹۷۔ صفحہ ۱۰۴ کالم ۱۔	
امر سنگھ حوش دل۔	حوش دل غلط۔ خوشدل صحیح۔
۹۸۔ صفحہ ۱۰۵ کالم ۱۔	
امیر برید اول (کے ضمن میں) سلطان محمود شاہ بہمنی ۹۲۳ھ میں فوت ہوگیا۔	محمود شاہ بہمنی نے ۹۲۴ھ میں انتقال کیا۔
۹۹۔ صفحہ ۱۰۷ کالم ۱۔	
امیر خاں نواب لقب عمدۃ الملک انجام تخلص . . . . ۱۱۵۸ھ کو قتل کر دیئے گئے۔	عمدۃ الملک انجام کے قتل کی تاریخ ۱۱۵۹ھ ہے۔ چمنستان شعراء صفحہ ۳۰۰۔
۱۰۰۔ صفحہ ۱۱۰ کالم ۲۔	

انس بن مالک۔ انکی والدہ کا نام ام سلمہ تھا۔	ام سلمہ غلط۔ ام سُلیم صحیح۔
۱۰۱۔ صفحہ ۱۱۳ کالم ۱۔	
انوری۔ ایک مشہور فارسی شاعر تھا۔ اشہدالدین نام	اشہدالدین غلط اوحدالدین صحیح۔ دولت شاہ طبع لاہور صفحہ ۵۰۔
۱۰۲۔ صفحہ ۱۱۵ کالم ۲۔	
اورنگ آبادی بیگم۔ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی ایک بیگم تھی جسکا نام رابعہ دورانی ہے۔	شہنشاہ اورنگ زیب کی بیگم کا نام اورنگ آبادی بیگم نہیں تھا اور نہ اس نام سے یہ تاریخ میں شہرت رکھتی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۴۷۲ کالم ۱ پر رابعہ دورانی کے نام سے اس ہی کا ذکر مکرر کیا گیا ہے۔
۱۰۳۔ صفحہ ۱۲۰ کالم ۲۔	
باسوس۔ ایک عربی عورت کا نام ہے۔	اس کا نام بسوس ہے۔
۱۰۴۔ صفحہ ۱۲۳۔ کالم ۱۔	
بختری۔ عرب کا ایک نہایت مشہور شاعر ہے۔	بختری غلط۔ بحتری صحیح۔ حماسہ کا مصنف عوفی نصف اول صفحہ ۹۶، روضتہ الادبا صفحہ ۱۹۹۔
۱۰۵۔ صفحہ ۱۲۸ کالم ۲۔	
بسام۔ عربی کا مشہور شاعر ہے۔	بسام غلط۔ ابن بسام صحیح۔
۱۰۶۔ صفحہ ۱۳۲ کالم ۲۔	
بندرابن داس۔ ۔ ۔ ۔ بسنہ ۴۴ جلوس عالمگیر مطابق سنہ ۱۱۱۵ھ میں اس نے "خلاصۃ التواریخ" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ اس میں	خلاصۃ التواریخ کا مصنف بندرابن داس نہیں بلکہ سوجان رائے بٹالوی ہے جو عہد عالمگیر کا مشہور مورخ تھا۔ بندرابن داس کی تاریخ کا نام

ہندوستان کی تاریخ آریوں کے قدیم زمانے سے عہد عالمگیری تک ترتیب دی ہے۔

لب التواریخ ہے جو عالمگیر کے جلوس سے ۲۴ ویں سال لکھی گئی۔ الیٹ جلد ۷ صفحہ ۵۔

۱۰۷۔ صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵ کالم ۱۔

بودلے (سید) ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت امین الدین علی کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت حاصل کی۔

حضرت امین الدین علی نہیں بلکہ امین الدین اعلیٰ

۱۰۸۔ صفحہ ۱۳۶ کالم ۲۔

بہادر علی حسینی فورٹ ولیم کالج کے میر منشی تھے انھوں نے اخلاق نبوی کو فارسی سے ترجمہ کیا تھا۔

اخلاق نبوی غلط۔ اخلاق ہندی صحیح۔ یہ کتاب ہتوپدیش کے فارسی ترجمہ کا بامحاورہ اور سلیس اردو ترجمہ ہے۔ اصل فارسی ترجمہ تاج الدین ملکی نے مفرح القلوب کے نام سے کیا تھا۔ ہسٹری آف اردو لٹریچر صفحہ ۹۔

۱۰۹۔ صفحہ ۱۳۷ کالم ۱۔

بہادر نظام شاہ ۔ ۔ ۔ ۔ میاں منجو اس وقت احمدنگر پر قابض تھا۔ اس نے بہادر نظام شاہ کو جو اس وقت شیرخوار بچہ تھا بادشاہ تسلیم کرلیا۔ شیرخوار شہزادے کے مخالفین نے جو مدعیان سلطنت میں سے تھے شہر کا محاصرہ کرلیا۔ میاں منجو نے سلطان مراد سے جو گجرات میں گورنر تھا اور شہنشاہ اکبر کا بیٹا تھا مدد طلب کی اور یہ وعدہ کیا کہ اگر اسکی مدد سے کامیابی ہوئی تو وہ سلطنت مغلیہ کا باج گزار ہوجائیگا سلطان مراد نے اِس شرط کو قبول کرلیا۔ اور

یہ بیان شروع سے آخر تک اصلاح طلب ہے۔ میاں منجو بہادر نظام کا طرفدار نہیں بلکہ ایک مجہول النسب شہزادہ احمد کا رفیق تھا جس کو اُس نے عین عید الضحیٰ کے دن (۱۰۰۳ھ میں) احمدنگر میں تخت نشین کرایا جس کے باعث چاند بی بی اور اس میں شدید معرکے رہے، جب اُس کا زور ٹوٹنے لگا تو اس نے شہزادہ مراد کو حملہ آور ہونے کی ترغیب دی اور خود شہر حوالہ کرنیکا وعدہ کیا۔ اسی دوران میں اُس کو احمدنگر پر

احمدنگر پر بڑی جمعیت کے ساتھ چڑھائی کی قبل اسکے کہ شاہی فوج مدد کو پہنچے وہ اپنے حریفوں کو مغلوب کرچکا تھا۔ اسلئے وہ مراد سے مدد مانگنے پر پچتایا۔ اب اس نے صرف اس غرض سے کہ اسے سلطنت مغلیہ کا باج گزار بننا پڑے شہزادہ مراد کے مقابلہ کی تیاری شروع کردی۔ شہر کو چاند بی بی کی جو سلطان بہادر کی پھوپی تھی عام نگرانی میں دیکر نصیر خاں کے سپرد کیا ۔ ۔ ۔ بشہزادہ نے چاند بی بی سے خراج قبول کرکے محاصرہ اٹھالیا اور کچھ روپیہ نقد ادا کیا گیا۔

قابو حاصل ہوگیا چونکہ شہزادہ مراد بھی آرہا تھا جس سے یہ پریشان ہوکر چاند بی بی اور انصار خان کو قلعہ حوالہ کرکے (مولف نے انصار خاں کو نصیر خاں لکھا ہے جو غلط ہے) خود عادل شاہ اور قطب شاہ سے مدد حاصل کرنیکے لئے گیا۔ انصار خاں پر بجم میاں منجھو کا خاص آدمی تھا۔ چاند بی بی نے اسکو قتل کرکے قلعہ پر اپنا بالکلیہ قبضہ کرلیا۔ اور خود شہزادہ مراد سے صلح کرلی۔ اور اسکو برار کا علاقہ بطور پیشکش دیا۔ اسکے علاوہ کسی قسم کا تاوان جنگ ادا نہیں کیا گیا۔

۱۱۰۔ صفحہ ۳۷ کالم ۲۔

بہاءالدین . . . . ایران کے شہر عامل کا رہنے والا۔

عامل غلط۔ آمل صحیح۔

۱۱۱۔ صفحہ ۵۵ کالم ۱۔

تاج الدین عبدالوہاب بن السکی۔ طبقات الشافعیات کا مصنف ہے۔

بن آسکی غلط۔ ابن سبکی صحیح۔ ابن سبکی کی کتاب کا نام طبقات الشافعیہ ہے۔

۱۱۲۔ صفحہ ۵۸ کالم ۲۔

تغلب (ردیف ت کے تحت)

ثعلب۔ اسکو ردیف "ث" میں ہونا چاہیئے۔ یہ کئی کتابوں کا مصنف ہے۔ اسکی تصنیف الفصیح چھپ گئی ہے۔ زرکلی صفحہ ۴۸۔

۱۱۳۔ صفحہ ۶۳ کالم ۱۔

ٹیپو سلطان . . . . سنگھاپٹن کے قلعہ کو۔

صحیح سری رنگاپٹن۔

۱۱۴ - صفحہ ۱۶۴ کالم ۱۔

ثقفی۔ اصل نام ابوعیسیٰ تھا۔ عربی صرف و نحو کا ماہر۔

ابوعیسیٰ غلط۔ عیسیٰ بن عمر صحیح۔ اسکا تذکرہ اصولاً عیسیٰ بن عمر کے تحت ہونا چاہیئے۔ زرکلی صفحہ ۷۵۲،

۱۱۵ - صفحہ ۱۶۵ کالم ۱۔

جاراللہ۔ زمخشری . . . . ۵۳۷ھ میں انتقال فرمایا۔

علامہ زمخشری نے ۵۳۸ھ میں وفات پائی۔ معجم المطبوعات صفحہ ۹۷۳۔

۱۱۶ - صفحہ ۱۶۷ کالم ۱۔

جبالی۔ ابوعلی محمد بن عبدالوہاب۔

جبالی غلط جبّائی صحیح۔ یہ ائمہ معتزلہ سے تھے ۳۰۳ھ میں وفات پائی۔ زرکلی صفحہ ۹۳۹۔

۱۱۷ - صفحہ ۱۶۸ کالم ۱۔

جریریا اخضرہ . . . . عبدالفرح ابن جوزی نے

عبدالفرح غلط۔ ابوالفرج صحیح۔ سنہ وفات ۱۰۱ھ نہیں بلکہ ۱۱۰ھ ہے۔

۱۱۸ - صفحہ ۱۷۶ کالم ۲۔

جمال الدین . . . بن مطہر حلی۔

صحیح مطہّر حلّی۔

۱۱۹ - صفحہ ۱۷۷ کالم ۲۔

جمیل ابن معار۔ ایک مشہور عربی شاعر۔

معار غلط معمر صحیح۔ زرکلی صفحہ ۱۹۲۔

۱۲۰ - صفحہ ۱۸۰ کالم ۱۔

جویریہ۔ حارث بن برار کی بیٹی۔

صحیح حارث بن ضرار۔

۱۲۱ - صفحہ ۱۸۸ کالم ۲۔

چاند بی بی یا چاند سلطانہ . . . . وفات ۱۰۰۸ھ قاتل چیتہ خان حبشی۔

چاند بی بی کے متعلق مشہور ہے کہ اسے چیتہ خان حبشی نے قتل کر دیا تھا۔ یہ روایت بالکل بے اصل

وغلط ہے۔ اصل واقعہ اس طرح ہے کہ جب شہزادہ دانیال نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا قلعہ بچنے کی کوئی امید باقی نہ رہی تو چاند بی بی نے ایک کنوئیں کو تیزاب سے بھروا کر اس میں گر کر جان بحق تسلیم ہوئی یہ واقعہ محرم ۱۰۰۹ھ کا ہے۔

۱۲۲۔ صفحہ ۱۹۰۔ کالم ۲۔

حاجی خلیفہ ... کشف الظنون سوانح مشاہیر کی ایک کتاب ہے۔

صحیح حاجی خلیفہ۔ کشف الظنون عربی و فارسی کتابوں کی فہرست ہے جس میں کتاب کے نام کے تحت مصنف کا نام اور کتاب کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

۱۲۳۔ صفحہ ۲۰۰ کالم ۲۔

حریری ... اپنے زمانہ کا بہترین مورخ گزرا ہے مقامات حریری اسکی تصنیف ہے۔

یہ بہت زبردست ادیب اور بے مثل انشاپرداز تھا

۱۲۴۔ صفحہ ۲۰۲ کالم ۲۔

حسن میر غلام حسن ... ۱۲۰۵ھ میں انتقال کیا۔

میر حسن کا انتقال ۱۲۰۱ھ میں ہوا۔ تاریخ ادب اردو سکسینہ صفحہ ۲۲۳۔

۱۲۵۔ صفحہ ۲۰۳ کالم ۲۔

حسن بن سہیل۔ سہیل کے بیٹے تھے خلیفہ مامون رشید کے وزیر تھے۔

صحیح نام حسن بن سہل۔ المامون از شبلی جلد دوم صفحہ ۱۱۲۔

۱۲۶۔ صفحہ ۲۱۰ کالم ۲۔

حسین واعظ ... لطائف الطوائف اسکی مشہور تصنیف ہے۔

مولانا حسین واعظ کاشفی کی کسی تصنیف کا نام لطائف الطوائف نہیں ہے۔ البتہ انکے فرزند

صفی الدین علی بن حسین الکاشفی نے لطائف الطرائف سنہ ۹۳۴ھ میں لکھی ہے۔

۱۲۷۔ صفحہ ۲۱۱ کالم ۲۔

حفیظ الدین احمد نسفی بن احمد۔ مدارک التنزیل اور حقائق التناویل تفسیریں عربی میں لکھیں

صحیح حافظ الدین۔ کتاب کا نام مدارک التنزیل وحقائق التاویل ہے۔ کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۴۰۹

۱۲۸۔ صفحہ ۲۱۱ کالم ۲۔

حکیم الملک شمس الدین ... سنہ ۹۸۹ھ میں اجازت لیکر حج کو گیا اور وہیں وفات پائی۔

سنہ ۹۸۹ھ میں نہیں بلکہ سنہ ۹۸۸ھ میں حج سے مشرف ہوا منتخب التواریخ صفحہ ۳۲۳۔

۱۲۹۔ صفحہ ۲۱۲ کالم ۲۔

حکیم عین الملک۔

حکیم عین الملک کے حالات بالکل مختصر ہیں۔ اسلئے ہم اس میں صرف اسقدر اضافہ کرتے ہیں کہ اُنھوں نے دکن کا بھی سفر کیا تھا۔ خواجہ نظام الدین احمد مصنف طبقات اکبری اور ملا عبدالقادر بدایونی مصنف منتخب التواریخ سے اس کے گہرے دوستانہ تعلقات تھے۔

۱۳۰۔ صفحہ ۲۱۲ کالم ۲۔

حمداللہ مستوفی بن ابوبکر الخواجہ القزوینی اس کا نام حمید الدین مستوفی بھی ہے۔

اسکا صحیح نام حمداللہ بن ابی بکر بن نصر مستوفی ہے۔ حمید الدین مستوفی غلط۔

۱۳۱۔ صفحہ ۲۱۳ کالم ۲۔

حمید الدین مستوفی خواجہ (ملاحظہ ہو حمداللہ مستوفی)

حمید الدین، حمداللہ مستوفی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ تصحیف ہے، تاریخ گزیدہ طبع لیڈن جلد ۱ صفحہ ۱

۴۲ | صفحہ ۲۱۰ کالم ۲۔

خاقانی۔ ایران کا مشہور شاعر، منوچہر بادشاہ ایران کے زمانہ میں گزرا ہے۔ اسکو سلطان الشعراء کا خطاب ملا تھا۔ اس کا نام افضل الدین ابراہیم بن علی شیروانی تھا۔ شیروان کا رہنے والا فلکی کا شاگرد تھا۔ اسی نے اسکو خاقانی کا خطاب عطا کیا تھا۔ تحفۃ العراقین کا مصنف ہے۔ ایک دیوان فارسی اور ایک کتاب موسومہ ہفت اقلیم بھی اسی کی تصنیف سے مشہور ہے۔ بمقام تبریز ۵۸۲ھ میں وفات پائی۔

اس بیان کا تمام تر حصہ غلط ہے۔ خاقانی کا تخلص ابتدا میں حقائقی تھا۔ خاقان کبیر منوچہر کے دربار میں جب یہ پہنچا تو سلطان نے اُسے خاقانی کے لقب سے ملقب کر دیا اور بادشاہ کی مناسبت سے اُس نے اپنا تخلص بھی خاقانی اختیار کر لیا۔ خاقانی ابو العلا گنجوی کا شاگرد تھا اور فلکی کو بھی اسی ابو العلا سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ خاقانی رفعت تخیل اور پختگی کلام میں فلکی سے بہت سبقت و امتیاز رکھتا ہے یہ دونوں خاقان اکبر کے درباری رہے ہیں مولانا آزاد بلگرامی نے حبیب السیر کے مصنف کے حوالہ سے لکھا ہے کہ خاقانی ۵۹۰ھ تک بقید حیات تھا۔ خاقانی نے ہفت اقلیم نامی کوئی کتاب تصنیف نہیں کی۔ ہفت اقلیم بہت بعد کی کتاب ہے، جسکو امین احمد رازی نے ۱۰۰۲ھ میں بعہد شہنشاہ اکبر تصنیف کیا مجمع الفصحا صفحہ ۲۰۰ خزانہ عامرہ صفحہ ۲۰۴۔

۴۳ | صفحہ ۲۱۸ کالم ۱۔

خالدون۔

خالدون غلط۔ خلدون صحیح۔

۴۴ | صفحہ ۲۲۰ کالم ۲۔

خانخانان، بیرم خاں وزیر شہنشاہ اکبر اور اسکے بیٹے عبدالرحمٰن خاں وزیر شہنشاہ مذکور تاریخ میں اسی خطاب سے مشہور ہیں۔

بیرم خاں کے بیٹے کا نام عبدالرحیم خانخانان ہے

۱۳۵۔ صفحہ ۲۲۲ کالم ۱۔

خاوندشاہ۔ امیر۔ ۔ ۔ ۔ مصنف روضۃ الصفا۔ ۔ ۔ ۔ مآثر الملوک۔ اخبار الاخیار۔ دستور الوزرا مکارم اخلاق منتخب تاریخ وصاف۔ غریب الاسرار اور جواہر الاخبار۔ ان کی مشہور تصانیف ہیں۔

مقام حیرت ہے کہ انہی تصانیف کو مصنف نے (اسی کتاب کے صفحہ ۲۴۰ کالم ۲ پر) خوندمیر مصنف حبیب السیر سے منسوب کر دیا ہے۔

۱۳۶۔ صفحہ ۲۲۵ کالم ۲۔

خطیب بغدادی۔ ۔ ۔ ۔ تاریخ دمشق بھی آپ کی مشہور تصنیف ہے۔

خطیب بغدادی نے تاریخ دمشق نہیں بلکہ تاریخ بغداد لکھی ہے۔ تاریخ دمشق کے مصنف کا نام ابن عساکر ہے۔

۱۳۷۔ صفحہ ۲۲۵ کالم ۲۔

خطابی۔ ابو سلیمان حامد بن محمد کا لقب ہے۔ جو ایک مصنف تھا۔

ابو سلیمان حامد غلط۔ ابو سلیمان حمد صحیح، ان کے شروح سنن ابو داؤد و صحیح بخاری مشہور ہیں زرکلی صفحہ ۲۷۱۔

۱۳۸۔ صفحہ ۲۲۶۔ کالم ۲

خنسا، عمرو بن العاص

صحیح تماضر بنت عمرو بن الحارث۔ زرکلی صفحہ ۱۶۴

۱۳۹۔ صفحہ ۲۲۷ کالم ۱۔

خواجہ پارسا۔ محمد بن حافظ بخاری کا لقب ہے۔ جو کتاب فصل الکتاب فی المحاضرات کا مصنف ہے۔

خواجہ محمد پارسا کی کتاب کا صحیح نام فصل الخطاب لوصل الاحباب ہے۔

۱۴۰۔ صفحہ ۲۲۷ کالم ۲۔

خواجہ حسن صدر الدین نظامی کتاب تاج المآثر کا مصنف تھا جو اس نے سلطان قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی کے نام سنہ ۶۰۲ھ میں معنون کی تھی۔

خواجہ حسن صدر الدین نظامی غلط نظام الدین نظامی صحیح۔ یہ نظامی عروضی سمرقندی کا فرزند تھا۔ (تاریخ گزیدہ طبع لیڈن صفحہ ۸۲۹) حسن نظامی کے نام کے تحقیق کرنے میں روضۃ الصفا اور کشف الظنون کے مصنفین کو بھی مغالطہ ہوا ہے۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد میں تاج المآثر کا جو مخطوطہ محفوظ ہے وہ ایک قدیم نسخہ سے جو صدر الملۃ والحق مولانا محمد بن محمد المجوتبی کا تھا۔ نقل کیا گیا ہے اسکے آخر میں خواجہ حسن صدر الدین کی تقریظ ہے جسمیں مصنف کی تعریف ہے بقول سر ہنری الیٹ دیباچہ نگار کے ہمنام ہونے کی بنا پر مؤلف کا نام صدر الدین خیال کیا گیا۔ تاج المآثر سلطان قطب الدین ایبک کے نام پر معنون نہیں ہے بلکہ سلطان شمس الدین التمش کے نام پر لکھی گئی ہے۔ اِس کے عام نسخوں میں قطب الدین کی وفات (سنہ ۶۰۷ھ) کے بعد سنہ ۶۱۴ھ تک حالات ہیں۔ لیکن الیٹ نے نواب ضیاء الدین خاں دہلوی کے کتبخانہ میں اس کا ایک نسخہ دیکھا تھا جسمیں سلطان شمس الدین کے آخری عہد سنہ ۶۲۶ھ تک حالات تھے۔

۱۴۱۔ صفحہ ۲۲۸ کالم ۲۔

خواجہ محمد مقیم ملاحظہ ہو نظام الدین احمد

خواجہ محمد مقیم۔ خواجہ نظام الدین احمد مصنف طبقات اکبری کے والد کا نام ہے۔

۱۴۲۔ صفحہ ۲۳۰ کالم ۲۔

خوندمیر مشہور ایرانی خاوندشاہ مصنف روضۃ الصفا کا بیٹا اس کا پورا نام غیاث الدین محمد بن حمید الدین خوندامیر ہے۔

خوندمیر خاوندشاہ کا بیٹا نہیں بلکہ نواسہ ہے اسکے والد کا نام ہمام الدین تھا۔ حمید الدین خوندامیر غلط ہے۔

۱۴۳۔ صفحہ ۲۳۷ کالم ۱۔

دردمند محمد تقی دہلوی کا تخلص ہے جو مرزا جانجاناں کے مرید تھے انہوں نے ایک دیوان اور ساقی نامہ تصنیف کیا۔

محمد تقی غلط۔ محمد فقیہ صحیح۔ محمد فقیہ دردمند کے ساقی نامہ کا ذکر میر تقی میر، میر حسن دہلوی اور لالہ لچھمی نارائن شفیق نے اپنے تذکروں میں کیا ہے۔ نکات الشعرا صفحہ ۱۲۰۔ تذکرہ میر حسن صفحہ ۴۲ چمنستان شعرا صفحہ

۱۴۴۔ صفحہ ۲۳۸ کالم ۲۔

دریا عماد شاہ ۔ ۔ ۔ ۔ نے اپنی بہن ربیعہ کی شادی ابراہیم عادل شاہ کے ساتھ کی۔

دریا عماد شاہ کی بہن کا نام ربیعہ نہیں بلکہ رابعہ بی بی تھا۔

۱۴۵۔ صفحہ ۲۴۲۔ کالم ۲۔

دولت شاہ بخت شاہ کا بیٹا تھا اور تذکرہ دولت شاہی کا مصنف ہے سلطان حسین والی ہرات کے زمانہ میں گزرا ہے۔ یہ کتاب ۱۴۹۵ء میں لکھی گئی تھی۔

دولت شاہ کے والد کا صحیح نام علاء الدین بختی شاہ تھا۔ تذکرہ دولت شاہ ۱۴۹۵ء میں نہیں بلکہ ۱۴۸۷ء میں تمام ہوا۔ دولت شاہ کا باپ شاہرخ بن تیمور کے درباریوں سے تھا۔ اور اس کا چچا فیروزشاہ بیگ، شاہرخ مرزا کے اعیان علما سے تھا اور

اس کا بھائی امیر رضی الدین بڑا بہادر اور جید عالم تھا۔ تذکرۂ دولت شاہ ایک مستند تذکرہ ہے جسکو تذکرۃ الشعرا بھی کہتے ہیں۔

۱۴۶۔ صفحہ ۴۴۲ کالم ۲۔

رابعہ دورانی . . . . اس کا مقبرہ اس کے بیٹے محمد اعظم نے بعینہٖ تاج محل کے نمونہ پر بنانا چاہا مگر اورنگ زیب کی روک ٹوک سے اسکی تکمیل نہ ہو سکی۔ صرف دروازے کی پیتی پر یہ الفاظ کندہ ہیں "این روضۂ منورہ در معماری عطاء اللہ بعمل ہیبت رائے تیار شد ۱۰۷۱ھ"

رابعہ دورانی کا مقبرہ نہایت مکمل حالت میں اب تک موجود ہے۔ اسکی پیتی پر دو کتبے کندہ ہیں جنمیں سے ایک نقل کیا گیا ہے مگر کتبے کی تاریخ غلط لکھی ہے۔ ۱۰۷۱ھ کی بجائے ۱۰۸۱ھ پڑھی جاسکے۔

۱۴۷۔ صفحہ ۲۶۷۔ کالم ۲۔

رنگین۔ ان کا خاندان روم سے ہندوستان میں آیا۔ رنگین تجارت پیشہ تھا۔ اس نے تاجر کی حیثیت سے تمام ہندوستان کی سیاحت کی . . . . اردو میں ریختی اسکی ایجاد ہے۔

رنگین کا خاندان ابتدائً توران سے آکر چند دن لاہور میں مقیم ہوا۔ اسکے بعد دلی میں آیا۔ تجارت ان کا آبائی پیشہ نہ تھا۔ کبھی کبھی کرلیا کرتے تھے۔ اس سلسلے میں یہ لکھنؤ آئے اور گئے لکھنؤ کے سوائے انھوں نے بہت کم شہروں کی سیر کی۔ رنگین ریختی کے موجد نہیں ہیں بلکہ ریختی بہت قدیم زمانہ کی ایجاد ہے جس کا صحیح زمانہ تاریخ میں نہیں ہے۔ دکن میں ایک شخص ہاشمی گزرا ہے جس نے علی عادل شاہ والی بیجاپور اور عالمگیر کا زمانہ پایا تھا۔ اس نے بھی ریختی میں

بہت کچھ کہا ہے۔ اس کے علاوہ دکن میں اور بہت سے شعراء ہوئے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ رنگین نے ریختی کو ترقی دی صرف اس بنا پر اس کو ریختی کا موجد خیال کرنا سخت غلطی ہے۔ رنگین کی مثنویوں کا بہت بڑا حصہ انڈیا آفس لندن میں ہے۔ جس کی تعداد ۲۲ سے متجاوز ہے۔

۱۴۸۔ صفحہ ۲۷۲ کالم ۲۔

زہری بن مسلم۔ ایک عربی مصنف تھا۔ سنہ ۱۲۴ھ میں وفات پائی۔

زہری غلط زُہری صحیح۔ پورا نام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب، الزہری۔ مشہور محدّث و مورخ تابعی اور امام مالک کے اُستاد۔ زرکلی صفحہ ۹۸۸۔

۱۴۹۔ صفحہ ۲۷۲ کالم ۲۔

زکریا بن محمد الکمونی۔ قزوینی۔ قروتن کا رہنے والا مشہور کتاب عجائب المخلوقات کا مصنف ہے جو سنہ ۶۷۲ھ میں لکھی گئی۔

الکمونی غلط قزوینی صحیح۔ چونکہ زکریا، قزوین کا باشندہ تھا۔ اسلئے قزوینی کہلاتا ہے۔ قروتنی و قروتن سہو ہے۔ زکریا نے سنہ ۶۸۲ھ میں وفات پائی۔ معجم المطبوعات صفحہ ۱۵۰۷۔

۱۵۰۔ صفحہ ۲۷۶ کالم ۱۔

زین الدین بن احمد۔ زین رجب بھی کہے جاتے ہیں۔

زین رجب نہیں بلکہ آپ کو ابن رجب بھی کہتے ہیں۔

۱۵۱۔ صفحہ ۲۷۶ کالم ۱۔

زین الدین علی السیلی۔ شاہد ثانی بھی کہلاتے ہیں مسالک الافہام انہیں کی تصنیف سے ہے۔

السیلی غلط۔ آپ کا پورا اسم گرامی، زین الدین بن علی بن احمد بن محمد ہے۔ آپ علماء شیعہ سے ہیں۔ موئف نے غلطی سے شہید ثانی کو شاہد ثانی

لکھا ہے۔ آپ ۹۶۶ھ میں قتل کر دیئے گئے۔
کشف الحجب والاستار صفحہ ۲۰۵۔

۱۵۲۔ صفحہ ۲۷۵ کالم ۱۔

زیب النسا بیگم ... زیب التفاسیر اسکی تصنیف ہے مخفی تخلص تھا، ایک دیوان چھوڑا ہے۔

یہ بیان بہت کم صداقت پر مبنی ہے۔ زیب التفاسیر امام فخر الدین رازی کی تفسیر کبیر کا ترجمہ ہے۔ جس کو ملا صفی الدین اردبیلی نے زیب النساء کے حکم سے کیا تھا۔ مخفی زیب النساء کا تخلص نہیں تھا بلکہ یہ مخفی ایک ایرانی شاعر تھا جو شاہجہاں کے عہد میں ہندوستان وارد ہوا۔ عام طور پر اسی کے دیوان کو شہزادی سے منسوب کیا جاتا ہے شہزادی کے زمانہ میں عالمگیر نامہ۔ ماثر الامراء۔ منتخب اللباب تصنیف ہوئے ہیں۔ اِس میں شہزادی کے حالات ہیں لیکن کسی مقام پر بھی اسکے شعر وسخن یا تخلص و دیوان کا ذکر نہیں ہے۔

۱۵۳۔ صفحہ ۲۷۹ کالم ۲۔

سامانی۔ چھٹی صدی کا عربی مصنف تھا۔ جس نے عربی مصنفین کے حالات کی ایک کتاب مسمی کتاب فی الانساب کے نام سے لکھی۔

سامانی غلط سمعانی صحیح اس کا پورا نام ابو سعد عبد الکریم بن سمعانی ہے۔ اور اس کی تصنیف "کتاب الانساب" کہلاتی ہے۔ تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ صفحہ ۱۰۰۔

۱۵۴۔ صفحہ ۲۷۹۔ کالم ۲۔

سام مرزا ..... تحفہ سامانی اس کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب ۹۹۷ھ میں مرتب ہوئی۔

تحفہ سامانی غلط۔ تحفہ سامی صحیح۔ یہ کتاب ۹۵۷ھ میں زیر تالیف تھی۔ ۹۹۷ھ اسکی تاریخ تصنیف

غلط ہے۔

۱۵۵۔ صفحہ ۲۸۰ کالم ۲۔

سجانی مولانا نجف اشرف کا باشندہ اپنے وطن سے کبھی نقل و حرکت نہیں کی۔

سجانی غلط سحابی صحیح۔ یہ نجف اشرف نہیں بلکہ استرآباد کے باشندے تھے لیکن نجف اشرف میں رہا کرتے تھے۔ سرو آزاد صفحہ ۱۴۰۔

۱۵۶۔ صفحہ ۲۸۴ کالم ۱۔

سراج الدین حسین اورنگ آبادی کا تخلص ہے۔ اس نے تذکرہ و دیوان منتخب ۱۱۶۹ھ میں تالیف کیا۔ اس تذکرہ میں ۶۰۸ شعراء کا کلام جمع کیا گیا ہے۔

ان کا صحیح نام سید سراج الدین تھا۔ انہوں نے اپنے دیوان کا انتخاب ۱۱۵۸ھ میں کیا۔ ۱۱۶۹ھ غلط ہے انہوں نے شعراء کا کوئی تذکرہ نہیں لکھا۔ اردوئے قدیم صفحہ ۱۰۱۔

۱۵۷۔ صفحہ ۲۸۶ کالم ۱۔

سرخوش ...... نے اپنے ہمعصر شعراء کا ایک تذکرہ لکھا ہے جس کا تاریخی نام کلمۃ الشعراء ہے۔

سرخوش کے تذکرے کا صحیح نام کلمات الشعراء ہے جس سے اس کا سنہ تصنیف ۱۰۹۳ھ برآمد ہوتا ہے۔ کلمۃ الشعراء غلط ہے۔ خزانہ عامرہ صفحہ ۲۶۳۔

۱۵۸۔ صفحہ ۲۹۲ کالم ۱۔

سعد بن وقاص مشہور صحابہ سے تھے۔ بنو اسد مسلمان ہوجانے کے جرم میں ان کو تکلیفیں دیا کرتے تھے۔

صحیح سعد بن وقاص۔ یہ کہ بنو اسد آپ کو مسلمان ہوجانے کے جرم میں ایذا پہنچاتے تھے۔ اس کا ثبوت کسی تاریخ سے نہیں ملتا۔ البتہ جب آپ گورنر ہوئے تو اہل کوفہ نے جو بنی اسد کے خاندان سے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آپ کی شکایت کی تھی۔ زرکلی صفحہ ۳۶۶۔

۱۵۹۔ صفحہ ۲۹۲ کالم ۱۔

سعدی دکنی۔ دکن کا رہنے والا تھا۔ کچھ ابیات کا مصنف ہے۔

اِس جگہ صرف اسقدر اضافہ کیا جاتا ہے کہ سعدی دکنی کا مزار برہانپور میں واقع ہے۔ غالباً یہ برہانپور کے رہنے والے تھے۔ چمنستان الشعراء صفحہ ۲۹۵۔

۱۶۰۔ صفحہ ۲۹۲ کالم ۱۔

سعدی شیرازی . . . . . (تصنیفات کے تحت) دیوان ثالث موسوم بہ قوانین۔

قوانین غلط۔ خواتیم صحیح۔

۱۶۱۔ صفحہ ۲۹۳ کالم ۲۔

سکاکی . . . . . اسکی مشہور تصنیف مصباح العلوم ہے۔

اس کتاب کا صحیح نام مفتاح العلوم ہے۔

۱۶۲۔ صفحہ ۳۰۰ کالم ۲۔

سلمان ساوجی . . . . . ۷۹۶ھ میں فوت ہوا۔

بقول دولت شاہ سمرقندی سلمان نے ۷۶۹ھ میں وفات پائی۔ دولت شاہ طبع لاہور صفحہ ۱۷۵۔

تنقید قاموس المشاہیر

جلد دوم

نوشتۂ

سید احمد اللہ قادری

ایڈیٹر "تاریخ"

۱۶۳۔ صفحہ ۲ کالم ۱۔

شافعی امام۔ ۔ ۔ ۔ یہ شافعی اس وجہ سے
کہلاتے تھے کہ ان کے مورث اعلیٰ کا نام شافعیہ
تھا جو ہاشمی النسل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دادا عبد المطلب ان کے آبا و اجداد میں داخل
تھے اسی وجہ سے ان کو امام المطلبی کہتے ہیں۔
۔ ۔ ۔ ۔ الفقہ الاکبر ان کی ایک مستند کتاب ہے
ملک بن عوس سے تلمذ حاصل تھا۔

امام شافعی کے مورث اعلیٰ کا نام شافع ہے آپ
ہاشمی النسل نہیں بلکہ مطلبی النسل ہیں ہاشم
اور مطلب دونوں عبد مناف کے بیٹے تھے
امام شافعی مطلب کے خاندان سے ہیں مطلب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی دادا نہیں
بلکہ ان کے بھائی ہاشم آپ کے دادا ہوتے تھے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب یہ ہے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب
بن ہاشم بن عبد مناف۔ امام شافعی کا نسب اس طرح
سے ہے:۔ ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس
بن عثمان ابن شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید بن
ہاشم بن المطلب بن عبد مناف۔
امام صاحب کے استاد کا نام ملک بن عوس لکھا
گیا ہے لیکن صحیح نام مالک بن انس ہے۔
الفقہ الاکبر امام شافعی کی کوئی تالیف نہیں ہے
البتہ فقہ میں ان کی مشہور کتاب الام ہے جو عرصہ ہوا

مصر میں چھپ چکی ہے۔ معجم المطبوعات صفحہ ۴۶۸
سیرۃ النبی جلد ۱ صفحہ ۱۵۰۔

۱۶۴۔ صفحہ ۳ کالم ۲۔

شاہ باز بندہ نواز عشق نامہ اور سادات نامہ کا مصنف تھا ان کتابوں میں خدا کی معرفت اور روح کا بیان ہے۔

شاہ باز۔ بندہ نواز کسی مصنف کا نام نہیں ہے بلکہ یہ القاب ہیں جو اولیا اللہ کے نام کے ساتھ بطور عقیدت وارادات استعمال ہوتے ہیں جسے مرتب نے سہواً اصل اسم قرار دیا ہے۔ عشق نامہ حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کا ایک رسالہ ہے غالباً مرتب نے غلطی سے شاہ باز بندہ نواز سے حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز مراد لی ہوگی لیکن آپ کا تذکرہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ کالم ا پر لکھا جا چکا ہے۔

۱۶۵۔ صفحہ ۷ کالم ۲۔

شاہ طاہر جنیدی یہ دکنی بھی کہلاتے ہیں . . . . . ہمایوں کے زمانہ میں ہندوستان آئے اور بعد کو دکن چلے گئے وہاں احمد نگر کے بادشاہ برہان نظام شاہ اول کے وزیر ہو گئے۔ ان کا مذہب شیعہ تھا بادشاہ نے بھی ۹۴۴ھ میں اُن کے اثر سے مذہب شیعہ قبول کر لیا۔

شاہ طاہر۔ ابوالقاسم محمد ابن عبداللہ المہدی حاکم قیروان کی اولاد سے تھے برہان نظام شاہ اول (۹۱۴ھ تا ۹۶۱ھ) کے زمانہ میں احمد نگر آئے بادشاہ کو ان سے بڑی عقیدت ہو گئی ۹۴۳ھ میں بادشاہ نے انکی تحریک سے مذہب شیعہ اختیار کیا، یہ برہان نظام شاہ کے وزیر نہیں بلکہ اسکے مرشد تھے۔ دکن کی سیاسیات میں انکا بڑا حصہ ہے۔ ۹۵۶ھ میں انکا احمد نگر میں انتقال ہوا۔ یہاں سے

انکی نعش کربلائے معلی بھیجی گئی۔ سلطان الشہداء
حضرت امام حسین علیہ السلام کے مزار مبارک سے
کوئی ڈیڑھ گز کے فاصلہ پر سپرد خاک کئے گئے۔ انھوں نے
بہت سی کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جنمیں
تفسیر بیضاوی کا حاشیہ۔ فقہ امیر و شرح اشارات
مجسطی و شفا و مطول وغیرہ نہایت مشہور ہیں۔ شاہ طاہر
کو مرتب نے جنیدی اور دکنی بتلایا ہے۔
جو غلط ہے، درحقیقت آپ کا تعلق سادات
خندیہ سے ہے۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۱

۱۶۶۔ صفحہ ۸ کالم ۱۔

شاہ علی حضرت ۔ ۔ ۔ ۔ انھوں نے عربی، فارسی
اور گجراتی میں کئی مذہبی کتب تصنیف کیں۔

سید شاہ علی حسینی نام۔ گانوں دھنی لقب۔ آپنے
عربی و فارسی میں کوئی مذہبی کتاب نہیں لکھی۔
البتہ آپ کا ہندی کلام نہایت مقبول ہے جو
اہل گجرات کے نزدیک دیوان مغربی کا ہم پایہ
تصور کیا جاتا ہے مراۃ احمدی جلد دوم صفحہ ۴۱۔

۱۶۷۔ صفحہ ۹ کالم ۱۔

شاہ مدار۔ مشہور اولیائے کرام سے تھے ...
شیخ تیغور بسطامی کے مرید تھے۔ خاندان مداریہ
ان ہی کے نام سے منسوب ہے۔ ۸۳۰ھ میں ۱۲۴
سال کی عمر میں انتقال کیا۔

شیخ تیغور بسطامی غلط۔ شیخ محمد طیفور صحیح آپ کا
وصال ۸۳۰ھ میں نہیں بلکہ ۸۴۰ھ میں ہوا۔
سفینۃ اولیا صفحہ ۱۸۰۔

۱۶۸۔ صفحہ ۱۱ کالم ۲:

شاہنواز خاں۔ ۲۹ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ کو بمقام لاہور پیدا ہوئے۔ ماثر الامرا تیموریہ، صمصام الدولہ کی تصنیف سے ہے جس کی تکمیل اور اشاعت میر غلام علی آزاد نے کی اس کے بعد مصنف کے بیٹے میر عبدالحق خاں نے جو بعد کو صمصام الدولہ صمصام جنگ کے لقب سے ملقب ہوا سنہ ۱۱۷۹ھ میں اسکی نظر ثانی کی اور موجودہ صورت میں ترتیب دیا۔

شاہنواز خاں کا سنہ ولادت ۲۹ رمضان غلط ہے آپ ۹ رمضان ۱۱۱۱ھ میں پیدا ہوئے۔ میر غلام علی آزاد بلگرامی نے ان کی کتاب "مآثر الامرا" ترتیب دی۔ مگر بعد میں مصنف کے فرزند میر عبدالحی خان کو مآثر الامرا کے چند مزید اجزا مل گئے جس میں ایکسو پچیس امرا کے حالات تھے اُنھوں نے اِس میں اپنی طرف سے تین سو چالیس امرا کے تذکرے اضافہ کر کے ایک دیباچہ کے ساتھ سنہ ۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء میں موجودہ نسخہ ترتیب دیا۔ عبدالحی خاں کو مرتب نے سہواً عبدالحق لکھا ہے۔ مآثر الامرا کی اخیر ترتیب جو مصنف کے بیٹے کے ہاتھوں ہوئی اسکا سنہ ۱۱۷۹ھ بتایا ہے اسکی صراحت و تصحیح ہم نے اُوپر کر دی ہے عبدالحی خاں کا خطاب صمصام جنگ نہیں بلکہ صمصام الدولہ ہے۔ جسے نواب نظام علی خاں نے سنہ ۱۱۷۳ھ میں عطا کیا تھا جو اُن کا آبائی خطاب تھا۔ مورخین ہند صفحہ ۷۷۔

۱۶۹۔ صفحہ ۸۱ کالم ۱۔

شرف الدین رامی . . . . جس کو مصنف نے رشید الدین وطواط کی مشہور کتاب حدایق السحر کے نمونہ پر لکھا ہے۔

رشید الدین وطواط کی کتاب کا نام حدایق السحر فی دقایق الشعر ہے۔ حدایق السحر رشید الدین کی کسی تصنیف کا نام نہیں ہے۔ کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۴۲۱

۱۷۰۔ صفحہ ۸۱ کالم ۱۔

شرف الدین شفرویہ ...... اتوک الذہب ان کی تصنیف ہے جو زمخشری کی اتوک الذہب کا جواب ہے۔

شرف الدین شفرویہ غلط شرف الدین شفرزہ صحیح۔ اِن کی تصنیف کا نام اتوک الذہب نہیں بلکہ اطباق الذہب ہے زمخشری کی تصنیف بھی اطواق الذہب فی مواعظ والخطب کہلاتی ہے عینی جلد ا صفحہ ۲۶۹۔ کشف الظنون جلد ا صفحہ ۱۱ معجم المطبوعات صفحہ ۹۷۳۔

۱۷۱۔ صفحہ ۲۱ کالم ۲۔

شمس الدین شافعی .... عیون العصر عربی کتاب کے مصنف ہیں جس میں آنحضرت صلعم کے غزوات اور خلفا کے زمانہ کی فتوحات اِسلامی کا ذکر ہے۔

عیون العصر غلط۔ عیون الاثر فی فنون المغازی والسیر صحیح۔ ابن سید الناس مصری (تولد ۶۶۱ فوت ۷۳۴ھ) کی تالیف ہے جو سیرۃ پاک میں مستند کتاب مانی جاتی ہے۔ اسے شمس الدین شافعی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ فوات الوفیات جلد ۲ صفحہ ۱۶۹ طبقات السبکی جلد ۲ صفحہ ۲۹۔ طبقات الاسدی صفحہ ۲۷۔

۱۷۲۔ صفحہ ۲۳ کالم ۲۔

شمس الدین مبارک

صحیح نام محمد بن مبارک شاہ۔ کشف الظنون جلد ا صفحہ ۵۰۴

۱۷۳۔ صفحہ ۲۳ کالم ۲۔

شمس الدین محمد نصر۔

صحیح نصرانی شمس الدین بن اسحٰق۔ کشف الظنون جلد ا صفحہ ۲۸۳

۱۷۴۔ صفحہ ۲۶ کالم ۲۔

شہاب الدین ابوالفضل .... احادیث کی کتاب کا مؤلف ہے جس کا نام بلوغ المرام ہے۔

یہ علامہ ابن حجر عسقلانی ہیں جن کو مرتب نے سہواً دوسرا مصنف خیال فرمایا۔ قاموس المشاہیر جلد اول صفحہ ۲۲

کالم ۲ پر ابن حجر عسقلانی ... کے تحت انکا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے۔ اِس بیان میں ان کا سنہ وفات ۸۵۵ھ تحریر کیا ہے جو غلط ہے۔ وفات کی صحیح تاریخ ۸۵۲ھ ہے۔ معجم المطبوعات صفحہ ۷۷۔

۱۷۵۔ صفحہ ۶ کالم ۲۔

شہاب الدین احمد برہانپوری عین المعانی اِس کی تصنیف ہے جو معرفت میں ۱۰۱۵ھ میں لکھی گئی ہے۔

عین المعانی شیخ لشکر محمد عارف کی کتاب کا نام ہے۔ ان کا پورا نام عیسی ابن قاسم بن یوسف بن رکن الدین بن معروف بن شہاب الدین جو عین العرفا کے لقب سے ملقب ہیں۔ عین المعانی ۹۹۱ھ/۱۵۸۳ع میں بمقام برہانپور لکھی گئی جس میں اسمار باری تعالیٰ کی شرح ہے۔ مرتب نے مصنف کا نام اور کتاب کا سنہ تصنیف دونو غلط لکھے ہیں۔ عین المعانی چھپ گئی ہے۔ دیکھو فہرست فارسی مخطوطات ایشیاٹک سوسائٹی مرتبہ باوم ہارٹ صفحہ ۶۰۳۔

۱۷۶۔ صفحہ ۲۷ کالم ۱۔

شہاب الدین بن ابو نجیب ..... اِن کا شمار اولیائے کرام میں ہوتا ہے۔ اِن سے سلسلہ سہروردیہ اب تک جاری ہے۔ عوارف المعارف اِن کی تصنیف ہے۔ پیدائش رجب ۵۳۹ھ ۶ محرم ۶۳۲ھ کو ۹۳ برس کی عمر میں بغداد میں انتقال ہوا۔ ایک عربی کتاب حکمت الاشراق بھی اِن ہی کی

عوارف المعارف کے مصنف کا نام شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد ہے جو شیخ شہاب الدین سہروردی کے لقب سے مشہور ہیں۔ ابو نجیب عبد القاہر اِن کے چچا ہوتے ہیں۔ مرتب نے لاعلمی کے باعث بھتیجے کی تصنیف کو چچا سے منسوب کر دیا ہے۔ ابو نجیب عبد القاہر کی ولادت ۴۹۰ھ اور وفات

تصنیف ہے۔

۶۳۲ھ میں ہوئی۔ شہاب الدین بن ابونجیب کے بیان میں جو سنین درج کئے گئے ہیں وہ شہاب الدین ابو حفص کے ہیں۔ حکمت الاشراق ابونجیب عبدالقاہر کی تصنیف نہیں ہے اور نہ اُسے شہاب الدین ابو حفص سے تعلق ہے۔ بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ شیخ شہاب الدین مقتول کی تصنیف ہے۔ ابن خلکان جلد ۱ صفحہ ۳۷۶، ۳ صفحہ ۴۰۰ کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۱۷۵، جلد ۲ صفحہ ۶۵۰ معجم المطبوعات صفحہ ۱۰۶۰

۱۷۷۔ صفحہ ۲۷ کالم ۱۔

شہاب الدین احمد تالاش۔۔۔۔ تاریخ ملک آسام کا مصنف۔

شہاب الدین احمد تالاش غلط۔ شہاب الدین احمد طالش صحیح۔ اِن کی کتاب تاریخ آسام کے نام سے مشہور ہے۔ جس کا نام "فتحیہ عبریہ" ہے۔ تاریخ آشام ۱۲۶۵ھ میں بمقام کلکتہ طبع ہوئی۔ میر بہادر علی حسینی نے ڈاکٹر جان گل کرائسٹ کی فرمائش سے اس کا اُردو زبان میں ترجمہ کیا جو ۱۸۰۵ء میں بمقام کلکتہ چھپا۔ اسی اُردو کا فرنچ زبان میں بھی ترجمہ ہوا۔ جو ۱۸۴۵ء میں پیرس میں طبع ہوا۔ موزخین ہند صفحہ ۳۱۵

۱۷۸۔ صفحہ ۴۷ کالم ۱۔

شہاب الدین سہروردی شیخ۔۔۔۔ ۵۸۵ھ میں ۳۶ یا ۳۸ سال کی عمر میں قتل ہوئے۔ حلب کے مشہور سپہ سالار صلاح الدین نے انکو قتل کر دیا تھا۔

شہاب الدین سہروردی اور شیخ شہاب الدین مقتول میں مرتب نے کوئی امر باعث امتیاز نہیں لکھا ہے۔ ہیاکل النور کے مصنف شہاب الدین یحیی بن حبش

شرح ہیکل اور شرح ایضاح انکی تصنیف ہے۔	ہیں جو شہاب الدین مقتول کے لقب سے مشہور ہیں۔ ان کے قتل ہونے کی صحیح تاریخ ۵۸۷ھ ہے ان کو سلطان صلاح الدین نے قتل نہیں کرایا بلکہ یہ سلطان کے فرزند الملک الظاہر حاکم حلب کے حکم سے قتل کئے گئے۔ انکی مشہور تصنیف حکمت الاشراق ہے جسے مرتب نے عبدالقاہر ابونجیب سے منسوب کر دیا ہے شرح ہیکل اور شرح ایضاح ان کی کوئی تصنیف نہیں ہے۔ بلکہ انھوں نے ہیاکل النور کے نام سے مستقل کتاب لکھی تھی جس کی شرح ایضاح الحکم کے نام سے شیخ اسمٰعیل المولوی نے ترکی زبان میں کی کشف الظنون جلد ا صفحہ ۱۷۸ جلد ۲ صفحہ ۶۵۷ معجم المطبوعات صفحہ ۱۰۶۱
۱۷۹۔ صفحہ ۲۸ کالم ۱۔ شہاب الدین (دولت آبادی)۔۔۔۔ آپ کے تصانیف یہ ہیں۔۔۔۔ بدایع البنیان۔	بدایع البنیان غلط۔ بدایع المیزان صحیح۔
۱۸۰۔ صفحہ ۲۸ کالم ۲۔ شیر آستانی	صحیح۔ شہرستانی
۱۸۱۔ صفحہ ۳۰ کالم ۲ شیخ مبارک ناگوری۔۔۔۔ نبع العیون تفسیر کلام اللہ اور جوامع الکلام ان کی تصنیفات ہیں۔	شیخ مبارک ناگوری کی تفسیر کا صحیح نام منبع النفائس العیون ہے۔ جوامع الکلام کے نام سے انھوں نے کوئی کتاب نہیں لکھی۔ البتہ حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز

کی ملفوظات جوامع الکلم کہلاتی ہیں منتخب التواریخ صفحہ ۳۰۴۔

۱۸۳۔ صفحہ ۳۲ کالم ۱۔

شیر خان لودی ۔۔۔۔ مرات الخواب اس کی تصنیف ہے۔

شیر خاں لودھی کے تذکرے کا نام مرات الخواب نہیں بلکہ مراۃ الخیال ہے جو کلکتہ۔ بریلی اور بمبئی میں چھپ چکا ہے۔

۱۸۳۔ صفحہ ۳۳ کالم ۲۔

شیفتہ ۔۔۔۔ ریاست جہانگیر آباد ضلع بلند شہر کے تعلقدار۔

جہانگیر آباد شیفتہ کی ملک تھا انھوں نے اسے اپنی ذات سے خرید فرمایا تھا۔ جواب تک ان کی اولاد کے قبضہ میں ہے۔ گل رعنا صفحہ ۳۲۰۔

۱۸۴۔ صفحہ ۳۷ کالم ۲۔

صدرالدین سید علی خاں سید نظام الدین حسین کا بیٹا اپنے عصر کے بہترین شعرا میں تھا۔ کتاب بدیعہ سلفات (شرح صحیفہ) کاملہ اسکی تصنیف ہے۔

کتاب بدیعہ کا صحیح نام انوار الربیع فی انواع البدیع ہے۔ سلفات غلط ہے۔ صحیح نام سلافۃ العصر فی محاسن اعیان العصر ہے۔ یہ نام صحیفہ کاملہ کی شرح کا نہیں بلکہ اسمیں شعرائے عصر کے تراجم ہیں۔ سید علی نے صحیفہ کاملہ کی جو شرح لکھی ہے اس کا نام "ریاض السالکین" ہے۔ نجوم السما صفحہ ۱۸۱۔

۱۸۵۔ صفحہ ۳۷ کالم ۲۔

صدر جہاں ۔۔۔۔ سلطان قلی قطب شاہ کے زمانہ میں ایک مشہور عالم تھا۔ سلطان قطب شاہ کا زمانہ ۹۱۸ھ سے ۹۴۶ھ تک گزرا ہے۔

صدر جہاں نام نہیں ہے بلکہ ایک عام لقب ہے جو عہد قطب شاہی میں قاضی القضات کے لئے مخصوص تھا۔ مرغوب القلوب کے مصنف کا نام

مرغوب القلوب کے نام سے اس بادشاہ کے عہد
کی تاریخ مصنف نے لکھی ہے۔

ملا حسین الطبسی ہے۔ سلطان قلی قطب شاہ
نے سنہ ۹۲۴ھ سے سنہ ۹۵۰ھ تک حکومت کی مرتب نے
قطب الملک کے جلوس کا سنہ ۹۱۸ھ وفات کا
سنہ ۹۴۹ھ بیان کیا ہے جو غلط ہے۔
رسالہ تاریخ جلد ۱ نمبر ۲ صفحہ ۱۱۳۔

۱۸۶۔ صفحہ ۳۰۷ کالم ۲۔

صدر الدین عوفی جامع حکایات کے مصنف
ہیں۔ نور الدین محمد عوفی بھی کہلاتے ہیں۔

محمد عوفی کا نام عام طور پر نور الدین مشہور ہے
لیکن حالیہ تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ان کا نام
سدید الدین ہے۔ جامع حکایات سہو، صحیح نام
جوامع الحکایات ہے۔ قاموس المشاہیر صفحہ
۱۹۷ پر محمد عوفی کے عنوان سے ان کا دوسری مرتبہ
ذکر ہوا ہے۔ اس میں ان کے مشہور و معروف
تذکرے لباب الالباب کو لب الباب لکھا ہے
اور اسی جلد کے صفحہ ۲۶۹ پر تیسری مرتبہ پھر ان
کے حالات لکھے گئے ہیں۔ غالباً مصنف کے
خیال میں یہ تین علیحدہ علیحدہ مصنف ہیں۔ حالانکہ
یہ اذکار و اسماء ایک ہی مصنف کے ہیں جو عدم
واقفیت کے باعث دہرائے گئے ہیں۔

۱۸۷۔ صفحہ ۳۰۸ کالم ۱۔

صدید الدین گازرانی . . . . علم طب میں ایک
کتاب المعنی بزبان عربی اس کی تصنیف ہے۔

صدید الدین غلط۔ سدید الدین صحیح۔ انہوں نے
المغنی کے نام سے موجز کی شرح لکھی ہے المغنی

کسی کتاب کا نام نہیں ہے۔ معجم المطبوعات صفحہ ۳۶۸

۱۸۸۔ صفحہ ۳۹ کالم ۱۔

صفی الدین محمدؐ۔ کتاب موسومہ رشحات کے مصنف ہیں۔۔۔۔۔ حضرت عبداللہ سمرقندی احراری ان کے پیر تھے۔ اس کتاب میں انھوں نے اپنے پیر کے ملفوظات کو جمع کیا ہے۔

صحیح نام صفی الدین علی۔ رشحات میں خواجہ عبیداللہ احرار کے ملفوظات نہیں ہیں بلکہ اسمیں شیوخ نقشبندیہ کا بسوط و مفصل تذکرہ ہے۔ مرتب نے عبیداللہ احرار کو سہواً عبداللہ احرار لکھا ہے۔ کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۵۷۱۔

۱۸۹۔ صفحہ ۴۲ کالم ۲۔

ضاحک میر غلام حسین ولد میر حسن لکھنوی کا تخلص ہے ایک اردو دیوان اس کی تصنیف ہے۔

میر غلام حسین المتخلص بہ ضاحک کو میر حسن کا فرزند لکھا ہے حالانکہ وہ میر حسن کے والد ہیں میر حسن لکھنو کے باشندے نہیں بلکہ دلی کے رہنے والے تھے۔ ترجمہ تاریخ ادب اردو از سکسینہ صفحہ ۱۴۳۔

۱۹۰۔ صفحہ ۴۴ کالم ۲۔

طالب آملی۔۔۔۔ جہانگیر نے اسکو ملک الشعراء کا خطاب دیا۔ ۱۰۳۵ھ میں سو برس کی عمر میں بمقام کشمیر فوت ہوا۔

طالب نے ۱۰۳۵ھ میں سو برس کی عمر پا کر وفات نہیں پائی بلکہ ۱۰۳۶ھ میں عین عالم شباب میں بمقام آگرہ انتقال کیا۔ تذکرۃ الشعراء صفحہ ۸۲۔ اویماق مغول صفحہ ۸۵۴۔

۱۹۱۔ صفحہ ۴۴ کالم ۲۔

طاہر ابن حسین الخذائی۔ یمینیین لقب تھا۔

صحیح طاہر بن حسین الخزاعی یمینیین غلط۔ ذوالیمینین صحیح۔ المامون از علامہ شبلی جلد ۱ صفحہ ۱۰۔

۱۹۲۔ صفحہ ۵۴ کالم ۱۔

طاہر ابن احمد البخاری کتاب علم الفتاوی اِس کی تعنیف ہے جس کا نام خلاصۃ الواقعات ہے کتاب نساب بھی اسی کی تعنیف ہے۔

افتخار الدین طاہر بن احمد البخاری کی تصنیفات کے نام مرتب نے غلط تبلائے ہیں جسے اِس طرح ہونا چاہیئے۔ خلاصۃ الفتاوی خزانتہ الواقعات ۔ نصاب الفقیہ۔ دیکھو کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۴۶۱ و ۴۷۱ جلد ۲ صفحہ ۶۰۱۔

۱۹۳۔ صفحہ ۶۴ کالم ۱۔

طغرائی حسن ابی اسمعیل اصفہانی کا لقب ہے ..... اسکی کتاب لمعتہ العجم مشہور ہے۔

لمعتہ العجم کسی کتاب کا نام نہیں ہے۔ ابو اسمٰعیل الملقب بہ موید الدین بن حسین بن علی طغرائی ۔ (متوفی ۵۱۴ھ) کی مشہور کتاب لامیتہ العجم ہے اور مصنف کا نام بھی غلط لکھا ہے۔ دیکھو ابن خلکان جلد ۱ صفحہ ۲۰۰۔ ابن اثیر جلد ۹ صفحہ ۱۹۹۔ روضات الجنات صفحہ ۴۴۲ کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۳۴۸۔

۱۹۴۔ صفحہ ۷۴ کالم ۲۔

طلحہ ابن خویلد۔

طلیحہ ابن خویلد۔

۱۹۵۔ صفحہ ۷۴ کالم ۲۔

طلحہ بن عبداللہ

صیحح طلحہ بن عبید اللہ

۱۹۶۔ صفحہ ۹۴ کالم ۲۔

ظہوری .... سہ نثر، ایک دیوان۔ رسالہ نورس خوان خلیل اور گلزار ابراہیم بہت مشہور ہیں آخری تین کتابیں عادل شاہ کے نام سے معنون کی گئی تھیں

سہ نثر، ظہوری کی مشہور کتاب ہے جو ابراہیم عادل شاہ کی فرمائش پر لکھی گئی تھی۔ اِسمیں نثر کے تین اعلیٰ نمونے ہیں پہلی نثر دیباچہ نورس کہلاتی ہے۔

دوسری گلزار ابراہیم اور تیسری خوان خلیل کے نام سے مشہور ہے۔ دیباچہ نورس ابراہیم عادل شاہ کے نورس نامہ کا مقدمہ ہے۔ دیباچہ نورس، خوان خلیل اور گلزار ابراہیم کو سہ نثر سے علیحدہ خیال کرنا سخت غلطی ہے اصل میں انہی کے مجموعہ کا نام "سہ نثر" ہے

۱۹۷۔ صفحہ ۵۰ کالم ۲۔

ظہیر الدین مرعشی "تاریخ طبرستان" اس کی تصنیف ہے میر خلیل اللہ یزدی کا بیٹا تھا۔ ایران سے لاہور آیا اور جہانگیر کی ملازمت میں اعلیٰ عہدوں پر مامور ہوا۔

ظہیر الدین مرعشی مصنف تاریخ طبرستان بہت قدیم مصنف ہے اس کا ذکر غیاث الدین خوندمیر نے حبیب السیر میں بھی کیا ہے۔ حبیب السیر سلطان حسین کے زمانہ کی تصنیف ہے، ظہیر الدین مرعشی کی تاریخ طبرستان ۸۸۱ھ میں تمام ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ظہیر الدین مرعشی جہانگیر سے تقریباً ڈیڑھ سو سال قبل گزرا ہے حبیب السیر جلد سوم جزو چہارم صفحہ ۳۴۳ و ۳۴۴۔

۱۹۸۔ صفحہ ۵۶ کالم ۲۔

عبدالباقی مصنف معاصر رحیمی یہ کتاب عبدالرحیم خان خانخانان اور جملہ سرداران مصنفین و شعراء کی جو دربار اکبری میں حاضر تھے۔ یادگار ہے۔ انھوں نے ۱۰۵۲ھ عہد شاہجہانی میں وفات پائی

معاصر رحیمی سہو، "مآثر رحیمی" کتاب کا صحیح نام ہے عبدالباقی نے اسے ۱۰۲۳ھ میں لکھنا شروع کیا اور ۱۰۲۵ھ میں اختتام کو پہنچایا۔ یہ عبدالرحیم خان خانخانان کی مفصل سوانحعمری ہے بخاتمہ میں خان خانخانان کے دربار کے علماء و فضلا، حکما، شعرا، خطاط، مصور اور اس کے اہل مجلس کا

تذکرہ ہے۔ آثر رحیمی کے تین حصہ بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کی جانب سے شایع ہو چکے ہیں۔
عبدالباقی نے آثر رحیمی کی تالیف کے سترہ سال بعد ۱۰۴۲ھ میں انتقال کیا اس لحاظ سے اسکا سنہ انتقال ۱۰۵۲ھ غلط ہے۔ ایلیٹ جلد ۶ صفحہ ۱۳ ریو جلد ا صفحہ ۱۳۱ جلد ۳ صفحہ ۶۰ مورخین ہند۔ صفحہ ۱۲۶۔

۱۹۹ ۔صفحہ ۷۵ کالم ا۔

عبدالحسن (قاضی) آپ عربی زبان میں فقہ کی ایک کتاب کے مصنف ہیں جسکا نام احکام سلطانی ہے۔

الاحکام السلطانیہ امام ابوالحسن علی بن محمد الماوردی (المتوفی ۴۵۰ھ) کی تصنیف ہے اس کا اختصار امام سیوطیؒ نے فرمایا ہے۔ مرتب نے کتاب اور مصنف دونوں کے نام غلط لکھے ہیں۔
کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۵۵۔

۲۰۰ ۔صفحہ ۶۰ کالم ۲۔

عبدالرحمٰن سلیمانی۔

صحیح۔ عبدالرحمٰن محمد بن حسین السلمی نیشاپوری کشف الظنون جلد ا صفحہ ۹۶۔

۲۰۱ ۔صفحہ ۶۰ کالم ۲۔

عبدالرحمٰن (سلطان) فیض کا بادشاہ تھا۔

فیض غلط۔ فاس صحیح

۲۰۲ ۔صفحہ ۶۱ کالم ا۔

عبدالرحمٰن سہیلی . . . . سیرۃ ابن اسحاق کی شرح رایق الانف اِن ہی کی لکھی ہوئی ہے۔

رایق الانف سہیلی کی کوئی کتاب نہیں ہے۔ البتہ عبدالرحمٰن سہیلی کی شرح کا نام "الروض الانف"

ہے ابن الخلکان جلد ۱ صفحہ ۱۵۳۔ الدیباج المذہب صفحہ ۱۵۰ بغیۃ الوعاۃ صفحہ ۲۹۰۔

۳۰۳۔ صفحہ ۶۱ کالم ۲۔

عبدالرزاق۔ سبزوار کے سربدال خاندان کا سردار تھا...... ۸۰۲ھ میں) سربدال خاندان کا خاتمہ ہوگیا۔

سربدال غلط۔ سربدار صحیح۔ سربدار خاندان کا خاتمہ ۷۸۰ھ میں نہیں بلکہ ۷۸۳ھ میں ہوا۔ حبیب السیر جلد سوم جزو دوم صفحہ ۴۷۔

۳۰۴۔ صفحہ ۶۵ کالم ۱۔

عبدالقادر ابوالوفا مصری شیخ محی الدین۔ جواہر المافیہ فی طبقات الحنفیہ کے مصنف ہیں

صحیح نام محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن ابی الوفا محمد القرشی الحنفی۔ ان کی کتاب کا نام جواہر المافیہ غلط لکھا ہے۔ الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ صحیح ہے۔ اس میں اسمائے باری تعالیٰ اور اسمائے نبوی اور حنفی علما کے تذکرے ہیں۔ معجم المطبوعات صفحہ ۳۳۔

۳۰۵۔ صفحہ ۶۵ کالم ۲۔

عبدالغفور لاہوری

عبدالغفور لاہوری غلط عبدالغفور لاری صحیح۔

۳۰۶۔ صفحہ ۶۷ کالم ۱۔

عبدالقادر بدایونی ملا شیخ۔ قادری تخلص تھا۔ ۱۷ ربیع الثانی ۹۴۷ھ میں پیدا ہوئے۔ بدایون میں شیخ عبداللہ بدایونی سے علم کلام اور اصول پڑھا۔ ۹۸۱ھ میں شہنشاہ اکبر کے مصاحبوں میں داخل ہوئے۔ اکبر کے حکم سے

ملا شیخ عبدالقادر بدایونی کا سنہ ولادت ابتک تاریکی میں ہے۔ ان کی کتاب منتخب التواریخ سے بھی اسپر کوئی روشنی نہیں پڑتی۔ شیخ کے کسی اُستاد کا نام عبداللہ بدایونی نہیں ہے۔ شیخ نے علم کلام جن سے پڑھا تھا وہ مشہور بزرگ

راماین کا ترجمہ کیا۔ نلدمن کو نظم کیا۔

شیخ سعداللہ نحوی ہیں جو بیانہ میں رہا کرتے تھے۔ شیخ نے تاریخ کشمیر کا خلاصہ نہیں کیا بلکہ ملا محمد شاہ آبادی نے اکبر کے حکم سے راج ترنگنی کا سنسکرت سے فارسی میں ترجمہ کیا تھا۔ ۹۹۹ھ میں بادشاہ کے حکم سے شیخ نے اسکی زبان دو مہینہ کے عرصہ میں درست کی نلدمن شیخ کی نظم نہیں بلکہ فیضی کی مشہور مثنوی ہے۔

۲۰۷۔ صفحہ ۶۸ کالم ۲۔

عبداللطیف . . . قزوین کا باشندہ اور کتاب لب التواریخ کا مصنف تھا۔

لب التواریخ امیر یحییٰ قزوینی (متوفی ۹۶۰ھ) کی تصنیف ہے، مرتب نے لب التواریخ کو عبداللطیف کی تصنیف بتایا ہے حالانکہ یہ اس کے فرزند یحییٰ کی تصنیف ہے۔ کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۳۵۳۔

۲۰۸۔ صفحہ ۶۹ کالم ۱۔

عبداللہ ابن الیافعی شافعی . . . . مصنف روضتہ الریاحین۔

روضتہ الریاحین غلط ہے، اِس کی بجائے روض الریاحین فی حکایات الصالحین ہونا چاہئیے جو حضرت عبداللہ بن اسعد یافعی کی مشہور کتاب ہے ابن یافعی نام نہیں ہے بلکہ یافعہ ایک مقام کا نام ہے جو یمن میں ہے۔ معجم المطبوعات صفحہ ۱۱۵۳۔

۲۰۹۔ صفحہ ۷۰ کالم ۱۔

عبداللہ بن زبیر . . . . ایک نہایت بہادر اور مہاجرین میں سے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یہ بیان سراسر غلط ہے۔ ہجرت کے وقت آپ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ آپ کی ولادت ۱ھ میں

کے ساتھ جن لوگوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی اُن میں آپ بھی شامل تھے۔

بمقام مدینہ ہوئی۔ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے اور حضرت اسماء کے فرزند تھے۔

۲۱۰۔ صفحہ ۷۰ کالم ۱۔

عبداللہ بن سلام ۔ ۔ ۔ ۔ کتاب عظمت المنقول اور ہزار مسائل آپ کی تصنیف ہے۔

آپ کسی کتاب کے مصنف نہیں ہیں۔

۲۱۱۔ صفحہ ۷۱ کالم ۲۔

عبداللہ بن فضل اللہ شیرازی بمصنف تاریخ وصاف تاریخ داؤدی جو عہد عالمگیری میں لکھی گئی، جو ایک افغانی تاریخ ہے اسکے مولف کا نام بھی عبداللہ ہے مگر یہ تحقیق نہیں ہوا کہ یہ وہ عبداللہ ہے یا دوسرا۔

تاریخ وصاف کے مصنف کا پورا نام شہاب الدین عبداللہ بن عزیز الدین فضل اللہ شیرازی ہے۔ تاریخ وصاف ۷۲۸ھ میں تمام ہوئی ہے تاریخ داؤدی عہد جہانگیر (۱۰۱۴ھ تا ۱۰۲۷ھ) کی تصنیف ہے تاریخ وصاف و تاریخ داؤدی کے مصنف متحد الاسم ضرور ہیں لیکن ان دونوں میں تین صدی کا تفاوت ہے۔ مورخین ہند صفحہ ۳۲ ۔ ریو مخطوطات فارسی ۱۶۱ و ۱۶۲

۲۱۲۔ صفحہ ۷۴ کالم ۱۔

عبداللہ قطب شاہ۔ ۲۰ شوال ۱۰۲۲ھ کو پیدا ہوا اپنے باپ قطب شاہ کی وفات پر دکن کا چھٹا بادشاہ ہوا۔ ۱۴ جمادی الاول ۱۰۳۵ھ تاریخ تخت نشینی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ربیع الاول ۱۰۸۵ھ میں انتقال کیا۔

عبداللہ قطب شاہ ۱۰۲۲ھ میں نہیں بلکہ ۱۰۲۳ھ میں پیدا ہوا جو قطب شاہی خاندان کا ساتواں فرمانروا تھا۔ اسکا سنہ وفات ۱۰۸۳ھ ہے۔ مرتب نے عبداللہ قطب شاہ کو خاندان قطب شاہیہ کا چھٹا فرمانروا لکھا ہے اور تاریخ تخت نشینی ۱۰۸۵ھ بیان کی ہے جو سراسر غلط ہے۔ مآثر دکن صفحہ ۱۱۵۔

۲۱۳۔ صفحہ ۷۵ کالم ۱۔

عبدالملک ابن ظہر . . . . عبدالملک کا پورا نام ابو مروان عبدالملک ابن ظہر تھا . . . عبدالملک کی تصنیف سے کتاب تیسر فی المداوات والتدبیر ہے

ابن ظہر غلط۔ ابن زہر صحیح ابن زہر کی تصنیف کا صحیح نام تیسیر فی المداواۃ والتدبیر ہے کشف الظنون جلد ا صفحہ ۳۵۴۔

۲۱۴۔ صفحہ ۷۶ کالم ۱۔

عبدالمومن۔ ایک کوزہ گر کا لڑکا تھا۔ مراکش کے حکمران کا استیصال کرکے خود بادشاہ بنا۔ فیض اور طرابزون فتح کرکے سلطنت کو وسیع کیا۔

فیض اور طرابزون غلط فاس اور طرابلس صحیح۔

۲۱۵۔ صفحہ ۸۳ کالم ۲۔

عزت . . . . عبدالوالی کا تخلص ہے . . . . . اپنے والد کی وفات کے بعد مرشد آباد آئے۔

عزت غلط عزلت صحیح۔ عزلت ریختہ کے مشہور شاعر گذرے ہیں۔ یہ اپنے والد کی وفات کے بعد ۱۱۶۴ھ میں دلی آئے اور دلی سے مرشد آباد گئے۔ نکات الشعرا صفحہ ۹۷۔ مخزن نکات صفحہ ۶۵۔ تذکرہ میر حسن صفحہ ۱۳۶۔ گل رعنا صفحہ ۶۶۔

۲۱۶۔ صفحہ ۸۴ کالم ۲۔

عزیز مرزا . . . . بکرم اروسی وغیرہ ان کی تصنیفات سے ہیں۔

بکرم اروسی غلط۔ وکرم اروسی صحیح۔ جو مہاکوی کالیداس کے ایک مشہور ناٹک کا ترجمہ ہے۔

۲۱۷۔ صفحہ ۸۵ کالم ۲۔

عضائری رازی۔

عضائری کا تذکرہ ردیف عین میں عضا یری کے تحت لکھا ہے حالانکہ اس کو ردیف غین میں ہونا چاہئے لباب الالباب جلد ۲ صفحہ ۵۹۔

۲۱۸۔ صفحہ ۹۰ کالم ۱۔

علاء الدین علی القرشی ابن نفیس۔ معجز القانون فی طب کا مصنف تھا۔	معجز القانون فی الطب غلط۔ موجز القانون فی الطب صحیح۔ معجم المطبوعات صفحہ ۲۶۸۔

۲۱۹۔ صفحہ ۹۰ کالم ۲۔

علامہ حلی ..... شیخ جمال الدین حسن بن یوسف المتاخر حلی۔	المتاخر حلی غلط المطہر الحلی صحیح۔ کشف الحجب والاستار صفحہ ۲۱۳۔

۲۲۰۔ صفحہ ۹۱ کالم ۱۔

علی ابراہیم خاں۔ اُردو شعراء کا ایک تذکرہ موسوم بہ گلزار ابراہیم ۱۱۶۱ھ میں لکھا ہے۔	علی ابراہیم خاں نے تذکرہ گلزار ابراہیم کو ۱۱۶۱ھ میں نہیں بلکہ اسے ۱۱۹۶ھ میں تمام کیا۔ مگر اس کے بعد بھی اس میں اضافے فرماتے رہے علی ابراہیم سہو کتابت معلوم ہوتا ہے صفحہ ۹۲ کالم ۱ پر۔ ان کا مکرر تذکرہ کیا گیا ہے۔ دیکھو مولوی سید امداد اللہ قادری کا مضمون وقائع جنگ مرہٹہ و مطبوعہ رسالہ عالمگیر جنوری ۱۹۳۲ء۔

۲۲۱۔ صفحہ ۹۴ کالم ۲۔

علی بن احمد المشہور بہ واحدی ایک عربی مصنف تھے۔ تین تفسیریں جن کے نام وسیط، ذکیر، بسیط ہیں اور ایک کتاب نزول کے نام سے ہے۔	ابوالحسن علی بن احمد واحدی کی تفاسیر کے بعض نام غلط لکھے گئے ہیں۔ وسیط، وجیز (ذکیر غلط) بسیط۔ دوسری کتاب کا نام اسباب النزول ہے۔ کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۹۱۔

۲۲۲۔ صفحہ ۹۴ کالم ۲۔

علی بن حسین مسعودی۔ معارج الذہب کے مشہور مصنف۔	معارج الذہب غلط۔ مروج الذہب صحیح۔ کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۱۹۴۔

۲۲۳ - صفحہ ۹۵ کالم ۱-

علی بن حسین واعظ . . . ایک کتاب الموسوم رشحات بھی ان کی تصنیف سے ہے۔

علی بن حسین واعظ کاشفی کی تصنیف کا صحیح نام رشحات عین الحیاۃ ہے کشف الظنون جلد ا صفحہ ۵۷۱

۲۲۴ - صفحہ ۹۵ کالم ۱-

علی بن محمد قوسنجی. شرح جدید کا مصنف۔

قوسنجی غلط. قوشجی صحیح. مصنف کا پورا نام علاءالدین علی بن محمد قوشجی. شرح جدید انکی کوئی تصنیف نہیں ہے. البتہ انھوں نے محقق طوسی کی تجرید الکلام اور کشاف عن حقائق التنزیل کے شروح فرمائے تھے. شقائق نعمانیہ جلد ا صفحہ ۲۴۹. فوائد البہیہ صفحہ ۲۱۴۔

۲۲۵ - صفحہ ۹۶ کالم ۲-

خوشجی . . . . ۸۰۰ھ میں انتقال کیا۔

ان کا ذکر صفحہ ۹۵ کالم ۱ پر پہلے آچکا ہے انھوں نے ۸۰۰ھ میں نہیں بلکہ ۸۷۹ھ میں انتقال کیا فوائد البہیہ صفحہ ۲۱۴ شقائق نعمانیہ صفحہ ۲۴۹۔

۲۲۶ - صفحہ ۹۷ کالم ۲-

علی (نظام) استرآبادی . . . ۱۵۶۵ء میں رام راج راجہ بیجانگر کو مسلمان شہزادوں نے شکست دی تھی۔

رام راج کو مسلمان شہزادوں نے مغلوب نہیں کیا تھا بلکہ ۱۵۶۵ء میں سلطان حسین نظام شاہ علی عادل شاہ ابراہیم قطب شاہ اور علی برید نے بیجانگر پر چڑھائی کی جس میں رام راج مارا گیا یہ معرکہ تاریخ میں تالیکوٹہ کی لڑائی کے نام سے مشہور ہے جو دکن کا سب سے زبردست

معرکہ تھا۔

۲۲۷۔ صفحہ ۹۹ کالم ۱۔

علی مہائمی۔۔۔۔ مہائم، صوبہ دکن کے رہنے والے شیخ احمد کے بیٹے۔۔۔۔ ۸۳۵ھ میں فوت ہوئے۔

مہائم کو صوبہ دکن سے متعلق کرنا سخت غلطی ہے مہائم گجرات کا مشہور بندرگاہ ہے جو آج کل بمبئی کہلاتا ہے شیخ علی قوم نوائت سے تھے انھوں نے ۸۳۵ھ میں نہیں بلکہ جمادی الاول ۸۸۵ھ میں انتقال فرمایا۔ آثر الکرام جلد ا صفحہ ۱۸۹

۲۲۸۔ صفحہ ۱۰۱ کالم ۱۔

عماد الملک عرف فتح اللہ۔۔۔۔ دکن کے عماد شاہی خاندان کا بانی اور بیجانگر کی قوم کناری سے تھا۔۔۔۔ محمد شاہ بہمنی کے عہد میں خواجہ محمود گاواں کی ترغیب سے اُس نے عماد الملک کا خطاب پایا۔ ۸۸۶ھ میں خواجہ محمود گاواں کو قتل کر کے وہ سلطنت برار کو واپس آیا۔ ۸۹۰ھ میں اپنی خود مختاری کا اعلان کیا۔ وہ تقریباً ۹۱۰ھ میں فوت ہوا۔ (۱) فتح اللہ عماد شاہ (۲) علاء الدین عماد شاہ (۳) عماد شاہ بن علاء الدین (۴) برہان عماد شاہ (۵) طفیل شاہ وزیر اعظم طفیل شاہ کا خاندان ۹۸۲ھ میں ختم ہو گیا۔

عماد الملک عرف فتح اللہ غلط۔ فتح اللہ نام اور عماد الملک خطاب تھا۔ اس نے خود مختار ہونے کے بعد عماد شاہ کا لقب اختیار کیا اسکے آباء و اجداد بیجانگر کے راجہ کی اولاد سے تھے۔ خواجہ محمود گاواں کو اس نے قتل نہیں کیا بلکہ خواجہ محمود گاواں کے قتل ہونے کے اسباب دوسرے تھے۔ یہ کہ ظریف الملک دکنی اور نظام الملک بحری نے بادشاہ کو ان کا مخالف کرکے قتل کرا دیا۔ فتح اللہ نے ۸۹۵ھ میں نہیں بلکہ ۸۹۰ھ میں اپنی خود مختاری کا اعلان کیا۔ اس کا سنہ وفات ۹۱۰ھ غیر معتبر ہے فتح اللہ کا انتقال ۹۱۶ھ میں ہوا۔ اِس خاندان کے تیسرے بادشاہ کا نام دریا عماد شاہ ہے۔ جسکو

مرتب نے عماد شاہ بن علاء الدین لکھا ہے عماد شاہی
سلسلہ کے چوتھے فرمانروا برہان عماد شاہ سے
اسکے وزیر اعظم تفال خاں نے برار کا تخت
غصب کر لیا تفال خاں کے خاندان کا
خاتمہ ۹۸۲ھ ۱۵۷۴ء میں مرتضیٰ نظام شاہ والی احمد نگر
کے وزیر جنگیز خاں کے ہاتھوں ہوا۔ تاریخ فرشتہ
جلد ۲ صفحہ ۱۷۴ تا ۱۷۶۔

۲۲۹۔ صفحہ ۱۰۴ کالم ۱۔

عمر بن عبد العزیز ماجہ ۔ ۔ ۔ ۔ حسام الشہداء
کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے آداب القاضی
کی شرح لکھی ہے ۵۳۶ھ میں قتل ہوئے۔

عمر بن عبد العزیز ماجہ غلط۔ عمر بن عبد العزیز بن مازہ
صحیح۔ یہ ۵۳۶ھ میں نہیں بلکہ ۵۳۶ھ میں قتل
ہوئے۔ انکی کتاب کا نام "ادب القاضی" ہے
جس کو مرتب نے آداب القاضی لکھا ہے۔
ادب القاضی امام ابی یوسف بن یعقوب بن ابراہیم
کی مشہور تصنیف ادب القاضی علی مذہب ابوحنیفہ
کی شرح ہے۔ کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۴۳۔

۲۳۰۔ صفحہ ۱۰۴ کالم ۱۔

عمر بن عبید۔

صحیح نام عمرو بن عبید۔

۲۳۱۔ صفحہ ۱۰۱ کالم ۱۔

غزالی۔ امام محمد ابو حامد کنیت محمد زین العابدین
نام ۔ ۔ ۔ ۔ تصانیف تحفۃ الفلسفہ بہت مشہور ہیں
۴۵۰ھ میں طوس کے ایک موضع غزان میں

محمد نام۔ حجۃ الاسلام لقب۔ غزالی عرف۔ سلسلہ
نسب اسطرح پر ہے۔ محمد بن محمد بن محمد بن احمد۔
آپکی ولادت ضلع طوس کے شہر طابران میں ہوئی

پیدا ہوئے اور ۴ رجمادی الثانی ۵۰۵ھ کو انتقال کیا۔

تاریخ وفات ۴ رجمادی الثانی نہیں بلکہ ۱۴ رجمادی الثانی ۵۰۵ھ ہے اور کتاب کا صحیح نام "تہافتہ الفلاسفہ" ہے۔ الغزالی مولفہ شبلی صفحہ ۵ و ۴۲۔

۲۳۲۔ صفحہ ۱۱۰ کالم ۲۔

عین الدین شیخ بیجاپوری ملحقات اور کتاب الانوار جس میں ہند کے اولیاء اللہ کا تذکرہ ہے انہی کی تصنیف ہے۔

شیخ عین الدین گنج العلم دکن کے مشہور بزرگ، آپ ۷۰۶ھ میں نئی دہلی میں پیدا ہوئے۔ وہاں سے گجرات تشریف لائے اور گجرات سے دولت آباد۔ اسوقت دولت آباد محمد تغلق کا پایۂ تخت تھا۔ ۷۳۶ھ میں عین آباد ساگر میں رونق افروز اور ۷۷۳ھ میں بیجاپور میں وارد ہوئے اور یہیں ۲۷ رجمادی الاول ۷۹۵ھ کو وصال فرمایا۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں جنمیں ملحقات طبقات ناصری یعنی قاضی منہاج الدین جوزجانی کی طبقات ناصری کا تکملہ زیادہ مشہور ہے۔ آپ کی دوسری کتاب اطوار الابرار جسکو مرتب نے سہواً کتاب الانوار لکھا ہے۔ اِسکے علاوہ متعدد دکنی رسائل آپ سے منسوب کئے جاتے ہیں۔ آپکو بیجاپوری لکھنا اِس لئے درست نہیں کہ آپ کا مولد و منشا دہلی ہے۔ اُردوئے قدیم صفحہ ۴۰۔

۲۳۳۔ صفحہ ۱۱۱ کالم ۱۔

غلام احمد۔ ... ایک کتاب براہان احمدیہ کے نام سے تصنیف کی۔

"براہان احمدیہ" سہو مرزا غلام احمد صاحب (قادیانی) کی کتاب کا صحیح نام "براہین احمدیہ" ہے

۲۳۴۔ صفحہ ۱۱۶ کالم ۲۔

فارض۔ ابن فارض۔ ابوحفص شرف الدین عمر بن الاسدی بن المرشد بن احمد الاسدی نام ہے عربی کا ایک نہایت مشہور شاعر تھا بمقام قاہرہ ۵۷۶ھ میں پیدا ہوا اور وہیں ۶۳۲ھ میں فوت ہوا۔

اس کا تذکرہ ابن فارض کے تحت ہونا چاہیے ابن فارض کا صحیح نام ابوحفص عمر بن علی بن مرشد ہے اور اس کا سنہ پیدائش ۵۷۶ھ ہے۔ زرکلی صفحہ ۱۹/۷۔

۲۳۵۔ صفحہ ۱۱۸ کالم ۱۔

فتح علی حسینی ... تذکرہ شعرائے ہند اسکی تصنیف ہے اس کتاب میں ۱۰۰ ہندی اور اُردو شعراء کا حال درج ہے۔

فتح علی حسینی الگردیزی نے اُردو شعراء کا جو تذکرہ مرتب کیا تھا وہ تذکرہ ریختہ گویاں کے نام سے مشہور ہے تذکرہ شعرائے ہند فتح علی کے کسی تذکرے کا نام نہیں ہے اس تذکرہ میں ۱۰۱ شعراء کا حال ہے تذکرہ ریختہ گویاں انجمن ترقی اُردو کی جانب سے شائع ہوچکا ہے۔

۲۳۶۔ صفحہ ۱۱۹ کالم ۱۔

فخر الدین ابومحمد بن علی الزائلی۔

علی الزائلی غلط علی الزیلعی صحیح۔ کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۲۳۳۔

۲۳۷۔ صفحہ ۱۱۹ کالم ۱۔

فخر الاسلام برودی۔ بن علی اصول الدین

برودی غلط۔ البزدوی صحیح۔ آپ کا صحیح نام

اصول الفقہ اور چند دیگر کتب کے مصنف تھے۔

علی بن محمد بن عبد الکریم ہے جس کو مرتب نے غلط طور پر فخر الاسلام بزدوی بن علی اصول الدین لکھا ہے، آپ کی کتاب اصول البزدوی کے نام سے شہرت رکھتی ہیں۔ اصولاً آپ کا تذکرہ البزدوی کے تحت ہونا چاہیئے۔ زرکلی صفحہ ۶۹۱۔

۲۳۸۔ صفحہ ۱۲۰ کالم ۲۔

فخری، ہرات کے مولانا سلطان محمد امیری کا لڑکا ... تحفۃ الخیب بھی اسکی تصنیف ہے۔

فخری کے والد کا نام سلطان محمد نہیں بلکہ محمد یوسف اور تخلص امیری ہے، فخری کی دوسری کتاب تحفۃ الحبیب ہے جو مشاہیر شعراء کی ہم طرح اور ہم ردیف غزلوں کا مجموعہ ہے۔ جسکو مرتب نے تحفۃ الخیب لکھا ہے۔ دیکھو مضمون جواہر العجائب نوشتہ مولوی حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری رسالہ اُردو ۱۹۲۶ء۔

۲۳۹۔ صفحہ ۱۲۳ کالم ۱۔

فرزدق بن غالب۔

فرزدق بن غالب نادرست صحیح نام ابو فراس ہمام بن غالب بن صعصعہ ہے اِس کا کلام دیوان فرزدق کے نام سے مشہور ہے۔ ابن خلکان جلد ۲ صفحہ ۲۵۹۔ خزانۃ الادب جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ روضات الجنات صفحہ ۵۲۰ معجم المطبوعات صفحہ ۱۴۴۳۔

۲۴۰۔ صفحہ ۱۲۳ کالم ۲۔

فرسی حسین علی شاہ کا تخلص ہے نسبت نامہ شہریاری کا مصنف ہے۔

(الفرسی) فرسی کا نام حسین علی شاہ نہیں بلکہ حسین بن علی ہے جو سلطان محمد قلی قطب شاہ کے دربار کا مشہور شاعر تھا۔ اس نے نسب نامہ شہریاری کے نام سے کوئی کتاب تصنیف نہیں کی۔ البتہ اس نے سلاطین قطب شاہیہ کی ایک منظوم تاریخ لکھی تھی۔ ڈاکٹر ولسن نے کرنل میکنزی کے کتب خانہ کی جو فہرست مرتب کی ہے اسمیں اسکا ذکر کیا ہے۔ رسالہ تاریخ جلد ا نمبر ۲ ۱۹۲۹ء۔

۱۴۲۔ صفحہ ۱۲۲۳ کالم ۲۔

فرشتہ استرآباد میں بحر حضر کی حد پر پیدا ہوا سال پیدائش سنہ ۹۷۰ھ یا ۹۵۸ھ کے درمیان تھا ..... ابراہیم عادل شاہ دوم کے دربار میں حاضر ہوا۔ اس کی مشہور تاریخ فرشتہ سنہ ۱۰۲۲ھ میں اسی بادشاہ کے حکم سے لکھی گئی اور اسکی نسبت سے مصنف نے اس کتاب کا نام تاریخ ابراہیمی رکھا اس کا دوسرا نام نورس نامہ ہے بقول جنرل برگس اسکی وفات سنہ ۱۰۲۱ھ میں ہوئی۔

فرشتہ سنہ ۹۶۰ھ کے قریب استرآباد میں پیدا ہوا۔ تاریخ فرشتہ سنہ ۱۰۲۲ھ میں نہیں بلکہ سنہ ۱۰۱۵ھ میں لکھی گئی۔ لیکن بعد کو شاذ و نادر مواقع پر خود مصنف نے اسمیں اضافے کئے سنہ ۱۰۱۶ھ و سنہ ۱۰۲۳ھ و سنہ ۱۰۳۳ھ کے بعض واقعات کتاب میں ملتے ہیں۔ مرتب نے اس موقع پر عجیب تحقیق فرمائی ہے کہ تاریخ فرشتہ کا سنہ تصنیف سنہ ۱۰۲۲ھ بیان کیا ہے اور مصنف کا سنہ وفات سنہ ۱۰۲۱ھ بتایا ہے اس سے ظاہر ہے کہ تاریخ فرشتہ، مورخ فرشتہ کے مرنے کے ایک سال بعد لکھی گئی یہ کسقدر مضحکہ خیز بات ہے نورس نامہ، یا تاریخ ابراہیمی تاریخ فرشتہ کا

دوسرا نام نہیں ہے۔ تاریخ فرشتہ کا اصلی نام گلشن ابراہیمی ہے۔ جو ابراہیم عادل شاہ کے نام کی مناسبت سے تجویز کیا گیا تھا۔ نورس نامہ ابراہیم عادل شاہ کی ایک نظم کا نام ہے جو فن موسیقی میں ہے۔ دیکھو ہمارا مضمون مورخ فرشتہ زمانہ نومبر ۱۹۳۱ء۔

۲۴۲۔ صفحہ ۱۲۹ کالم ۱۔

فلکی (کے تذکرے کے تحت) بقول احمد اللہ ستوفی

احمد اللہ ستوفی غلط حمد اللہ مستوفی صحیح۔

۲۴۳۔ صفحہ ۱۲۹ کالم ۲۔

فورق۔ ابوبکر محمد بن حسن فورق۔

فورق غلط فورک صحیح۔ آثار الادبار حصہ تاریخی صفحہ ۲۷۳

۲۴۴۔ صفحہ ۱۳۲ کالم ۱ و ۲۔

فیضی ۔ ۔ ۔ ۔ اس نے پانچ کتابوں کا مجموعہ لکھا جس میں مرکز الادار ۔ ۔ ۔ ۔ شامل ہیں ایک اور تفسیر بھی لکھی جس کا نام موردالکلام ہے۔

مرکز الاوار غلط۔ مرکز الادوار صحیح۔ فیضی کی تفسیر کا نام موردالکلام نہیں بلکہ سواطع الالہام ہے۔ موردالکلام سہواً موارد الکلم صحیح یہ تفسیر نہیں بلکہ واعظ و حکم میں ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔

۲۴۵۔ صفحہ ۱۳۴ کالم ۱۔

قابوس۔ خراسان کا شہزادہ اس کا لقب شمس الملک ۔ ۔ ۔ ۔ شمگیر بادشاہ خراسان جس کا پایہ تخت رے تھا اسکا مورث اعلیٰ تھا۔

قابوس کا لقب شمس الملک نہیں بلکہ شمس المعالی تھا۔ شمگیر کوئی بادشاہ نہیں گزرا ہے البتہ وشمگیر ہے جو قابوس کا باپ تھا۔ کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۳۰۳۔

۲۴۶۔ صفحہ ۱۳۵ کالم ۲۔

قاسم برید شاہ اول۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸۹۵ھ میں خود مختار ہوا۔

قاسم برید ۸۹۰ھ میں نہیں بلکہ ۸۹۵ھ میں خود مختار ہوا۔ سلسلہ آصفیہ جلد ۴ صفحہ ۱۳۷۔

۲۴۷۔ صفحہ ۱۳۸ کالم ۱۔

قاضی خاں امام فخر الدین حسن بن منصور الازجندی الفرغانی کا نام ہے۔

الازجندی غلط اوزجندی صحیح۔ اوزجند بلاد فرغانہ کے ایک گانوں کا نام ہے۔ مفید المفتی صفحہ ۲۴۔

۲۴۸۔ صفحہ ۱۳۸ کالم ۲۔

قایم شیخ۔ ۔ ۔ ۔ محمد قایم نام تھا اپنے وطن میں ۱۲۰۷ھ میں انتقال کیا۔

محمد قایم غلط محمد قیام الدین نام۔ قایم تخلص صحیح۔ قایم نے ۱۲۰۷ھ میں نہیں بلکہ ۱۲۰۸ھ میں انتقال کیا۔ جرأت نے اسکی حسب ذیل تاریخ وفات لکھی ہے۔

جرات نے کہی یہ رو کے تاریخ وفات، یکتائی کیا تھے
قایم بنیاد شعر ہندی تھے، کیا کہیے اب آہ

۲۴۹۔ صفحہ ۱۴۰ کالم ۱۔

قتیبہ مفری۔

قتیبہ مفری غلط۔ قتیبہ مضری صحیح۔ قتیبہ بن مسلم باہلی کی نسبت سے بھی مشہور ہیں

۲۵۰۔ صفحہ ۱۴۰ کالم ۱۔

قتیل۔ مرزا احمد حسین کا تخلص ہے۔

قتیل کا نام مرزا احمد حسین نہیں بلکہ مرزا محمد حسن ہے۔ عقد ثریا صفحہ ۴۶۔

۲۵۱۔ صفحہ ۱۴۰ کالم ۲۔

قدرت شاہ۔ قدرت اللہ دہلوی کا تخلص ہے اردو فارسی میں شعر کہتے تھے نتایج افکار اور

میر قدرت اللہ دہلوی نے نتایج افکار کے نام سے کوئی کتاب تصنیف نہیں کی نتایج الافکار ایک

ایک دیوان یادگار ہے، دہلی سے مرشد آباد گئے اور وہیں سنہ ۱۲۵۰ھ/۱۷۹۱ء میں انتقال کیا۔

دوسرے شخص قدرت اللہ خاں گویاموی المتخلص بہ قدرت کی تصنیف ہے۔ جو فارسی شعرا کا مشہور تذکرہ ہے۔ قدرت اللہ دہلوی نے سنہ ۱۲۵۰ھ/۱۷۹۱ء میں نہیں بلکہ سنہ ۱۲۰۵ھ/۱۷۹۱ء میں انتقال کیا گل رعنا صفحہ ۳۵۴

۲۵۲۔ صفحہ ۱۴۱ کالم ۱۔

قرا محمد . . . . ایشیائے کوچک میں ترکمانوں کے دو قبیلے قراکونیلو اور آقاکونیلو کے نام سے گذرے ہیں۔ ان قبیلوں کے یہ نام قومی جھنڈوں کے نشان کی رعایت سے مشہور ہیں۔ قراکونیلو ترکی زبان میں گوسپند سیاہ اور آقاکونیلو گوسپند سفید کو کہتے ہیں۔ قرا محمد اول الذکر قبیلہ قراکونیلو کے بانی تھے۔

قراکونیلو اور آقاکونیلو غلط **قراقوینلو اور آق قوینلو** صحیح۔ اسکی سرگذشت اِس طرح پر ہے کہ امیر تیمور کے خروج سے مدت پہلے آرمینیہ میں جھیل وان کے نیچے ترکمانوں کے دو قبیلے آباد تھے جنکے پرچموں پر سیاہ اور سفید بھیڑوں کے نشانات ہوا کرتے تھے۔ سیاہ بھیڑ والوں کا لقب قراقوینلو اور سفید بھیڑ والوں کا لقب آق قوینلو تھا۔ قراقوینلو قبیلے کے سردار قرا محمد نے سلطان حسین جلائر سے اتحاد و رابطہ قایم کرکے آرمینہ اور آذربایجان میں اپنی مستقل حکومت قائم کرلی جسپر اسکی اولاد ۸۷۴ھ تک حکمران رہی، یہہ خیال کہ قرا محمد کی سلطنت محدود تھی کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ تاریخ قطب شاہی مخطوطہ حدیقۃ السلاطین مخطوطہ۔ آثر رحیمی جلد ۱ صفحہ ۱۱۔ ۶۵۔ حبیب السیر جلد ۳ جزو ۳ صفحہ ۱۲۰۔

۲۵۳۔ صفحہ ۱۴۳ کالم ۱۔

قطب الدین عبدالکریم بن عبدالنور ۷۳۳ھ میں وفات پائی۔

عبدالکریم بن عبدالنور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ لیکن آپ کا صحیح سنہ وفات ۷۳۵ھ/۱۳۳۵ء ہے۔ زرکلی صفحہ ۵۴۰۔

۲۵۴۔ صفحہ ۱۴۵ کالم ۲۔

قطران بن منصور۔ تبریز کا ایک مشہور شاعر تھا۔ رشیدالدین مطوطہ شاعر کا ہمعصر تھا۔

رشیدالدین مطوطہ غلط۔ رشیدالدین وطواط صحیح۔

۲۵۵۔ صفحہ ۱۴۶ کالم ۱۔

قلی قطب شاہ اول گولکنڈے کے خاندان قطب شاہیہ کا بانی ..... سنہ ۸۶۰ھ میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ قطب الملک ترکی الاصل تھا اور دکن آکر محمد شاہ بہمن کی ملازمت میں داخل ہوا تھا۔ بادشاہ نے اسکو قطب الملک کا خطاب دیا اور تلنگانہ کی نظامت تفویض کی تھی اور باپ کے مرنے کے بعد بادشاہ نے پدری اعزاز و مناصب عطا کئے ۹۱۸ھ میں بہمنی خاندان کے زوال پر تلنگانہ کا بادشاہ بن بیٹھا۔ ۵۰ برس تک حکومت کی ۲ جمادی الاول ۹۵۰ھ کو ایک غلام نے مار ڈالا اس خاندان نے ۱۷۰ سال حکومت کی۔

سلطان قلی قطب شاہ کا سنہ ولادت سنہ ۸۶۰ھ نہیں بلکہ سنہ ۸۷۹ھ ہے اسکے باپ کا نام قطب الملک نہیں تھا۔ قطب الملک خود اسی کا خطاب تھا۔ جس کو مرتب نے سلطان قلی کے والد کا نام تصوّر کیا ہے۔ قطب شاہیوں کا اعلان خودمختاری سنہ ۹۱۸ھ تحریر کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ سنہ ۹۲۴ھ میں خودمختار ہوئے اور اسکے بعد انہوں نے لفظ شاہ کو اپنے نام کے ساتھ استعمال کیا۔ بہمنیوں کی سلطنت سنہ ۹۳۳ھ تک بھی برقرار تھی۔ سلطان قلی کی تاریخ شہادت ۲ جمادی الاول سنہ ۹۵۰ھ بتائی ہے۔ حالانکہ سلطان قلی ۲ جمادی الثانی سنہ ۹۵۰ھ کو اپنے بڑے بیٹے جمشید قلی کی سازش سے میر محمد ہمدانی قلعہ دار گولکنڈہ کے ہاتھ عین حالت سجدہ میں شہید کیا گیا۔ قطب شاہی سلطنت

۱۸۰ برس تک قائم نہیں تھی بلکہ قطب شاہیوں کا دورِ حکومت ۱۷۴ سال رہا ہے۔ مآثرِ دکن صفحہ ۷۷۔

۲۵۶۔ صفحہ ۱۴۱ کالم ۲۔

قلی قطب شاہ ثانی۔۔۔۔ ابراہیم قطب شاہ کے بعد ربیع الثانی ۹۸۹ھ میں تخت نشین ہوا

سلطان محمد قلی قطب شاہ ابراہیم قطب شاہ کی وفات کے بعد ۹۸۹ھ میں نہیں بلکہ ۹۸۸ھ میں تخت نشین ہوا۔

۲۵۷۔ صفحہ ۱۵۴ کالم ۱۔

کعب بن زہیر۔۔۔۔ قصائد بانت سعد انکی مشہور تصنیف ہے۔

بانت سعد غلط۔ بانت سعاد صحیح۔ کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۲۲۴۔

۲۵۸۔ صفحہ ۱۵۴ کالم ۱۔

کعب بن اشرف۔۔۔۔ آخرش لوگوں نے سعد بن معد سے مشورہ کیا۔

سعد بن معد غلط۔ سعد بن معاذ صحیح۔

۲۵۹۔ صفحہ ۱۵۵ کالم ۱۔

کلہانا۔۔۔ راجہ ترنگنی کا مصنف ہے۔ راج ترنگنی کشمیر کی مشہور تاریخ ہے جو سنسکرت میں سلطان زین العابدین والی کشمیر کے زمانہ میں لکھی گئی۔

راجہ ترنگنی سلطان زین العابدین والی کشمیر کے زمانہ میں نہیں لکھی گئی بلکہ یہ راجہ جے سنگھ والی کشمیر (۱۱۲۶ء) کے عہد کی مشہور تاریخی نظم ہے، راج ترنگنی کے مصنف کا باپ راجہ ہرش والی کشمیر (۱۰۸۹ء سے ۱۱۰۱ء) کا وزیر تھا۔ دیکھو ہمارا مضمون راج ترنگنی چاند الہ آباد دسمبر ۱۹۳۰ء

۲۶۰۔ صفحہ ۱۵۶ کالم ۱۔

کمال الدین السواسی تمام اور ابن تمام بھی کہلاتے ہیں

تمام اور ابن تمام غلط۔ ہمام اور ابن ہمام صحیح۔

کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۔

۲۶۱۔ صفحہ ۱۶۲ کالم ۱۔

گردھاری لال مولف تاریخ ظفر دکن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
یہ مصنف فلسفی کے لقب سے بھی مشہور ہے

تاریخ ظفر دکن غلط۔ تاریخ ظفرہ صحیح۔ ظفرہ سے کتاب کا سنہ تالیف ۱۱۸۵ھ بر آمد ہوتا ہے۔ گردھاری لال کا لقب فلسفی بیان کیا گیا ہے۔ جو بالکل بے بنیاد ہے۔ گردھاری لال شاعر بھی تھا۔ احقر تخلص کرتا تھا۔ تاریخ ظفرہ ۱۹۲۶ء میں گورکھپور میں چھپ گئی ہے۔

۲۶۲۔ صفحہ ۱۶۷ کالم ۱۔

لبید۔ اسکی کنیت ابو عاقل تھی ربیع کا بیٹا تھا۔ ۱۴۰ سال کی عمر پائی اور ۴۱ھ میں بمقام کوفہ فوت ہوا۔

ابو عاقل اور ربیع غلط۔ ابو عقیل اور ربیعہ صحیح معاویہ بن ابو سفیان کے عہد خلافت میں مسلمان مرا۔ اس کا دیوان چھپ گیا ہے مرتب نے اس کا سال وفات بھی غلط لکھا ہے۔
ابن ندیم طبع مصر صفحہ ۲۲۴ معجم المطبوعات صفحہ ۱۵۸۷۔

۲۶۳۔ صفحہ ۱۶۷ کالم ۲۔

لچھمی نارائن شفیق ۔ ۔ ۔ ۔ اسکی متعدد تالیفات ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ خلاصۃ الہند بھی اس کی تصنیف ہے، تواریخ آصفی اسکی پانچویں تالیف ہے لیکن سب سے بہتر اور عمدہ تصنیف بساط الغنائم ہے

خلاصۃ الہند شفیق کی کسی کتاب کا نام نہیں ہے، تواریخ آصفی غلط۔ مآثر آصفی شفیق کی تالیف ہے جو ۱۲۰۸ھ میں لکھی گئی۔ بساط الغنائم بھی غلط ہے بسایط الغنائم صحیح نام ہے۔ جس سے اس کا سنہ ترجمہ ۱۲۱۴ھ بر آمد ہوتا ہے۔

بسایط الغنایم شفیق کی کوئی مستقل اور خاص تصنیف نہیں ہے بلکہ مرہٹی کی ایک کتاب کا ترجمہ ہے۔

۳۶۴۔ صفحہ ۸۰ کالم ۲۔

محمد ابن اسحٰق۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی سوانح نگاروں میں ان کا شمار ہوتا ہے ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے۔

محمد ابن اسحٰق اور محمد اسحٰق دونوں ایک ہی شخص کے اسماء ہیں جنکو مرتب نے دو علیحدہ علیحدہ مصنف متصور کئے ہیں۔ محمد ابن اسحاق نے سیرۃ النبلاء کے نام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک لکھی ہے جس کا نام مرتب نے سیرۃ البنی بیان کیا ہے۔ آثار صحابہ آپ کی کسی تصنیف کا نام نہیں ہے۔ آپ کا تذکرہ ابن اسحاق کے تحت ہونا چاہیئے۔
زرکلی صفحہ ۸۶۲۔

۳۶۵۔ صفحہ ۸۱ کالم ۲۔

محمد اسحٰق سیرۃ البنی اور آثار صحابہ ان کی تصانیف ہیں۔

۳۶۶۔ صفحہ ۸۱ کالم ۲۔

محمد اسمعیل بخاری۔ ابی عبد اللہ بن اسمعیل البخاری کے نام سے بھی مشہور ہیں۔

ابی عبد اللہ بن اسمعیل البخاری کے نام سے آپ مشہور نہیں بلکہ عام طور پر امام بخاری کہلاتے ہیں۔ ابی عبد اللہ آپ کی کنیت ہے۔ اور نام محمد بن اسمعیل بن ابراہیم ہے۔ آپ کا تذکرہ محمد اسمعیل کے تحت کیا گیا ہے جو غلط ہے۔
زرکلی صفحہ ۸۶۴۔

۳۶۷۔ صفحہ ۸۲ ۔ ۸۳ کالم ۱۔

محمد امین رازی۔	محمد امین رازی غلط۔ امین احمد رازی صحیح۔ (مصنف ہفت اقلیم)۔
۲۶۸۔ صفحہ ۱۸۳۔ کالم ۲۔	
محمد باقر مجلسی ۔ ۔ ۔ ۔ ان کی بہت سی کتابیں ہیں جن میں حقیقت الیقین مشہور ہے۔ جو چودہ جلدوں میں ہے۔	حقیقت الیقین غلط حق الیقین صحیح۔ اِسکا چودہ جلدوں میں لکھا جانا مبالغہ ہے۔ کشف الحجب والاستار صفحہ ۱۹۷۔
۲۶۹۔ صفحہ ۱۸۵ کالم ۱۔	
محمد بن ادریس امام بہت بڑے فقیہ گزرے ہیں۔	امام شافعی کا نام ہے۔ مرتب نے ان کے علاوہ دوسرا شخص تصور کرکے سہواً مکرر تذکرہ کیا ہے۔
۲۷۰۔ صفحہ ۱۸۶ کالم ۱۔	
محمد بن اسحاق الندیم ۔ ۔ ۔ ۔ حاجی خلفہ کی تاریخ میں اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے۔	حاجی خلفہ غلط۔ حاجی خلیفہ صحیح۔
۲۷۱۔ صفحہ ۱۸۶ کالم ۲۔	
محمد بن عبدالرحمٰن۔ علی لیلی کے بیٹے ایک مشہور عالم تھے۔	علی لیلی غلط۔ ابن ابی لیلی صحیح۔ زرکلی صفحہ ۹۱۴۔
۲۷۲۔ صفحہ ۱۸۶ کالم ۲۔	
محمد بن مرتضیٰ محسن۔ شیعہ فقہ کی کتاب مفاتح تصنیف کی۔	محمد بن مرتضیٰ کی کتاب کا نام مفاتح نہیں بلکہ مفاتیح الشرائع ہے۔ مزید تفصیل کے لئے کشف الحجب والاستار (صفحہ ۵۳۸) دیکھی جائے
۲۷۳۔ صفحہ ۱۸۶ کالم ۲	
محمد بن محمود الاستروشی۔ فصول استروشی اِسکی	الاستروشی غلط۔ الاستروشنی صحیح۔ استروشنہ

تصنیف ہے۔ ۶۲۵ھ میں انتقال کیا۔	فرغانہ کا ایک مشہور مردم خیز گانوں ہے۔ آپ وہاں کے رہنے والے تھے۔ اسلئے استروشنی کہلاتے ہیں۔ کتاب کا صحیح نام اسی نسبت سے "فصول الاستروشنی" ہے۔ الاستروشنی نے ۶۲۵ھ میں نہیں بلکہ ۶۳۲ھ میں انتقال کیا۔ سفید المفتی صفحہ ۵۰۔
۴۷۴۔ صفحہ ۱۸۶ کالم ۲۔ محمد قوام الدین ... فارسی زبان کی لغت بحر الفضایل اس کی تصنیف ہے۔	صحیح نام۔ محمد بن قوام بن رستم بلخی۔ اور کتاب کا صحیح نام بحر الفضایل فی منافع الافاضل۔ یہہ کتاب ۷۹۵ھ سے پہلے کی تصنیف ہے۔ اردوئے قدیم صفحہ ۳۲۔
۴۷۵۔ صفحہ ۱۸۸ کالم ۱۔ محمد حسن برہان۔ برہان قاطع فارسی کی ایک لغت اسکی تصنیف ہے۔	برہان قاطع کے مصنف کا نام محمد حسن نہیں بلکہ محمد حسین تبریزی ہے۔ برہان قاطع صفحہ ۱۔
۴۷۶۔ صفحہ ۱۹۱ کالم ۱۔ محمد خلیل اللہ خاں اشک تخلص، امیر حمزہ کا مصنف۔	محمد خلیل اللہ خاں غلط محمد خلیل علیخاں صحیح۔ محمد خلیل علیخاں فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے مشہور اہل قلم تھے۔ امیر حمزہ کوئی تاریخ نہیں ہے بلکہ ایک فرضی داستان ہے۔ اِس کا ماخذ ایک ایسی کتاب ہے جو سلطان محمود غزنوی کے حکم سے چودہ جلدوں میں لکھی گئی تھی۔ خلیل علی خان کی

دوسری کتاب واقعات اکبری ہے جو اکبر نامہ کا ترجمہ ہے۔ داستان امیر حمزہ صفحہ ۲۔

۲۷۷۔ صفحہ ۱۹۲ کالم ۱۔

محمد سربدال۔ سربدال ایک وحشی قوم ہے اس کا پیشہ غارت گری تھا یہ قوم آخر میں سبزوار اور خراسان پر حملہ کرکے برسر حکومت ہوگئی تھی محمد سربدال جسکو سید محمد بھی کہتے ہیں اس گروہ کا سردار تھا۔

سربدال غلط سربدار صحیح۔ سربداریہ خاندان تاریخ میں بہت شہرت رکھتا ہے اسکے قبضہ میں سبزوار بسطام وغیرہ تھے۔ اس خاندان سے بارہ بادشاہ برسر حکومت ہوئے جنہوں نے تقریباً ۴۶ سال حکومت کی۔ اس سلسلہ میں مرتب کی تحقیقات ناقابل اعتنا ہیں۔

۲۷۸۔ صفحہ ۱۹۶ کالم ۱۔

محمد صالح شیخ۔ بحر سخن اور تاریخ شاہجہانی ۔۔۔۔ اسکی تصنیف ہے۔

۲۷۹۔ صفحہ ۱۹۶ کالم ۱۔

محمد صالح کمبوہ۔ شیخ عنایت اللہ کا بھائی تھا بحر چمن اسکی تصنیف ہے۔

شیخ محمد صالح اور محمد صالح کمبوہ۔ دونوں ایک ہی شخص ہیں جنکو مرتب نے لاعلمی سے دو علٰحدہ علٰحدہ اسم تصور کئے۔ محمد صالح کنبوہ کی تصنیفات کے نام بھی غلط لکھے ہیں۔ بحر سخن اور بحر چمن ان کی کوئی تصنیف نہیں ہے۔ البتہ ان کی کتاب بہار سخن ہے جو فارسی شعر و سخن پر مستند کتاب تسلیم کی گئی ہے۔ تاریخ شاہجہانی مجہول نام ہے۔ کتاب کا صحیح نام عمل صالح ہے جس کو شاہجہاں نامہ بھی کہتے ہیں۔ مورخین ہند ۴۹۔

۲۸۰۔ صفحہ ۱۹۶ کالم ۲۔

محمد علاء الدین بن شیخ علی الحسکفی۔

الحسکفی غلط الحصکفی صحیح (المتوفی ۱۰۸۸ھ)

مفید المفتی صفحہ ۳۴۔

۲۸۱۔ صفحہ ۱۹۷ کالم ۲۔

محمد عوفی۔ مصنف کتب تذکرہ معروف بہ لب الباب وجامع الحکایات ہے۔

عوفی کی تصنیفات کے صحیح نام یہ ہیں۔ لباب الالباب۔ جوامع الحکایات

۲۸۲۔ صفحہ ۱۹۹ کالم ۱۔

محمد قطب شاہ۔ خاندان قطب شاہیہ کا پانچواں بادشاہ تھا۔

محمد قطب شاہ۔ خاندان قطب شاہیہ کا چھٹا بادشاہ تھا۔ آثر دکن صفحہ ۹۷۔

۲۸۳۔ صفحہ ۲۰۰ کالم ۱۔

محمد کاظم ..... عالمگیر نامہ ..... شہنشاہ عالمگیر ۳۳ ویں سال حکومت معنون کی گئی۔

عالمگیر نامہ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے نام پر معنون نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اُس کی حقیقت یہ ہے کہ بادشاہ نے برسر حکومت ہونے کے بعد محمد کاظم کو اپنی عہد کی تاریخ قلمبند کرنے کا حکم دیا۔ اِسی بناء پر آغاز حکومت سے ۱۰۷۷ھ تک اس نے بادشاہ کے دہ سالہ حالات تحریر کئے اور انہیں جلوس کے بیسویں سال ملاحظہ میں پیش کیا۔ مرتب نے کتاب کا سنہ تکمیل ۳۳ ویں سال جلوس بیان کیا ہے جو سہو پر مبنی ہے۔

۲۸۴۔ صفحہ ۲۰۰ کالم ۱۔

محمد گیسو دراز ..... ۱۰۵ تصانیف ہیں جنہیں اشمار الاسرار ..... زیادہ مشہور ہے۔

اشمار الاسرار غلط۔ اسماء الاسرار صحیح۔

۲۸۵۔ صفحہ ۱۰۲ کالم ۱۔

محمد معصوم نامی۔ امیر۔۔۔۔ ایک ہزار کی جمعیت سے فارس کا سفر کیا۔ شاہ عباس بادشاہ ایران کا مہمان ہوا۔

میر معصوم عہد اکبری کا مشہور مورخ ہے شہنشاہ اکبر کی جانب سے یہ ایران کی سفارت پر بھیجا گیا تھا جہاں سے وہ ۱۰۱۳ھ کو دارالسلطنت واپس آیا لیکن اس کا ایک ہزار جمعیت کے ساتھ بھیجا جانا غیر صحیح ہے۔ قاموس المشاہیر صفحہ ۲۴۷ کالم ۲ پر مرتب نے اسکے حالات مکرر لکھے ہیں اس میں اسکا سنہ وفات ۱۰۱۵ھ بیان کیا ہے لیکن اسکی صحیح تاریخ وفات ۱۰۱۹ھ ہے۔ ذیل کا تاریخی مصرعہ ثبوت کے لئے پیش ہے۔ "بودہ نامی صاحب ملک سخن" رسالہ تاریخ جلد ۱ نمبر ۱ صفحہ ۳۲۔

۲۸۶۔ صفحہ ۱۰۲ کالم ۲۔

محمد ہادی جہانگیر کے عہد کے امرا میں تھا حکومت کے آخری چار سال تک تزک جہانگیری کے آخری حصہ کی تکمیل کی۔ تزک جہانگیری کا پہلا حصہ جس میں ۱۷ جلوس جہانگیری تک کے حالات لکھے گئے ہیں۔ خود بادشاہ کا مصنف ہے اور دوسرا معتمد خاں کا لکھا ہوا ہے۔

تزک جہانگیری شہنشاہ جہانگیر کا مفصل و مبسوط تذکرہ ہے۔ جسے خود جہانگیر نے تحریر کیا تھا۔ تزک کے دو نسخے مروج و متداول اور دونو ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لیکن عام طور پر ان کو بادشاہ سے منسوب کیا جاتا ہے مگر قطعی طور پر اسمیں کا ایک نسخہ بادشاہ کی تصنیف تسلیم کیا گیا ہے۔ اس کے وہ واقعات جو تخت نشینی سے ۱۷ سال جلوس تک ہیں خاص

بادشاہ کے لکھے ہوئے ہیں اور جلوس کے انیسویں سال کے اوائل تک کے اذکار بادشاہ کے حکم سے معتمد خاں نے تحریر کئے اور انہیں بادشاہ کے ملاحظہ میں پیش کر کے تزک کا تکملہ قرار دیا۔ بعد ازاں محمد شاہ بادشاہ (۱۱۳۱ھ تا ۱۱۶۱ھ) کے زمانہ میں محمد ہادی نے جہانگیر کی وفات تک واقعات معتبر و مستند کتابوں سے اضافہ کر کے اس میں شریک کئے اور شروع میں ایک مقدمہ لکھا جسمیں مفصلہ بالا سرگذشت وضاحت کے ساتھ مذکور ہے۔ غرضکہ ایک طول وطویل مدت میں تزک کا یہ نسخہ مکمل ہوا۔ مرتب نے مرزا محمد ہادی کو عہد جہانگیر کا مصنف خیال کیا ہے۔ حالانکہ وہ محمد شاہ کے زمانہ کا مورخ تھا۔ یہ ایک نہایت سخت اور اہم ترین تاریخی غلطی ہے۔ رسالہ تاریخ جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ ۸۔

۲۸۷۔ صفحہ ۲۰۲ کالم ۱۔

محمود بن عبداللہ قاآن فیروزی۔ تاریخی معاصر قطب شاہی کا مصنف ہے۔ تیس سال تک قلی قطب شاہ کی ملازمت کی سنہ ۱۰۲۰ھ میں جبکہ قطب شاہ ثانی کی وفات ہوئی یہ مورخ زندہ تھا۔

محمود بن عبداللہ قاآن فیروزی غلط محمد بن عبداللہ نیشاپوری صحیح۔ کتاب کا نام معاصر قطب شاہی لکھا ہے حالانکہ صحیح نام مآثر قطب شاہی ہے اس کا مصنف سلطان قلی قطب شاہ (۹۸۸ھ تا ۱۰۲۰ھ) کے زمانہ میں شاہی ملازم ہوا۔ اس نے

اپنی تاریخ محمد قطب شاہ کے اخیر زمانہ میں تصنیف کی جسمیں قطب شاہ کی وفات ۱۰۳۵ھ تک کے حالات ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مآثر قطب شاہی کو سلطان قلی قطب شاہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ رسالہ تاریخ جلد ۲ حصہ ۸ صفحہ ۸۔

۲۸۸۔ صفحہ ۲۰۲ کالم ۲۔

محمود تستری۔ ۔ ۔ ۔ قصبہ تستر واقع ایران کا باشندہ تھا۔ نظم گلشن راز کا مصنف ہے۔

محمود تستری غلط۔ محمود شبستری صحیح۔ شبستر آذربائیجان میں تبریز کے قریب ایک قصبہ ہے۔ جہاں کے یہ باشندے تھے۔ اسی لئے شبستری کہلاتے ہیں۔ مثنوی گلشن راز ان کی تصنیف ہے کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۳۲۸۔ زمانہ جولائی ۱۹۲۲ء۔

۲۸۹۔ صفحہ ۲۰۶ کالم ۲۔

محمود شوستری۔ حق الیقین جو اہل شیعہ کی مشہور مذہبی کتاب ہے اور ایران میں جسکی قدر کیجاتی ہے ان کی تصنیفات سے ہے۔

حق الیقین محمود شوستری کی تصنیف نہیں بلکہ محمد طاہر بن محمد حسین شوستری کی تصنیف ہے جو شیخ الحر العاملی کے معاصر تھے۔ کشف الحجب والاستار صفحہ ۱۹۸۔

۲۹۰۔ صفحہ ۲۰۷ کالم ۱۔

مختار بن محمود بن محمد زاہدی۔ ۔ ۔ ۔ اصل نام نجم الدین۔ کتاب کنیت المنیت کے مصنف ہیں۔

کتاب کنیت المنیت غلط۔ قنیۃ المنیۃ لتتمیم الغنیۃ صحیح۔ زرکلی صفحہ ۱۰۲۲۔

۲۹۱۔ صفحہ ۲۰۷ کالم ۲۔

مخفی۔ زیب النسار دختر عالمگیر کا تخلص ہے۔ ایک دیوان اور ایک تفسیر اسکی تصنیف ہے۔	زیب النسار کسی دیوان اور تفسیر کی مصنف نہیں ہے دیوان جسکو زیب النسار سے منسوب کیا جاتا ہے وہ ایک ایرانی شاعر مخفی کا ہے۔ جو گیلان کا بادشاہ تھا۔ اور شاہ جہاں کے زمانہ میں وارد ہندوستان ہوا تھا۔ تفسیر کی حقیقت یہ ہے کہ زیب النسار کے حکم سے ملا صفی الدین اردبیلی نے امام فخرالدین رازی کی تفسیر کبیر کا ترجمہ (زیب النسار کے نام کی مناسبت سے) زیب التفاسیر کے نام سے کیا تھا۔ غالباً اسی کو مصنف نے شہزادی سے منسوب کر دیا ہے۔
۲۹۲۔ صفحہ ۲۱۰ کالم ۱۔	
مرتضیٰ نظام شاہ ۔ ۔ ۔ ۔ چھ سال تک اسکی والدہ کنیزہ سلطانہ اسکی اتالیق رہی۔	کنیزہ سلطانہ غلط مرتضیٰ نظام شاہ کی ماں کا نام خونزہ ہمایوں ہے۔ یہ اپنے خاوند حسین نظام شاہ اول کے انتقال کے بعد چھ سال تک اتالیق نہیں بلکہ پانچ برس تک سلطنت کی نگرانکار رہی اور مرتضیٰ نظام شاہ برائے نام بادشاہ تھا ۹۷۷ھ میں مرتضیٰ نظام شاہ نے اُس کو قید کر کے اپنا تخت حاصل کر لیا۔ تاریخ فرشتہ مقالہ سوم صفحہ ۱۳۰۔
۲۹۳۔ صفحہ ۲۱۱ کالم ۲۔	
مرغنانی۔ نام برہان الدین علی بن محمد تھا۔	مرغنانی غلط۔ مرغینانی صحیح۔ آپ کا نام علی بن محمد

نہیں بلکہ علی بن ابی بکر ہے۔ کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۴۶۔ زرکلی صفحہ ۶۶۰۔

۲۹۴۔ صفحہ ۲۱۲ کالم ۱۔

مروان ابن حفصہ۔

ابن حفصہ غلط۔ ابی حفصہ صحیح۔

۲۹۵۔ صفحہ ۲۱۳ کالم ۱۔

مستعدخاں محمد ساقی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے چشم دید مشاہدات کو ایک تاریخ کی صورت میں قلمبند کیا۔ جو معاصر عالمگیری کے نام سے مشہور ہے ۱۱۱۲ھ میں اتمام کو پہونچی۔

محمد ساقی مستعدخاں کی کتاب کا نام معاصر عالمگیری نہیں بلکہ "مآثر عالمگیری" ہے۔ یہ ۱۱۲۲ھ کے قریب شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ کے عہد میں مرتب ہوئی۔ ۱۱۱۲ھ غلط ہے۔ رسالہ تاریخ جلد ۳ و ۴۔

۲۹۶۔ صفحہ ۲۱۴ کالم ۲۔

مسعودی ۔ ۔ ۔ ۔ اِسکی ضخیم تاریخ اخبار الزمن مشہور ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسکو تیسری کتاب معدن الجواہر ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۴۵ھ میں اِنتقال کیا۔

مسعودی کا نام ابی الحسن علی بن حسینی بن علی المسعودی ہے۔ اسکی مشہور و ضخیم تاریخ کا نام "اخبار الزمان" اور دوسری کتاب کا نام معادن الجواہر فی تاریخ ہے۔ مسعودی نے ۳۴۵ھ میں نہیں بلکہ ۳۴۶ھ میں اِنتقال کیا۔ روضات الجنات صفحہ ۳۷۹۔ ابن ندیم صفحہ ۱۵۴۔ فوات الوفیات جلد ۲ صفحہ ۴۵۔ کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۶۱۔ جلد ۲ صفحہ ۴۱۹۔ زرکلی صفحہ ۶۶۶۔

۲۹۷۔ صفحہ ۲۱۵ کالم ۲۔

مسلم بن عمر قطیبہ کے باپ تھے۔

قطیبہ غلط۔ قتیبہ صحیح

۲۹۸۔ صفحہ ۲۱۷ کالم ۲۔

مصعب بن عمیرہ۔

صحیح مصعب بن عمیر سیرۃ النبی جلد ا صفحہ ۲۹۷۔

۲۹۹۔ صفحہ ۲۲۲ کالم ۲۔

معتزدی۔ نصر بن عبدالسعید اور برہان الدین بن عبدالمکارم نام ہیں۔ نہایت مشہور عربی و نحو دان ۶۱۱ھ میں فوت ہوا۔

معتزدی غلط۔ المطرزی صحیح۔ آپ کا پورا اور صحیح نام۔ ناصر بن عبدالسید بن علی ہے۔ آپ اپنے زمانہ کے بہت بڑے ادیب و عالم لغت تھے۔ نحو میں آپ کی تصنیف مصباح مشہور ہے۔ ۶۱۱ھ میں انتقال کیا۔ زرکلی صفحہ ۱۰۹۲۔

۳۰۰۔ صفحہ ۲۲۲ کالم ۱۔

معتمد خاں . . . . اقبال نامہ جہانگیری کا دوسرا حصہ اس کا لکھا ہوا ہے۔

محمد شریف نام معتمد خاں خطاب۔ اقبال نامہ جہانگیری شہنشاہ جہانگیر اور جہانگیر کے آبا و اجداد کی بسوط و مفصل تاریخ ہے۔ جس میں امیر تیمور کے عہد سے جہانگیر کی وفات تک واقعات ہیں۔ یہ لکھنا کہ اقبال نامہ جہانگیری کا دوسرا حصہ معتمد خاں نے لکھا ہے۔ غلط ہے۔ بلکہ پوری کتاب معتمد خاں کی لکھی ہوئی ہے۔ غالباً اقبال نامہ جہانگیری کے حصہ دوم سے تکملہ تزک جہانگیری مراد ہوگی۔ مورخین ہند صفحہ ۴۴۔

۳۰۱۔ صفحہ ۲۲۴ کالم ۱۔

معین الدین جوینی . . . . شیخ سعداللہ ہمویہ کا ہمعصر تھا۔

سعداللہ ہمویہ غلط۔ سعداللہ حمویہ صحیح۔

۳۰۲۔ صفحہ ۲۲۵ کالم ۱۔

معین الدین ہروی بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ روضۃ الجنت معراج بنوت مشہور ہیں۔

روضۃ الجنت غلط۔ روضات الجنات فی اوصاف مدینۃ الہراۃ صحیح۔ معراج النبوت آپکی کسی کتاب کا نام نہیں ہے۔ البتہ آپ کی مشہور کتاب معارج النبوۃ ہے۔ کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۱۸۵۔ جلد ۲ صفحہ ۳۵۹۔ حبیب السیر جلد ۳ صفحہ ۳۳۸۔

۳۰۳۔ صفحہ ۲۲۶ کالم ۱۔

مقریزی۔ اسکا نام تقی الدین احمد ہے۔ ۷۶۲ھ میں پیدا ہوا ۸۴۶ھ میں انتقال کیا۔

مقریزی کا سنہ ولادت و وفات دونو غلط لکھے ہیں۔ سنہ ولادت ۷۶۶ھ وفات ۸۴۵ھ ہے اور اسکی کسی تصنیف کا ذکر نہیں کیا ہے حالانکہ اسکی دس سے زیادہ کتابیں چھپ چکی ہیں۔ معجم المطبوعات صفحہ ۱۷۷۸۔

۳۰۴۔ صفحہ ۲۲۶ کالم ۱۔

مکاتل بن سلیمان ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۵ھ میں فوت ہوا۔

مکاتل بن سلیمان غلط۔ مقاتل بن سلیمان صحیح انھوں نے ۱۰۵ھ میں نہیں بلکہ ۱۵۰ھ میں انتقال کیا۔ اکسیر فی اصول التفسیر صفحہ ۵۶۔

۳۰۵۔ صفحہ ۲۲۸ کالم ۱۔

ملا علی توسجی۔ حاشیہ تفتازانی کے سوا کشاف کا بھی ایک حاشیہ لکھا۔ تقریباً ۸۰۰ھ میں انتقال کیا۔

توسجی۔ غلط۔ قوشجی صحیح۔ آپ کا تذکرہ غلط۔ اسماء کے تحت تین دفعہ مکرر آیا ہے۔ (صفحہ ۹۵ کالم ۱ و صفحہ ۹۶ کالم ۲) آپ کا صحیح سنہ وفات

۶۷۹ھ ہے لیکن مرتب نے ۸۰۰ھ بتلایا ہے جو غلط ہے۔ معجم المطبوعات صفحہ ۱۵۳۰۔

۳۰۶۔ صفحہ ۲۲۸ کالم ۱۔

ملک الاشتر۔

صحیح مالک الاشتر۔

۳۰۷۔ صفحہ ۲۲۸ کالم ۲۔

ملک راجہ فاروقی . . . . نے شعبان ۸۰۱ھ میں انتقال کیا ملک ناصر خاں جانشین ہوا۔

ملک ناصر خاں غلط ملک نصیر خاں صحیح۔ جو برہان پور کا بادشاہ تھا۔ تاریخ برہانپور صفحہ ۲۲۔

۳۰۸۔ صفحہ ۲۳۰ کالم ۱۔

ملک عنبر کے بعد . . . . یعقوب حبشی اسکا بیٹا حکمران ہوا۔

یعقوب حبشی ملک عنبر کے بیٹے کا نام نہیں ہے بلکہ ملک عنبر کے بیٹے کا نام فتح خاں تھا۔ جو ملک عنبر کے مرنے کے بعد نظام شاہیوں کا وزیر کل مقرر ہوا۔ ملک عنبر خود وزیر تھا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اسکے بعد اسکا بیٹا حکمران ہوتا۔ سوانح چاند بی بی صفحہ ۱۶۔

۳۰۹۔ صفحہ ۲۳۵ کالم ۲۔

منکتہ الہندی۔ ابن بوعصیبہ اپنی کتاب موسوم بہ عیون الانبع جو اطباء کے حال میں ہے۔

ابن ابوعصیبہ غلط ابن ابواصیبعہ صحیح۔ اسکی کتاب کا صحیح نام عیون الانبا فی طبقات الاطباء ہے جس کو مرتب نے عیون الانبع لکھا ہے۔

۳۱۰۔ صفحہ ۲۳۶ کالم ۲۔

منہاج سراج جرجانی۔

جرجانی غلط۔ جوزجانی صحیح۔

۳۱۱۔ صفحہ ۲۳۹ کالم ۱۔

مولانا حسین خواجہ ابوالوفا کے مرید تھے خواجہ موصوف

مقصد الاقصیٰ مولانا حسین کی تصنیف نہیں ہے

۳۶ھ میں فوت ہوئے۔ مولانا حسین مقصد اقصیٰ کے مصنف ہیں۔	بلکہ انہوں نے اسکا ترجمہ کسیقدر اضافے کے ساتھ کیا ہے درحقیقت یہ کتاب عزیز بن محمد نسفی کی تصنیف ہے۔ کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۵۰۸
۳۱۲۔ صفحہ ۲۴۵ کالم ۱۔ میراں حسین نظام شاہ . . . . صرف دس ماہ تین دن حکومت کرنے کے بعد . . . قتل کر دیا گیا۔	مورخ فرشتہ نے میراں حسین نظام شاہ کی مدت حکومت چھ ماہ بیان کی ہے، بعض مورخین کو اسمیں اختلاف ہے انہوں نے اس کا زمانہ نو مہینے تین دن معین کیا ہے اور عام طور پر آخر الذکر بیان معتبر سمجھا جاتا ہے میراں حسین کا دس ماہ تین دن برسر حکومت رہنا غیر صحیح ہے سوانح چاند بی بی صفحہ ۱۱۔
۳۱۳۔ صفحہ ۲۴۵ کالم ۲۔ میراں مبارک خاں فاروقی . . . . ۱۶ھ کو فوت ہوا . . . . اس کا بیٹا میراں غنی عرف عادل خان فاروقی حکمران ہوا۔	مبارک خاں فاروقی کے بیٹے کا نام میراں غنی نہیں بلکہ میراں عینا المخاطب بہ عادل خاں ہے۔ تاریخ برہانپور صفحہ ۳۶۔
۳۱۴۔ صفحہ ۲۵۰ کالم ۲۔ ناصر الدین قاضی بیضاوی بن امام بدر الدین عمر بن فخر الدین علی بیضاوی۔	صحیح کنیت ونام۔ ناصر الدین ابوسعید عبداللہ بن شیخ امام الدین عمر بن امام فخر الدین محمد بیضاوی
۳۱۵۔ صفحہ ۲۵۳ کالم ۱۔ نامی الناسی۔ ابوالعباس بن محمد الدزحی المصیفی معروف بہ نامی۔	نامی الناسی کی بجائے صرف نامی صحیح ہے۔ ابوالعباس نام نہیں ہے بلکہ کنیت ہے۔

صحیح نام احمد بن محمد الدارمی المصیصی ہے جس کو مرتب نے غلط طور پر الدزمی المصیفی لکھا ہے۔ زرکلی صفحہ ۸۷۔

۳۱۶۔ صفحہ ۲۵۵ کالم ۲۔

نجم الدین محمد عمر السمرقندی۔ عربی میں طبی تصنیف معروف بہ اسباب وعلامات کا مصنف۔

نجم الدین غلط۔ نجیب الدین محمد بن علی بن عمر السمرقندی صحیح۔ انھوں نے کتاب اسباب وعلامات ۵۲۰ھ کے اواخر میں بہ مقام سمرقند تالیف کی۔ کشف الظنون جلد ا صفحہ ۹۱۔

۳۱۷۔ صفحہ ۲۵۷ کالم ۱۔

نزہت محمد عظیم دمغانی کا تخلص ہے۔

محمد عظیم غلط۔ نزہت کا صحیح نام محمد نعیم ہے۔ دامغانی کو دمغانی لکھا ہے۔ "نزہت مرزا نعیم از نکتہ سنجان دامغانست"۔ روز روشن صفحہ ۶۹۲۔

۳۱۸۔ صفحہ ۲۵۸ کالم ۱۔

نشاطی ایک شاعر تھا۔ ۹۱۴ھ میں فوت ہوا۔

نشاطی گولکنڈہ کا باشندہ اور سلطان عبداللہ قطب شاہ کا مشہور درباری شاعر تھا۔ اس نے ۱۰۶۶ھ میں مثنوی پھول بن بساطین سے ترجمہ کی جس سے ظاہر ہے کہ نشاطی ۱۰۶۶ھ کے بعد مرا۔ مرتب نے ۹۱۴ھ میں اس کا فوت ہونا بیان کیا ہے۔ جو غلط ہے۔ اردوئے قدیم۔ صفحہ ۶۹۔

۳۱۹۔ صفحہ ۲۵۸ کالم ۲۔

نصرتی دکن کا ایک مشہور شاعر تھا۔ دکنی میں ایک نظم علی نامہ کے نام سے لکھی ہے۔ یہ نظم ۹۳۸ھ سے کچھ قبل لکھی گئی تھی۔ کیونکہ اس سال عادل شاہ قتل ہوگئے تھے ۔ ۔ ۔ ۔ گلشن عشق میں راجہ منوہر اور رانی چنتاوتی کے عشق کا قصہ نظم ہے۔

نصرتی سلطان علی عادل شاہ والی بیجاپور کا درباری شاعر تھا۔ بادشاہ نے اسے ملک الشعراء کا خطاب بھی دیا تھا۔ علی نامہ ۹۳۸ھ کی نظم نہیں ہے بلکہ یہ بہت بعد کی نظم ہے۔ علی نامہ کا سنہ تصنیف ۱۰۷۶ھ ہے۔ گلشن عشق میں راجہ منوہر و چنتاوتی کے عشق کا قصہ نہیں ہے۔ بلکہ اسمیں راجہ منوہر اور مدمالتی کے حسن و عشق کا فسانہ ہے یہ ۱۰۶۸ھ کی تصنیف ہے علی نامہ کے سلسلہ میں مصنف نے لکھا ہے کہ عادل شاہ بھی اسی سال یعنی ۹۳۸ھ میں قتل کئے گئے۔ حالانکہ سلطان علی عادل شاہ کا قتل ۹۸۸ھ کا واقعہ ہے۔ تاریخ اردوئے قدیم صفحہ ۴۸۔

٠ ۴۳۔ صفحہ ۲۶۱ کالم ۲۔

نظام الدین احمد خواجہ۔ اس کا باپ خواجہ مقیم ہروی بابر کے سرداروں میں تھا بعد کو مرزا عسکری کا وزیر ہوگیا۔ جب ہمایوں شیر شاہ کے مقابلہ میں شکست کھا کر آگرہ آیا تو خواجہ مقیم ہمایوں کے ہمرکاب تھا۔ اسی سفر میں ۲۳ صفر ۱۰۰۳ھ کو دریائے راوی کے کنارے انتقال کیا ۲۹ جلوس اکبری میں نظام الدین گجرات کا بخشی مقرر ہوا۔ طبقات اکبری اسکی مشہور تاریخ ہے۔

مرتب نے لاعلمی کے باعث خواجہ محمد مقیم ہروی اور خواجہ نظام الدین احمد کے حالات مخلوط کردئے ہیں۔ اور محمد مقیم کے واقعات کو اسکے بیٹے نظام الدین احمد سے منسوب کردیا ہے۔ محمد مقیم شروع میں ہمایوں سے متوسل رہا جب ہمایوں نے گجرات فتح کرکے مرزا عسکری کے حوالہ کیا تو خواجہ محمد مقیم مرزا عسکری کا وزیر ہوگیا۔ لیکن بعد میں کسی بات پر رنجش ہوگئی۔ اسکے بعد دوسری مرتبہ پھر یہ ہمایوں کے

پاس چلا آیا۔ ہمایوں کی وفات کے بعد چند برس
اس نے اکبر کی ملازمت میں بھی گزارے اسکا
فرزند خواجہ نظام الدین احمد مصنف طبقات اکبری
بہت مشہور مورخ گزرا ہے جو اکبر کی تخت نشینی
سے چار پانچ سال قبل ۹۵۸ھ یا ۹۵۹ھ میں
بمقام آگرہ پیدا ہوا۔ محرم ۱۰۰۳ھ میں جب اکبر
سیر و شکار کے سلسلہ میں دار السلطنت سے
نکلا تو خواجہ نظام الدین بھی بادشاہ کے ہمرکاب تھا
راستہ میں اسکا مزاج بگڑ گیا اور ۲۳ صفر کو دریائے
راوی کے کنارے انتقال ہو گیا مرتب نے
اس سلسلہ میں بیان کیا ہے کہ محمد مقیم نے ہمایوں
کے ہمرکاب دریائے راوی کے کنارے
انتقال کیا۔ لیکن حقیقت میں خواجہ نظام الدین
نے اکبر کے ہمرکاب ۱۰۰۳ھ میں دریائے
راوی کے کنارے انتقال کیا۔ اس کے لئے
دیکھو ہمارا مضمون خواجہ نظام الدین احمد معارف
جلد ۲۸ نمبر ۲ ۱۹۳۱ء۔

۱۳۳۔ صفحہ ۲۶۲ کالم ۲۔
نظام الملک بہری۔ — نظام الملک بہری غلط۔ نظام الملک بحری صحیح۔

۲۳۳۔ صفحہ ۲۶۴ کالم ۱۔
نظام شیخ ..... مشہور کتاب فتاوی عالمگیری — فتاوی عالمگیری شیخ نظام کی تالیف نہیں ہے

کا مولف ہے۔ اِس کتاب میں فتوے ہیں۔ جو عالمگیر کے حکم سے ایک کتاب کی صورت میں جمع کئے گئے ہیں۔ نظام شیخ کے ساتھ دیگر اہل علم بھی شریک تھے۔

بلکہ یہ کئی علماء کی متفقہ سعی و کوشش کا نتیجہ ہے۔ شیخ نظام کا اس سے صرف اِس حد تک تعلق ہے کہ وہ اسکے رئیس الجامع تھے۔ اسکی تدوین کا آغاز عالمگیر کے اشارے پر ہوا جب یہ کام ختم ہوا تو بادشاہ نے اس کے تمام جامعین کو ایک معتد بہ رقم بطور صلہ عطا فرمائی۔ جامعین کے اسماء یہ ہیں۔

(۱) ملا محمد حامد جونپوری معلم شہزادہ محمد اکبر۔ (۲) قاضی محمد حسین جونپوری (۳) محمد ابو الخیر تتوی۔ (۴) ملا محمد جمیل صدیقی جونپوری (۵) مولانا جلال الدین محمد مچھلی شہری وغیرہ۔ یہ کتاب دو مرتبہ مصر میں ایک بار کلکتہ اور ایک دفعہ نولکشور میں طبع ہو چکی ہے۔ مفید المفتی صفحہ ۱۱۱۔

۳۴۳۔ صفحہ ۴۲۶ کالم ۲۔

نظامی۔ ابو محمد بن یوسف المترضی نام ہے۔ ایران کا مشہور شاعر ہے۔ نظامی گنجہ کے بعد گذرا ہے۔

ابو محمد بن یوسف المترضی غلط ابو محمد بن یوسف (مشہور بہ) مطرزی صحیح۔ یہ نام کسی دوسرے نظامی کا نہیں ہے بلکہ خود مولانا نظامی گنجوی کا ہے۔ جو مطرزی بھی کہلاتے ہیں۔ آپ کو مرتب نے غلطی سے دوسرا "نظامی" تصور کیا ہے۔ تذکرہ دولت شاہ طبع لاہور۔ صفحہ ۱۰۸۔

۳۴۴۔ صفحہ ۲۶۴ کالم ۲۔

نظامی عروضی سمرقندی۔ ۔ ۔ ۔ اسکی ایک نظم جسکا نام " دیسا و ارمین " ہے بہت مشہور ہے۔

نظامی کا نام احمد بن عمر بن علی النظامی العروضی السمرقندی ہے۔ نظم کا صحیح نام ویس ورامین۔ یہہ عروضی سمرقندی کی تصنیف نہیں بلکہ فخر الدین اسعد الجرجانی کی تصنیف ہے اور اسے آغا احمد علی نے ایشیاٹک سوسائٹی کیطرف سے کلکتہ میں چھپوا دیا ہے۔ حیات نظامی صفحہ ۸۔

۳۴۵۔ صفحہ ۲۶۴ کالم ۲۔

نظامی گنجوی شیخ۔ نظام الدین نام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سنہ ۶۰۰ھ میں اسکی وفات ہوئی۔

نظامی گنجوی کا نام الیاس اور نظام الدین لقب ہے مرتب نے غلطی سے لقب کو اصل اسم تصور کیا ہے۔ نظامی نے سنہ ۵۹۹ھ میں وفات پائی۔ حیات نظامی اختر جوناگڈھی صفحہ ۱ و ۲۔

۳۴۶۔ صفحہ ۲۶۵ کالم ۱۔

نظیری نیشاپوری۔ ۔ ۔ ۔ عبدالرحیم خانخانان اس پر مہربانی کرتا تھا۔ سنہ ۱۰۱۲ھ میں حج کو گیا۔ سنہ ۱۰۲۲ھ میں انتقال کیا۔

نظیری ۱۰۱۲ھ میں نہیں بلکہ سنہ ۱۰۰۰ھ سے قبل حج کو گئے تھے چنانچہ حج سے واپس آنیکے بعد انہوں نے شہزادہ مراد کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا تھا جسکا عنوان یہ ہے " این قصیدہ نیز بعد از معاودت مکہ معظمہ بہ احمد آباد گجرات در مدح شاہزادہ ہمایوں نژاد شاہ مراد گفتہ شد۔ مطلع

پس از ادائے نماز حج و رسوم عباد

بہ سیر عرصۂ گجرات اتفاق افتاد

شہزادہ مراد نے ۱۰۰۸ھ میں وفات پائی اسلئے حج کا واقعہ اس سے پہلے کا ہے۔ نظیری نے ۱۰۲۲ھ میں نہیں بلکہ ۱۰۲۳ھ میں انتقال کیا۔ کلیات نظیری صفحہ ۳۳۲ مقدمہ و آزاد صفحہ ۱۵۔

۳۳۷۔ صفحہ ۲۶۶ کالم ۱۔

نفیس بن عیوض کتاب عربی "حل معجز القانون" کا مصنف تھا۔

نفیس بن عیوض غلط نفیس بن عوض صحیح "حل معجز القانون" سہو۔ کتاب کا صحیح نام "حل موجز" ہے جو ابن نفیس کی مشہور کتاب "موجز القانون" کا حل ہے۔ کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۵۶۷۔

۳۳۸۔ صفحہ ۲۶۶ کالم ۱۔

نقشابی۔ طوطی نامہ کا مصنف، نقشابی تخلص۔

صحیح نخشبی، مولانا ضیاء الدین نخشبی۔

۳۳۹۔ صفحہ ۲۶۷ کالم ۱۔

نوادی بن شرف اصل نام ابو ذکریا یحییٰ تھا ..... اسکی کتاب .... کتاب تہذیب الاسماء مشہور ہے جسمیں مشاہیر کے حالات ہیں ..... ۶۷۴ھ میں فوت ہوا۔

ابو زکریا کی کتاب کا صحیح نام "تہذیب الاسماء واللغات" ہے۔ جو دو حصوں میں ہے پہلے میں اسماء الرجال اور جن و ملائکہ سے بحث ہے۔ دوسرے میں لغات ہیں۔ یہ کتاب چھپ گئی ہے۔ ابو زکریا ۶۷۶ھ میں مرا۔ مرتب نے کتاب کا نام کتاب کی نوعیت اور مصنف کا سنہ وفات غلط لکھا ہے۔ کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۳۵۰۔ معجم المطبوعات صفحہ ۱۸۷۸۔

۳۴۰۔ صفحہ ۲۶۷ کالم ۲۔

نورالحق شاہ المشرقی ..... شیخ عبدالحق بن سیف الدین دہلوی کا بیٹا تھا۔ زبدۃ التواریخ کو جسکو شیخ عبدالحق نے تصنیف کیا تہا صحت کیساتھ ترتیب دیا۔

زبدۃ التواریخ شیخ عبدالحق دہلوی کی تصنیف نہیں ہے بلکہ خود ان کے فرزند شاہ نورالحق دہلوی کی تصنیف ہے۔

۳۳۱۔ صفحہ ۲۷۶ کالم ۱۔

وایل خزاعی۔

وایل خزاعی غلط۔ دعبل خزاعی صحیح۔

روضۃ الادبا صفحہ ۷۱۔

۳۳۲۔ صفحہ ۱۷۹ کالم ۱۔

ولی۔ ولی محمد یا ولی اللہ نام تھا۔ انکی ولادت ۱۰۵۳ھ میں ہوئی۔ دکن سے گجرات چلے آئے تھے وہیں ۱۱۵۵ھ میں وفات پائی انکا دیوان دکن سے ۱۱۳۳ھ میں دلی آیا جو اسوقت میں سب سے پہلا دیوان اُردو ادب کا تسلیم کیا گیا ..... اسی وجہ سے ولی کا نام اُردو شاعری میں بابا آدم کے نام سے مشہور ہے۔

ولی کا صحیح نام محمد ولی ہے۔ اسکی تاریخ پیدائش تاریکی میں ہے۔ مرتب نے ولی کا سنہ وفات ۱۱۵۵ھ تحریر کیا ہے۔ لیکن ولی کا انتقال ۱۱۵۵ھ سے بہت قبل ہو چکا تھا۔ اِسلئے کہ مصنف اُردوئے قدیم کے پاس دیوان ولی کا جو مخطوطہ ہے وہ ماہ جمادی الاول ۱۱۲۳ھ کا مکتوبہ ہے اِس کے خاتمہ پر دیوان ولی رحمۃ اللہ علیہ" لکھا ہوا ہے۔ ولی نے خود عالمگیر کے جلوس کے چوالیسویں سال ۱۱۱۲ھ میں اپنے دوست سید ابوالمعالی کے ساتھ دہلی کا سفر کیا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ دہلی والے ولی سے اسکی زندگی ہی میں روشناس ہو چکے تھے۔ ولی کو اُردو شاعری کا بابا آدم سمجھنا سخت غلطی ہے، ولی سے صدیوں قبل

اردو جنوبی ہند میں کتابی زبان ہو چکی تھی۔ اور شمال میں بھی اسکے بکثرت سمجھنے والے موجود تھے۔ اُردوئے قدیم صفحہ ۱۰۸۔

۳۳۳۔ صفحہ ۲۸۵ کالم ۱۔

ہمام۔ عرب شاہ السواسی کا تخلص ہے کمال الدین محمد بن عبدالوہاب نام تھا۔

السواسی غلط۔ سیواسی کمال الدین ابن ہمام صحیح۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام عبدالوہاب نہیں بلکہ عبدالواحد تھا۔ اُصولاً آپ کا تذکرہ ابن ہمام کے تحت ہونا چاہیئے۔ مفید المفتی صفحہ ۲۱۵

۳۳۴۔ صفحہ ۲۸۹ کالم ۱۔

یافعی امام ..... ایک فقیہ گزرے ہیں عبداللہ بن اسد نام تھا۔ یافہ ملک شام کے رہنے والے تھے عربی میں اکثر تصانیف ہیں جنمیں سے دارالنظم فی منافع القرآن۔ روضتہ الریاضین فی حکایات الصالحین۔ خلاصتہ المفاخر فی مناقبتہ الشیخ عبدالقادر ..... اکثر مورخ انکا ۷۶۸ھ میں فوت ہونا بیان کرتے ہیں۔

عبداللہ بن اسد غلط عبداللہ بن اسعد صحیح یافہ نہیں بلکہ یافعہ ہے۔ یافعہ ملک شام میں نہیں ہے بلکہ یمن کا ایک مردم خیز قصبہ ہے۔ آپکی تصانیف کے صحیح و معتبر نام یہ ہیں۔ الدرالنظم فی خواص القرآن العظیم۔ روضتہ الریاحین فی حکایات الصالحین۔ خلاصتہ المفاخر فی اخبار الشیخ عبدالقادر آپ ۶۹۸ھ میں مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے اور ۷۶۸ھ میں وفات پائی۔ مفتاح السعادة جلد ۱ صفحہ ۶۱۷۔ روضات الجنات صفحہ ۴۵۷ کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۴۷۲ معجم المطبوعات صفحہ ۱۹۵۳۔

۳۳۵۔ صفحہ ۲۸۹ کالم ۲۔

یحیٰی بن اکتم

یحیٰی بن اکتم غلط۔ یحیٰی بن اکثم صحیح۔ "کتاب تنبیہ" انکی مشہور تصنیف ہے۔ الماسون جلد۲ صفحہ ۱۱۶

۳۳۶۔ صفحہ ۲۹۰ کالم ۱۔

یحیٰی بن عبد اللطیف۔ لبتہ التواریخ کا مصنف حاجی خلفہ نے اسکا نام اسمٰعیل بن عبد اللطیف لکھا ہے۔

لبتہ التواریخ غلط۔ لب التواریخ صحیح۔ حاجی خلفہ نادرست صحیح نام حاجی خلیفہ۔ کشف الظنون نے اِن کا نام اسمٰعیل نہیں لکھا ہے بلکہ انکا ذکر یحیٰی بن عبد اللطیف ہی کے تحت کیا ہے۔ کشف الظنون جلد۲ صفحہ ۳۵۴۔

۳۳۷۔ صفحہ ۲۹۴ کالم ۱۔

یوسف بن جنید۔ اخی چلبی کے نام سے زیادہ مشہور ہیں اسی نے فتاوی قاضی خاں کا انتخاب مرتب کیا تھا۔

اخی چلبی غلط۔ اخی چلپی صحیح۔ آپ نے فتاوی قاضی خاں کا انتخاب نہیں کیا تھا بلکہ شرح وقایہ کا حاشیہ ذخیرۃ العقبیٰ کے نام سے لکھا تھا جو دس برس میں ختم ہوا۔ مفید المفتی صفحہ ۱۶۱ و ۱۸۰

۳۳۸۔ صفحہ ۲۹۵۔ کالم ۱۔

یوسف عادل شاہ۔۔۔۔ خاندان بہمنی کا زوال شروع ہوا۔ اور اندرونی بدنظمی رونما ہوئی تو یہ احمدآباد چلا آیا۔ اور یہاں نئی حکومت کی بنیاد ڈالی۔

یوسف عادل شاہ کا دارالحکومت بیجاپور تھا۔ اور اس نے بیجاپور ہی میں اپنی سلطنت کا سنگ بنیاد رکھا۔

کتبِ استناد

(۱)	ابوبکر شبلی	عبد الحلیم شرر	لکھنؤ	سنہ ۱۹۰۷ء
(۲)	آثار الادہار	سلیم جبرائیل خوری	بیروت	سنہ ۱۸۷۷ء
(۳)	آثار الکرام	حکیم سید شمس اللہ قادری	حیدرآباد	سنہ ۱۹۲۹ء
(۴)	اردوئے قدیم	حکیم سید شمس اللہ قادری	لکھنؤ	سنہ ۱۹۳۰ء
(۵)	اعلام النبلاء	محمد راغب الطباخ الحلبی	مصر	سنہ ۱۳۴۱ھ
(۶)	آغانی	ابو الفرج اصفہانی	مصر	سنہ ۱۲۸۵ھ
(۷)	اکسیر فی اصول التفسیر	صدیق حسن خان قنوجی	بھوپال	
(۸)	اویماق مغول	میرزا محمد عبد القادر خان	امرت سر	سنہ ۱۹۰۲ء
(۹)	برہان قاطع	محمد حسین	بمبئی	سنہ ۱۸۳۲ء
(۱۰)	بغیۃ الوعاۃ	جلال الدین سیوطی	مصر	
(۱۱)	تاریخ (رسالہ)	مرتبہ حکیم سید شمس اللہ قادری	حیدرآباد	
(۱۲)	تاریخ ادب اردو	محمد عسکری	لکھنؤ	سنہ ۱۹۲۹ء
(۱۳)	تاریخ برہان پور	محمد خلیل الرحمٰن	دہلی	سنہ ۱۸۹۹ء
(۱۴)	تاریخ دکن	سلسلۂ آصفیہ	آگرہ	سنہ ۱۸۹۷ء
(۱۵)	تاریخ فرشتہ	حکیم محمد قاسم فرشتہ	لکھنؤ	
(۱۶)	تاریخ کامل	ابن اثیر الجزری	مصر	سنہ ۱۳۰۱ھ
(۱۷)	تاریخ گزیدہ	حمد اللہ مستوفی	لیڈن	سنہ ۱۹۱۰ء
(۱۸)	تاریخ مالوہ	امیر احمد	لکھنؤ	
(۱۹)	تاریخ محمد قطب شاہی		قلمی	
(۲۰)	تاریخ مصر	محمد الیاس	مصر	سنہ ۱۳۱۱ھ
(۲۱)	تاریخ ہندوستان	سر ہنری ایلیٹ	لندن	سنہ ۱۸۷۷ء
(۲۲)	تذکرۃ الحفاظ	شمس الدین محمد ذہبی	حیدرآباد	
(۲۳)	تذکرۃ الشعراء	دولت شاہ سمرقندی	بمبئی	سنہ ۱۳۰۵ھ
(۲۴)	تذکرۂ شعرائے اردو	میر حسن دہلوی	اورنگ آباد	سنہ ۱۹۲۲ء
(۲۵)	تذکرۂ ہندی	غلام ہمدانی مصحفی	اورنگ آباد	سنہ ۱۹۳۳ء
(۲۶)	جواہر العجائب	فخری ابن امیری ہروی	رسالہ اردو	سنہ ۱۹۲۵ء
(۲۷)	چاند (رسالہ)	مرتبہ کنھیا لال ایم۔ اے۔	الٰہ آباد	
(۲۸)	چمنستان شعراء	لچھمی نارائن شفیق	اورنگ آباد	سنہ ۱۹۲۸ء
(۲۹)	حبیب السیر	میر غیاث الدین خوندمیر	بمبئی	سنہ ۱۲۷۳ھ
(۳۰)	حدیقۃ السلاطین	مرزا نظام الدین احمد الصاعدی الشیرازی	قلمی	
(۳۱)	خزانۃ الادب	عبد القادر بغدادی	مصر	سنہ ۱۲۹۹ء
(۳۲)	خزانۂ عامرہ	میر غلام علی آزاد بلگرامی	کانپور	سنہ ۱۸۷۱ء
(۳۳)	الدیباج المذہب	ابن فرحون الیعمری	مصر	سنہ ۱۳۲۹ھ
(۳۴)	روضۃ الادبا	محمد الدین لاہوری	لاہور	سنہ ۱۸۷۹ء

(۳۵)	روضۃ الصفا	میر خوند محمد خاوند شاہ بلخی	بمبئی	سنہ ۱۸۶۶ء
(۳۶)	روضات الجنات	محمد باقر موسوی	طہران	سنہ ۱۳۰۴ھ
(۳۷)	تذکرہ روز روشن	محمد مظفر حسین صبا	بھوپال	سنہ ۱۲۹۷ھ
(۳۸)	ریاض الفصحا	غلام ہمدانی مصحفی	اورنگ آباد	سنہ ۱۹۳۴ء
(۳۹)	سرو آزاد	میر غلام علی آزاد بلگرامی	لاہور	سنہ ۱۹۱۳ء
(۴۰)	سفینۃ الاولیا	شاہزادہ دارا شکوہ	کانپور	سنہ ۱۹۰۰ء
(۴۱)	شذرات الذہب	ابن عماد الحنبلی	مصر	
(۴۲)	الشعر والشعرا	ابن قتیبہ الدینوری	مصر	سنہ ۱۳۲۲ھ
(۴۳)	طبقات اکبری	ملا نظام الدین احمد ہروی	لکھنؤ	سنہ ۱۸۷۵ء
(۴۴)	طبقات الشافعیہ	سبکی	مصر	
(۴۵)	طبقات ناصری	منہاج الدین جوزجانی	کلکتہ	
(۴۶)	طبقات ناصری۔ ترجمہ انگریزی	مترجمہ میجر ریورٹی		
(۴۷)	عقد ثریا	غلام ہمدانی مصحفی	اورنگ آباد	
(۴۸)	عیون الانبا	ابن ابی اصیبعہ	مصر	
(۴۹)	الغزالی	شبلی نعمانی	کانپور	سنہ ۱۹۰۲ء
(۵۰)	الفہرست	ابن ندیم	مصر	سنہ ۱۳۳۲ھ
(۵۱)	فہرست مخطوطات فارسی برٹش میوزیم لندن	مرتبہ چارلس ریو		
(۵۲)	فوات الوفیات	ابن شاکر الکتبی	مصر	
(۵۳)	کشف الحجب والاستار	سید اعجاز حسین کنتوری	کلکتہ	
(۵۴)	کشف الظنون	حاجی خلیفہ چلپی	مصر	
(۵۵)	گل رعنا	مولوی عبد الحی لکھنوی	اعظم گڈھ	
(۵۶)	گلزار آصفیہ	حکیم غلام حسین خان دہلوی	لکھنؤ	
(۵۷)	لباب الالباب	محمد عوفی	لیڈن	
(۵۸)	مآثر دکن	سید علی اصغر بلگرامی	حیدرآباد	
(۵۹)	مآثر رحیمی	ملا عبد الباقی نہاوندی	کلکتہ	
(۶۰)	المامون	شبلی نعمانی	آگرہ	
(۶۱)	مجمع الفصحا	رضا قلی خان ہدایت	ایران	
(۶۲)	المختصر فی اخبار البشر	ابو الفدا محمد	مصر	
(۶۳)	مخزن نکات	قیام الدین قائم	اورنگ آباد	
(۶۴)	مرآۃ احمدی	علی محمد خان	بمبئی	سنہ ۱۳۰۷ھ
(۶۵)	معارف (رسالہ)	مرتبہ سید سلیمان ندوی		
(۶۶)	معجم المطبوعات	یوسف الیاس سرکیس	مصر	
(۶۷)	مفتاح السعادۃ	طاش کبری زادہ	حیدرآباد	
(۶۸)	مفید المفتی	شیخ عبد الاول	لکھنؤ	سنہ ۱۳۲۶ھ
(۶۹)	منتخب التواریخ	ملا عبد القادر بدایونی	لکھنؤ	
(۷۰)	مورخین ہند	حکیم سید شمس اللہ قادری	حیدرآباد	
(۷۱)	نتائج الافکار	محمد قدرت اللہ خان گوپاموی	مدراس	
(۷۲)	نجوم السما	مرزا محمد علی	لکھنؤ	سنہ ۱۳۰۲ھ
(۷۳)	نزہۃ الالبا	عبد الرحمن الانباری	مصر	سنہ ۱۲۹۴ھ
(۷۴)	نفحات الانس	عبد الرحمن جامی	بمبئی	
(۷۵)	نکات الشعراء	میر تقی میر	اورنگ آباد	
(۷۶)	وفیات الاعیان	ابن خلکان البرمکی	مصر	
(۷۷)	ہفت اقلیم	امین احمد رازی	(قلمی)	

Now a word about the method adopted to rectify various mistakes which may be classified into groups as follows :—

1. The rectification of the dates of birth and death of many famous men.

2. The author of Qamus has either given wrong names or unreliable ones to some literary works. The Bibliography is corrected and compared.

3. Reiteration checked and corrected.

The criticism thus offered by Mr. Qadri is both illuminative and instructive, and with a view to simplification, he has given the actual reading from the Qamus on half a column and the opposite space is reserved for pointing out errors and omissions.

The critical notes are gleaned and classified from 80 well known works, whereas Qamus itself draws its matter from 49 books, a fact which constitutes these notes a complete corrigenda of the information on which the Qamus is based. It can be said with fairness that the scholarly arrangement of the notes guides the reader to the proper understanding of the subject. Mr. Qadri has checked 338 facts and corrected more or less 1,000 errors. Urdu literature is indebted to him for without the rectification above referred to Maulvi Nizamuddin's compilation would have lost much of its value and conveyed wrong impressions of men and matters, and of those who have played so important a part in various walks of life in the East.

We feel sure that Mr. Qadri's self-imposed and selflessly disinterested task will bear fruit and prove useful both to the general public and as well as to those interested in historical research.

JIVAN YAR JUNG.

The Qamus-ul-Mashahir, being the Dictionary of Oriental Biography by Maulana Nizamuddin Hussain, Nizami-e-Badayuni, is a very valuable work in the Urdu language, containing nearly 6,000 notes on the lives of eminent and famous men of letters, philosophers divines, authors, poets, scientists, nobles and princes. There can be no question of its utility, as there is no other work in Urdu to compare with it. Many errors have, however, crept into it, perhaps unwittingly, which to some extent mar the usefulness of the information gathered with great pains and labour by the author. It was necessary, therefore, that some one possessing a wide range of knowledge and experienced in historical research should take upon himself the duty of pointing out and rectifying the many mistakes found in the Qamus.

I am glad to say that my countryman, Maulvi Syed Ahmedullah Qadri, Editor of "Tarikh", has made some excellent critical notes, containing the rectification of nearly 1,000 errors and has put them in book form. The amount of trouble and patience involved in making these notes is highly commendable and entirely praiseworthy. As an indication of their usefulness and importance I may give an instance or two :—

1. Vide Qamus Vol. 1 Page 35.

Here the learned compiler writes about Abulfaraj Sidjzi, that he was a contemporary of Chenghiz Khan, but as a matter of fact, he had lived and died two hundred years before the advent of the Great Chenghiz. He was a famous poet and died in 410 H.

2. Mohamed Hadi was the man who completed the Tuzak Jehangiri. The Maulana put him down as a contemporary of the Emperor Jehanghir, although he lived in the times of Mahomed Shah (1131-1161 H.)

FOREWORD

BY

The Hon'ble Justice

Nawab Jivan Yar Jung Bahadur, B. A. (*Cantab*)

Bar - at - Law

of

HYDERABAD - DECCAN.

CRITICAL NOTES

ON

Qamus - ul - Mashahir

BEING

The Dictionary of Oriental Biography

OF

Mawlana Nizamuddin Husain Nizami Badayuni

Containing

The rectification of nearly one thousand errors

BY

SAYYID AHMAD-ULLAH QADRI

Editor 'Tarikh'

HYDERABAD - DECCAN

Published by 'TARIKH OFFICE'

Foreign Agents

LUZAC & Co., 46, Great Russell Street, London.

Price Per copy, Rs. 3/- or Shilling 5/-